سے ضرور سامنا کرونگی اور عمرو کو گرفتار کرکے لاؤنگی اگر طلسم کشا کو مین نے اسیر یا قتل کیا تو
خیر ورنہ اپنے مقام پر خاموش ہوکر بیٹھ رہونگی تو یہی سبب تھا کہ مین نے یہ خیال اپنے دل
مین کیا ہو کہ یہان سے جاکر طلسم کشا پر سحر کرون اور عمرو پر اگر طلسم کشا کو مع عمرو و حکیم کے
پکڑ لون تو ان دونون یعنے حکیم و طلسم کشا کو تو قتل کر ڈالون اور عمرو کو اپنے پاس رکھون اور
گانا سنا کرون اور اگر طلسم کشا پر قبضہ نہ ہو تو خواجہ کو جسطور سے بن پڑے اسیر کر لاؤن اگر
خواجہ پر بھی قبضہ نہ ہو تو یہان آکر خاموش ہوکر بیٹھ رہونگی اور اپنے مقام پر بیٹھی ہوئی تماشہ
دیکھا کرونگی اگر مامون جان طلسم کشا پر غالب آئے اور طلسم فتح ہوا مامون جان نے
طلسم کشا وغیرہ کو پکڑ لیا تو جسطور سے ممکن ہوگا عمرو کو رہا کرا لاؤنگی اور اپنے پاس قید
رکھونگی اور گانا سنا کرونگی اگر طلسم کشا غالب آیا اور طلسم فتح ہوگیا تو طلسم کشا کی شراکت
کرونگی اور اطاعت اُس حالت مین بھی ہر روز عمرو کا گانا سننے مین آیا کرے گا عیش و
عشرت سے بسر ہوگی یہی سبب تھا کہ مین نے تمھارے کہنے کو اسطور سے قبول
کیا تھا کہ مین عمرو کے گانے پر عاشق ہوئی ہون ورنہ یہ ممکن تھا کہ مامون پر یہ
آفت نازل ہوتی اور مین یہان خاموش بیٹھی رہنے کا قصد کرتی اگر وہ طلسم کشا کے ہاتھ
سے مارے جاتے تو مین بھی ماری جاتی پہلے اپنی جان دیتی بعد کو اُن پر آنچ آنے دیتی میری
بھی لاش برابر لاش مامون کے پڑی ہوتی مگر دل سے ناچار ہوگئی کیا کرون یہ بھی خیال ہوا
تھا کہ یہ تو بڑی خرابی ہوئی اگر طلسم کشا کی شراکت کرتی ہون تو سب بدنام کرتے ہین اور
اگر مامون کی شراکت کرتی ہون تو ماری جاتی ہون جو تم سے رائے لی تم نے وہ رائے
دی مین نے پسند کیا اے اب تو تم کو میرے حال دل سے آگاہی ہوگئی دل آرا نے بلائین
لے کر کہا کہ ملکہ بہت بڑی مصیبت مین تم مبتلا ہوئی ہو اس امر کو دل سے دور کرو دیکھو
ہمارے کہنے پر عمل کرو اسمین بڑی بڑی خرابیان اور برائیان ہین آیندہ تم کو اختیار ہے
اس امر مین بدنام ہو جاؤگی ہم تم کو نصیحت کرتی ہین کہ اس سے اچھے اچھے گانے والے
ممکن ہونگے یہ عمرو کیا چیز ہے اس خیال سے باز آؤ ورنہ سواے بدنامی اور خرابی کے
کوئی صورت نہین ہے ملکہ نے جواب دیا کہ دل پر کسی کا قابو ہے جو مین اپنا تدارک کرون مرے

اسمین بدنامی کی کونسی صورت ہی بیان تو کرو جبکہ مین نہ ماموں کی شریک ہونگی نہ طلسم کشا کی اپنے مقام پر بیٹھی رہونگی تو پھر کیون بدنام ہونگی ہان اگر ماموں کی شراکت نہ کرون اور طلسم کشا کی شریک ہو جاؤن تو بدنامی کی صورت ہی دل آرا نے عرض کیا کہ آپ کو اختیار ہی جو کام کیجیے گا ذرا سمجھ بوجھ کر کیجیے گا ہر پہلو کو بچا کر ملکہ نے جواب دیا کہ مین ایسی نادان نہین ہون کہ بدون سمجھے بوجھے کوئی فعل کر گذرون رسوائی بدنامی کا خیال نہ کرون بس دل آرا ملکہ کے پاس سے چلی آئی اور اپنے مقام پر آکر فکر کرنے لگی کیا تدبیر کرون جو ملکہ کے دل سے یہ خیال بر طرف ہو جب کوئی تدبیر ذہن مین نہ آئی تو اس امر مین فکر کرنے لگی کہ یہ جو مین نے ملکہ کو راے دی ہی اسمین تو کسی قسم کی قباحت نہین ہی ہر طرح سے غور کیا اور ہر پہلو کو خیال کیا کوئی نقصان و قباحت نہ پائی نہ کوئی صورت بدنامی کی معلوم ہوئی بس خاموش ہو رہی اور سو رہی ادھر ملکہ نے وہ رات تڑپ تڑپ کر اور اختر شماری مین بسر کی اس خیال سے کہ صبح ہولے تو مین جاکر طلسم کشا سے مقابلہ کرون اور عمرو کو جہانتک ممکن ہو اسیر کر لاؤن خلاصہ یہ کہ صبح ہوئی ملکہ اپنے کمرہ سے باہر آئی سب خواصون اور مصاحبون نے آکر مجرا کیا وزیر زادی بھی آئی ملکہ کو مجرا کیا ملکہ نے منھ ہاتھ دھو کر اپنے کو اسباب سحر سے آراستہ کیا جب آراستہ کر چکی تو وزیر زادی و مصاحبون نے آکر عرض کیا کہ حضور کا کیا قصد ہی کیا ماموں جان کے پاس تشریف لے جانے کا قصد ہی ملکہ نے جواب دیا کہ نہین بلکہ طلسم کشا کے مقابلہ کا قصد ہی کہ اُس سے جاکر مقابلہ کرون گی اور سزا دونگی اور حکیم اسقلبنوس کو تب اُن سب نے عرض کیا کہ کیا ہم کو ہمراہ نہ لے چلیے گا ملکہ نے کہا کہ تمھاری کیا ضرورت ہی مین ابھی تو آتی ہون اُسکو سزا دے کر تب عرض کیا کہ یہ ممکن نہین ہی ہم کنیزین بھی ضرور ہمراہ ہونگی وزیر زادی نے کہا کہ یہ لونڈی تو ساتھ نچھوڑے گی چاہے آپ ناراض ہون چاہے خوش طلسم کشا کا سامنا ہی وہ مالک باطل السحر ہی نہ معلوم کیسی پڑے کیسی نہ پڑے خدا نخواستہ دشمنو پر کوئی آنچ آئے تو ہم کس کے سہارے جئین گے اور کس کے بھروسے پر زندگی بسر کرین اگر اُسوقت پر وہان موجود ہونگے تو اپنا سینہ سپر کرینگے آپ کو بچا لینگے جب اسطور سے کہا تو ملکہ نے جواب دیا کہ اچھا چلو تم سب ہم کو بہت پریشان کرتی ہو ہم تم سب سے نہایت درجہ

پریشان ہوتے ہین مگر کیا کرون تم کسی طور سے میرا ساتھ ترک بھی نہین کرتی ہو اور مجکو بھی تم سب
سے الفت ہو گئی ہی بس کوئی تدبیر بن ہی نہین پڑتی ہی کہ تم کو ناراض کرون خیر چلو مگر اس
امر کا خیال رہے کہ جب تک مین حکم ندون تم مین سے کوئی نہ تو طلسم کشا پر سحر کرے خدا کے
ملازمون پر ورنہ مین ناراض ہونگی مین اکیلی کافی ہون کیونکہ نہ تو ابھی اُنکے پاس لوح طلسم
ہی کہ جسکے سبب سے اُسپر سحر اثر نہ کرے گا نہ وہ ساحر ہین جاتے ہی گرفتار کرلونگی
سب نے عرض کیا کہ بہت خوب بس ملکہ نے اُنکو بھی حکم دیا ہر ایک اسباب سحر سے
آراستہ ہوئی ملکہ نے طاؤس سحر سے بنایا اُسپر سوار ہوئی پھر تو کوئی باز پر کوئی ہنس پر کوئی
اژدر پر سوار ہوئی سحر سے بنا کر جسقدر ساحران تھین سب ملکہ کے ہمراہ ہوئین ملکہ اُن سبکو
لے کر طرف باغ حکیم اسقلینوس کے روانہ ہوئی بہ قصد مقابلہ صاحبقران یہان صاحبقران
پاس حکیم کے بیٹھے ہوئے ہین بارہ دری مین پردے بندھے ہوئے ہین حکیم سامنے مودب
حاضر ہی فکر قتل بے ستون ہو رہی ہی یہ وہ دن ہی کہ جسدن خواجہ حکیم شیاطین کو اسیر
کرکے لائے ہین اور صاحبقران نے خواجہ کو برائے خبر خداوند کوہ نشین روانہ کیا ہی کہنے
سے شیاطین کے خواجہ جا چکے تھے کہ یکایک برق چمکی صاحبقران نے حکیم سے فرمایا کہ
یہ برق کیسی چمکی کیا ابر آیا ہی اگر ابر آیا ہو تو باہر نکل کر سیر کرین اور صحرا مین چلکر شکار کھیلین
حکیم نے باہر کی طرف دیکھ کر عرض کیا کہ آسمان تو صاف ہی یہ برق ساحر کی آمد کی ہی معلوم
ہوتا ہی کہ بے ستون آپکے اور میرے حال سے آگاہ ہو گیا اُسنے کسی ساحر کو روانہ کیا
ہی کہ جا کر طلسم کشا و حکیم کو اسیر کرلاؤ یہ اُسی کی آمد کی برق ہی صاحبقران نے فرمایا کہ اگر وہ آگاہ
ہو گیا اور کسی ساحر کو روانہ کیا ہی اور وہ ساحر آتا ہی تو آنے دو ہمارا تمہارا کیا بنائے گا اپنے کردار
کی سزا پائے گا یہان آکر مارا جائے گا یہ فرماکر صاحبقران سنبھل کر بیٹھے اور اسم اعظم ورد زبان
کیا حکیم بھی دعائین پڑھنے لگے اور صاحبقران و حکیم اُسی طرف دیکھنے لگے جدھر برق چمکی
تھی کہ صاحبقران و حکیم نے دیکھا کہ یکایک ہوا پر سے باز و ہنس و اژدر آتش نشان و
طاؤس زمین پر اُترنے لگے اُس پر جادوگرنیان سوار ہین مگر سب حسین و خوبصورت جواہر
ہین از سرتا پا غرق اسباب سحر سے آراستہ جھولیان شانون پر پڑی ہوئین وہ سبکی سب

صحن باغ مین آئین اور صف باندھکر کھڑی ہوئین سب کا رخ بارہ دری کیطرف ہی کہ یکایک ایک طاؤس زمرد نگار ہوا پر سے زمین پر آیا اُسکے برابر ایک اور بھی تھا صاحبقران نے دیکھا کہ اُس طاؤس پر ایک نازنین مہر تمکین ماہ جمال خورشید تمثال از سرتا پا دریاے جواہر مین غوطہ مارے ہوئے سر پر تاج رکھے ہوئے علامت شاہزادگی پیدا اسباب سحر سے آراستہ جھولی بائین شانہ پر بادلے کی پڑی ہوئی لباس سرخ گلے مین یہ معلوم ہوتا ہی کہ شفق مین آفتاب نکلا ہوا ہی دونون ابرو مثل نیمچہ کے آنکھین براے قتل عشاق بیس پلکین یہ معلوم ہوتین ہین کہ صف تیر فگنون کی براے مقابلہ آراستہ ہی گلا صراحی دار کمر پتلی سینہ پر جوبن کا اُبھار زلفین دوش پر پڑی ہوئین یہ ثابت ہوتا ہی کہ دو ناگنین ہین کہ لہرا رہی ہین رُخ مثل آفتاب کے روشن قد مثل شمشاد کے خلاصہ یہ کہ از سرتا پا نور کے سانچے مین ڈھلی ہوئی دہانہ چھوٹا غنچہ دہن گلبدن برابر اُسکے باز پر وزیرزادی نہایت سادی بندیل وزارت سر پر رکھے ہوئے ہگروہ بھی حسین ومہ جبین آکر اُن سب کے آگے کھڑی ہوئین اور اس طرف دیکھکر کچھ اشارہ کیا اُدھر ملکہ و وزیرزادی و سب خواصون نے دیکھا کہ ایک جوان آفتاب تمثال خورشید جمال کہ عارض اُسکے مثل گل سرخ کے قوی مسند پر جلوہ گر ہی کہ تمام بارہ دری اُسکے نور جمال سے روشن ہی اور سامنے حکیم اسقلینوس دست بستہ بیٹھے ہوے ہین اسی طرف دیکھ رہے ہین ہر ایک صاحبقران کے حسن خداداد کی تعریف کرنے لگی اور کہنے لگی کہ کیا خوبصورت جوان ہی ایسے حسین ہم نے آجتک نہین دیکھے جیسا یہ حسین ہی معلوم ہوتا ہی کہ یہی طلسم کشا ہی ہم نے کتابون مین لکھا دیکھا تھا کہ حمزہ بہت خوبصورت ہی اور اُس کتاب بھی دیکھا تھا کہ جسمین تصویر طلسم کشا کی بنی ہوئی تھی اور لکھا بھی تھا کہ یہ طلسم کشا بہت حسین ہی اب ہم نے پہچانا کہ یہی طلسم کشا اسکی صورت بالکل اُس تصویر کے مشابہ ہی جو کہ کتاب مین بنی ہوئی ہی جیسا کہ سنتی تھی اور کتاب مین لکھا دیکھا تھا ویسا ہی طلسم کشا کو پایا بخوبی پہچان لیا واقعی یہ لائق اسکے ہی کہ معشوق بناؤن وہ جو شاہزادیان اسیر عاشق ہو ہو کر نکل آئی ہین اسکی محبت مین انھون نے کوئی بیجا نہین کیا بلکہ بجا کیا لائق الفت و محبت کرنے کے ہی دوسری نے جواب دیا کہ پھر کیا ہی

معشوق بناؤ تمھاری تعریف تو اسی طریقہ کی ہی اُسنے کہا کہ نوج جو کہ تمھاری بی بی کا دشمن
ہو ہم اُس سے محبت کرین واہ کیا خوب اگر یوسف بھی ہو تو ہم اُسکے طرف نہ دیکھین یہ کیا
ہی مگر جیسا ہوتا ہی اُسکی تعریف یا مذمت کی جاتی ہی کوئی یہ ہی نہین ہی کہ جس سے محبت ہو
اُسکی تعریف کی جائے اور کوئی دوسرا حسین بھی ہو تو تعریف نہ کی جائے اگر تعریف کرنے
سے یہی امر ثابت ہوتا ہو کہ عاشق ہو گئی تو اب نہ تعریف کرونگی خواصون مین تو یہ تقریر
ہو رہی ہی ایک دوسرے سے مذاق و دلگی کر رہی ہی ادھر ملکہ نے صاحبقران کو دیکھ کر
وزیر زادی سے کہا کہ تم نے پہچانا کہ یہ کون ہی وزیر زادی نے عرض کیا کہ ایک تو حکیم ہی
دوسرا وہ جو مسند پر جلوہ گر ہی مثل آفتاب کے طریقہ سے معلوم ہوتا ہی کہ یہی طلسم کشا
ہی ملکہ نے کہا کہ کیا تم نے نہین پہچانا معلوم کیا ہوتا ہی طلسم کشا ہی معلوم ہونے کی تم نے
ایک ہی کہی تم کو مین تصویر دکھا چکی ہون پھر یہ لفظ کہتی ہو دیکھو سر مو فرق نہین ہی کیا
ٹھیک ٹھیک تصویر بنائی ہی مین تو دل مین بانیان طلسم کی تعریف کر رہی ہون کہ
بالکل ٹھیک تصویر بنائی بال بھر کا فرق نہین نکلا ای دل آرا ذرا نظر دوڑا کر دیکھو کہ
عمرو عیار بھی ہی اس صحبت مین مین تو دیکھ رہی ہون مجکو نہین دکھائی دیتا ہی دل آرا
نے کہا کہ ملکہ وہ تو نہین معلوم ہوتا ہی آپ سحر سے دریافت فرمایئے آپ پر ظاہر
ہو جائے گا ملکہ نے دل آرا کی زبانی سُنکے کچھ اسم سحر پڑھا اور اپنے ہاتھ پر دم کیا
اب جو پشت دست کو دیکھا لکھا ہوا پایا کہ ای لعلان حور پیکر خواجہ عمرو کو طلسم کشا
نے رہا ضرور کیا تھا وہ طلسم کشا کے پاس تھے مگر اُنکو شیاطین نے اخرم جادو
کو بھیجکر اسیر کرا لیا تھا خواجہ نے اخرم کو قتل کر کے اُسکی صورت بنکر شیاطین کو اسیر
کیا اور صاحبقران یعنے طلسم کشا کے پاس لائے طلسم کشا نے خدا پرست ہونے کا
سوال کیا اُسنے شرط کی کہ مجکو آپ خداوند کوہ نشین کے حال سے آگاہ فرما دیجیے تو
مین آپ کے خدا کو سجدہ کرون چنانچہ طلسم کشا نے خواجہ عمرو کو برائے دریافت حال
خداوند کوہ نشین کے روانہ کیا ہی وہ اُدھر کو گئے ہین طلسم کشا اُنکا انتظار کر رہا ہی
ملکہ لعلان نے یہ دریافت کیا کہ مین جا کر راہ مین اُسکو اسیر کر لون معلوم ہوا کہ اگر تم

اُدھر جاؤ گی تو اسیر ہو گی کیونکہ اُدھر جانا تمھارا اچھا نہین ہی بلکہ یہان آنا بھی اچھا نہ تھا کیونکہ آج
کل تمھارے ستارے خراب ہین اُدھر جاکر بیکار زحمت مین مبتلا ہو گی جب یہ ملکہ لعلان حور پیکر
کو معلوم ہوا کہ خواجہ یہان نہین ہین اور نہ میرا تعقب خواجہ مین جانا اچھا ہی تو دل سے کہا کہ صبر
کر پھر دیکھا جائے کا قصد کیا کہ واپس چلون خیال آیا کہ بدون طلسم کشا سے مقابلہ کیے ہوے
واپس جانا خرابی کی بات ہی یہ سب اپنے دل مین کہین گے یا تو ملکہ طلسم کشا سے ڈر گئی جو
بدون مقابلہ واپس آئی یا طلسم کشا پر عاشق ہو گئی یا عاشق قبل سے تھی کہ اسی بہانے سے
آکر دیکھے گی کس ہما ہمی سے آئی تھی اور پھر طلسم کشا کو دیکھ کر چلی گئی دوسرے طلسم کشا بھی اپنے
دل مین خیال کرے گا کہ یہ ساحرہ جو آئی تھی مجھ سے ڈر کر چلی گئی گو مین جس مطلب سے آئی
تھی وہ نہ ہوا خیر کچھ تو اپنے آنے کا اثر ظاہر کرون تاکہ کوئی میری طرف گمان بد نہ کرے اس حال
کی خبر ماموں کو ضرور ہو گی وہ جب سنینگے تو ضرور شک کرینگے بدون مقابلہ کیے ہوئے جانے پر
دوسرے یہ لوگ بھی خبردار ہو جاینگے کہ ہمارا حال کھل گیا اسطور سے بیخوف و خطر بیٹھ کر
باہم مشورہ نہ کیا کرینگی یہ سوچ کر آگے بڑھی اور اپنی مصاحبون سے کہا کہ جب تم دیکھنا کہ مین
طلسم کشا کے مقابلہ سے عاجز آئی اور وہ مجھکو اسیر کیے لیتا ہی یا قتل کرتا ہی تو تم سب ملکر
اُسپر سحر کرنا اور مجھکو اُسکے ہاتھ سے بچا لینا اور جب تک مین غالب آؤن اُسوقت تک
خبردار خبر نہ ہونا یہ کہکر آگے چلی اُدھر صاحبقران نے حکیم سے فرمایا کہ تم نے پہچانا کہ یہ
کون حسین ہی اور یہ یہان کیون آئی ہی اسکا کیا نام ہی اور کیا غرض ہی یہان آنے سے حکیم
اسقلینوس نے کہا کہ یا صاحبقران یہ ملکہ لعلان حور پیکر بھانجی شنکال کی ہی یہ
یہان سے دس کوس پر ایک پہاڑ ہی کہ اُسکا نام لعلان کوہ ہی اُسپر یہ رہتی ہی اور
وہان کی حکومت کرتی ہی اسکے آنے کی غرض یہ معلوم ہوتی ہی کہ شنکال کو میرے
حال سے آگاہی ہوئی ہو گی اُسنے اسکو میری گرفتاری و آپ کی اسیری کے لیے
روانہ کیا ہو گا اس غرض سے یہ آئی ہو گی اور کیا غرض ہی دیکھیے معلوم ہوئی جاتی ہی وہ
خود ظاہر کرے گی صاحبقران نے کہا کہ اسکی ماں زندہ ہی حکیم نے کہا کہ وہ بہت بڑی
ساحرہ اور یگانہ تھی مر گئی اُسکے جسم نجس سے یہ دنیا پاک ہوئی اسکا باپ بھی بہت

بڑا ساحر زبردست تھا باپ وہ بھی مرگیا اُسکی شادی بھی نہین ہوئی ہی نانا تخدا ہی شنکال چاہتا ہی کہ مین خود اسکو اپنے تصرف مین لاؤن یہ اسی سبب سے اُسکے پاس نہین رہتی ہی اسکو انکار ہی گو یہ امر ضرور ہی کہ دختر و بھانجی مین کوئی فرق نہین ہی مگر ان ساحرون مین جب دختر کے ساتھ ہم بستر ہو ناجائز ہی تو یہ تو بھانجی ہی اسکے ساتھ تو بدرجہ اولے جائز ہی یہ خود انکار کرتی ہی اسی سبب سے بھاگی بھرتی ہی اور ماموں سے ناخوش ہی صاحبقران نے فرمایا کہ جبکہ یہ ماموں سے ناخوش ہی تو پھر اُسکے کہنے سے ہمارے مقابلہ کو کیون آئی جواب دیا کہ یہ مذہبی عناد ہی دوسرے اسکو کب یہ گوارا ہو گا کہ طلسم فتح ہو اور ہم سب برباد ہون صاحبقران نے فرمایا کہ اگر یہ میری اطاعت کرے اور میری شریک ہو تو بعد فتح طلسم کے مین اسکی شادی کسی اپنے سردار کے ساتھ کردونگا کیونکہ مجکو اسکی صورت پسند آئی ہی مین خیال کرتا ہون کہ ایسا نہ ہو کہ یہ اس خیال سے اور ماموں کے کہنے سے اپنے کو ہلاک نہ کرائے جہان تک ممکن ہو گا اگر یہ مجھسے مقابلہ کرے گی تو مین اسکو زندہ اسیر کرونگا اور فتح طلسم تک اسکو اسیر رکھونگا بعد فتح طلسم کے اگر اسنے میرے کہنے پر عمل کیا تو خیر ورنہ پھر دیکھا جائے گا حکیم نے جواب مین عرض کیا کہ خداوند نعمت یہ امر محال ہی یہ لوگ کبھی راہ راست پر نہ آئینگے نہ معلوم انکے کان مین شیطان نے کیا پھونک دیا ہی خصوصاً عزیزان و قرابتداران شنکال کے یہ بہت سیاہ قلب و تیرہ درون ہین انکا راہ راست پر آنا بہت ہی محال ہی جب ان سب نے بادشاہ طلسم سابق سے عداوت کی اور نمک حرامی پر کمر کسی جو کہ انکا بادشاہ اور مالک تھا جسکے سبب سے ان کو بڑی راحت و آرام تھا جسکا کہ یہ نمک کھاتے تھے اُسکے دشمن ہو گئے اُسکو قید کر لیا اور خود مالک طلسم ہو کر بیٹھے جس نے شنکال کی اطاعت نہ کی اُسکو قتل کیا بہت سے تابعین شاہ سابق اسی جرم پر مارے گئے بہت سے فرار ہو گئے اور اپنے کو پوشیدہ کیا یہ شنکال خود بادشاہ بن بیٹھا پہلے وزیر تھا اسنے رفتہ رفتہ تمام سپاہ کو اپنا کر لیا اور سب ارکین طلسم کو ملا لیا اُنسے ملکر سب تحفہ جات طلسمی پر قبضہ کیا جب سب پر قابض ہو لیا تو بادشاہ کو اسیر کر لیا اب جو بادشاہ نے دیکھا کہ نہ مین تحفاجات پر قابض ہون نہ کوئی میرا شریک ہی

مجبور ہو گیا اور اسی امر کو غنیمت جانا کہ قید رہوں ایسا نہ ہو کہ یہ نمک حرام قتل کر ڈالیں غرض کہ شنگال نے بادشاہ کو بے ستون کے حوالے کیا کہ اسکو ایسے مقام پر قید کرو کہ کوئی اسکے حال سے آگاہ نہ ہو اور ہر قسم کی تکلیف دینا چنانچہ نہ معلوم بے ستون نمک حرام نے کہاں قید کیا ہی کہ کوئی قید خانہ سے آگاہ تک نہیں ہی ہاں جب آپ بے ستون کو قتل فرماینگے اور کوہ بے ستون برباد ہوگا اُسوقت بادشاہ طلسم رہا ہوگا وہ جب آپ سے ملیگا اُسوقت لوح کا پتہ ملے گا اور وہی لوح آپ کو دلائے گا یہ ہم بھی سنتے ہین کہ کوئی ذربند سوسن ہی وہان کی مالک سوسن جادو ہی اُسکے پاس لوح طلسم ہی اسیقدر حال ملکہ غزالہ کو بھی معلوم ہی جو کہ اسکے قتل مین شریک ہوئی نہ اُسکو دربند سوسن کا پتہ معلوم ہی نہ مجکو مین آج تک کبھی دربند سوسن کو گیا نہ وہ باوجودیکہ مین بھی ایک رکن طلسم سے شمار کیا جاتا ہون مگر دربند سوسن سے آگاہ نہین ہون صاحبقران نے فرمایا کہ انشاء اللہ مین بادشاہ طلسم کو رہا کرتا ہون اور دربند سوسن کو فتح کر کے لوح حاصل کرتا ہون صاحبقران حکیم سے یہ تقریر فرمارہے تھے مگر اُسی طرف دیکھ رہے تھے کہ اُدھر ملکہ لعلان حور پیکر نے آگے بڑھکر پکار کر کہا کہ او حکیم اسقلینوس تو نے بڑا غضب کیا کہ طلسم کشا کو مہمان کیا ہم پہلے تیرے حال سے آگاہ نہ تھے کہ تو خدا پرست ہی اور طلسم کشا کا دوست ہی ورنہ ہم تجکو بھی مثل بادشاہ کے اسیر کر لیتے تو نے دوستی کے پردے مین دشمنی کی ہم سے ملا رہا اور طلسم کشا کا دوست رہا اور تو نے بے ستون جادو کو دھوکا دیا کہ مین طلسم کشا کو روکونگا اور اجازت لے کر طلسم کشا کو اپنے مکان پر لایا اور مہمان کیا اور بلا خوف بیٹھا ہوا اصلاح کر رہا ہی تیری وہ مثل ہوئی کہ دریا مین رہنا اور مگر مچھ سے بیر یا وہ زہا تھی اپنی فوج کو مارے تو ہم سب کا دشمن نکلا افسوس تو نے بڑی دشمنی کی مگر میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جائے گا اگر اپنی خیریت چاہتا ہی تو طلسم کشا کو میرے حوالے کر اور دین اسلام ترک کر ورنہ یاد رکھ کہ مین ابھی تجکو جلا کر خاک سیاہ کر دونگی تو نے بہت بڑا فریب کیا اور ہم سب کو دھوکا دیا کیا تجکو اس حال کی خبر نہ تھی کہ کوئی میری حالت سے آگاہ ہوگا جو بلا خوف ایسی حرکت کی

بلا اللہ لشیہ اپنے مقام پر بیٹھا ہوا ہی طلسم کشا کو لیے ہوئے اور صلاحین کر رہا ہی دیکھو کیسی سزا
دیتی ہون سارا حکیم پنا نکالے دیتی ہون حکیم نے جو یہ تقریر سُنی برہم ہو کر جواب دیا کہ ای
لعلان حور پیکر کیون اسقدر لاف وگزاف کر رہی ہی یہ تو کبھی نہ ہوگا کہ طلسم کشا کو تیرے
حوالے کرون اور دین اسلام ترک کرون مین کبھی تجھ سے خوف نہ کرونگا جو تیرے بنائے بنے
وہ کرلے مین تیرے سامنے موجود ہون ای حور پیکر آگاہ ہو کہ یہ طلسم ضرور فتح ہوگا اور
بے ستون مارا جائے گا بادشاہ سابق طلسم رہا ہوگا اور نمک حرامون سے بدعت
کا بدلا لے گا اور تم سب کو ہلاک کرے گا بہت تم لوگون نے بدعت اُسپر کی ہی خدا
نے اُسکی سُن لی وہ منتقم حقیقی ہی ضرور ظالمون سے انتقام لیتا ہی اُسکو کسی کا ظلم پسند
نہین آتا ہی وہ خود ظالم ہی نہ کسی پر ظلم کرتا ہی نہ ظلم کو پسند کرتا ہی ظالم پر عذاب نازل کرتا
ہی بس یاد رکھو کہ جن لوگون نے ظلم کیا ہی وہ سب سزا پائینگے ہم کو کیا سزا دے گی مین
کہتا ہون کہ تو میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائے گی دیکھ طلسم کشا سامنے تیرے موجود ہی
تو اس کے تیغ کا شکار ہوگی تیری قضا تجکو یہان کھینچ کر لائی اگر اپنی زندگی درکار ہی
تو آگر اقدام طلسم کشا کو بوسہ دے اور اطاعت کر ورنہ یاد رکھو کہ اسطور سے قتل کی جائے گی کہ
تیرے حال پر ماہیان دریا و مرغان ہوا رحم کھائینگے اور ہم کو رحم نہ آئے گا جب یہ جواب ملکہ
نے حکیم سے سُنا جواب دیا کہ معلوم ہوتا ہی کہ تیری قضا آئی ہی خیر مین طلسم کشا سے کچھ کلام
کرلون تو تجکو اس تقریر کی سزا دون یہ کہکر صاحبقران کی طرف خطاب کرکے کہا کہ ای
طلسم کشا اگر تو اپنی خیریت اور زندگی کا خواستگار ہی تو جو مین تجھ سے کہون وہ کر کان دھر کر
سُن کہ تو نے بہت بڑی بیری یہ خطا کی کہ مین نے عمرو عیار کو اسیر کرکے اپنی خواص
سنبل کے ہاتھ شہنشاہ طلسم کی خدمت مین روانہ کیا تھا وہ ادھر سے جاتی تھی اُسکو
لیے ہوئے تو نے اُسکو قتل کرکے عمرو کو رہا کر لیا بس اسی مین خیریت ہی کہ میرے مجرم
کو میرے حوالے کر اور اپنے لشکر کو چلا جا اس طلسم کے فتح سے باز آ کیونکہ اس طلسم کا
فتح ہونا دشوار ہی اول تو لوح کا ہاتھ آنا بہت مشکل ہی جب لوح ہاتھ نہ آئے گی تو تو
طلسم کو کیا فتح کرے گا تو اس حکیم نامعقول کے کہنے پر نہ عمل کر اور اسپر نہ بھول کہ چند

مفسدان طلسم جو تیرے شریک ہوگئے ہین اور اُنھون نے ورغلان کر فتح طلسم پر آمادہ کیا ہی اور
تیرے عیار نے طلسم مین جا کر چند عیاریان جو کین اور وہ رہا ہو گیا اور تو نے چند مرتبہ ماموں جان
کو شکست جو دی تو تو تسخیر ہو گیا ہی وہ اور زمانہ تھا اُسوقت تک اس امر کا خیال نہ تھا کہ تو
فاتح طلسم ہی جب سے معلوم ہوا کہ تو فاتح طلسم ہی سب بند و بست ہو گیا اب تو بھلا کوئی
طلسم مین بدون بادشاہ کی اجازت کے جا تو سکے کیون تو اُن لوگون کے بہکانے اور اس
طلسم کے ورغلانے پر کیون اپنے کو عذاب مین مبتلا کرتا ہی اور کیون اپنی جان کو زحمت مین
ڈالتا ہی تو یہ نہ خیال کر کہ مین اس طلسم کو فتح کر لونگا اس طلسم کا فتح کرنا بہت دشوار ہی یہ
طلسم بہت مشکل سے فتح ہوگا اول تو فتح ہی نہ ہوگا یہ مثل اُن طلسمون کے نہین ہی کہ جنکو
تو نے فتح کیا ہی اس طلسم کا ہر ایک ساحر اپنے وقت کا سامری و جمشید ہی جو ساحر تیرے
شریک ہوئے ہین وہ کیا حقیقت رکھتے ہین ایک جنبش لب مین خاک سیاہ ہو جائینگے
تو اُنکے بھروسہ پر نہ پھول اپنے آپ سے نہ بھول یہ طلسم بہت دشوار ہی اور مشکل سے تیار
ہوا ہی ہر ایک اس طلسم کا ذرہ و پتہ تیرا دشمن ہی اور اُسمین سحر بھرا ہوا ہی آیندہ تجکو اختیار ہی
تیرے لیے مین ہی کافی ہون ابھی تجکو اسیر کر کے لیے جاتی ہون ہان اگر تو اس امر کا اقرار
کرے کہ مین عمرو عیار کو تیرے حوالے کرونگا اور طلسم سے دست بردار ہو کر چلا جاؤنگا تو
مین دست بردار ہوتی ہون اس امر کا خیال کر لے کہ گویا تو نے طلسم کو فتح کیا کہ اپنی جان
بچا کر یہان سے چلا گیا کوئی تجھ سے مزاحم نہ ہوا نہ تیرے دین و مذہب سے کوئی تعرض
کیا گیا یہان سے تیرا اپنی جان سلامت لے جانا بھی گویا طلسم کو فتح کرنا ہی آیندہ تجکو اختیار
ہی صاحبقران نے جواب مین فرمایا کہ او نازنین یہ کیا تو بک رہی ہی ہان مین نے ضرور
ایک ساحرہ کو قتل کر کے اپنے عیار کو رہا کیا ہین کیونکر نہ رہا کرتا کیونکہ وہ میری جان و
روح ہی میرا بھائی ہی میری صاحبقرانی کی شوکت اُسی کے وجہ سے ہی وہ میرا محسن
و جان بخش ہی تجھ ایسی سو ہون تو مین اُسپر سے نثار کرون بلکہ اگر اُسپر کچھ آنچ آئے
تو مین اپنے کو ہلاک کرون اور اُسکو بچاؤن یہ کیا تو بک رہی ہی کہ میرے مجرم کو میرے
حوالے کرو آج تک کہین ہوا ہی کہ بھائی بھائی کو اُسکے دشمن کے حوالے کر دے

اور اپنی جان بچا لے مین جان دونگا اور خواجہ کو کبھی نہ دونگا تو بیکار تکرار کرتی ہی اور نہ اب
ممکن ہی کہ مین بدون اس طلسم کے فتح کیے ہوئے یہان سے جاؤن اس طلسم کی کیا حقیقت
ہی مین نے وہ وہ طلسم فتح کیے ہین کہ جو کہ بہت دشوار گذار تھے جنکے مرحلے اس طلسم کے
برابر تھے میری اولاد نے وہ وہ طلسم فتح کیے ہین کہ جنکے روبرو اس طلسم کی کوئی اصل نہین
ہی طلسم ہوش ربا ایسا طلسم کوئی نہ ہوگا کہ جسکی لوح کا پتہ و نشان نہ تھا جبکہ اسکی لوح کو
تلاش کرکے پیدا کیا اور اسکو فتح کیا تو اسکی کیا اصل ہی یاد رکھ کہ جس خدا نے کمک کرکے
یہان تک پہونچا دیا وہ لوح بھی دلوا دے گا اور طلسم کو بھی فتح کرا دے گا مین کیا فتح کرونگا
اگر میری قضا یہان مجکو لائی ہی تو اس سے بھی کوئی چارا نہین ہی مگر مین مرد ہون جو منھ سے
کہتا ہون وہی کرتا ہون بدون فتح طلسم واپس نہ جاؤن گا بقول شاعر شعر یا تن رسد
بجانان یا جان ز تن بر آید + دست از طلب ندارم تا کار من بر آید + دیگر سر نمی پیچم ز شمشیر
حبیب + ہر چہ آید بر سر من یا نصیب + قول مردان جان دارد و سخن مردان اعتبار جو کہ ثابت
قدم ہین وہ قدم آگے بڑھا کر پیچھے کو نہین ہٹاتے ہین بلکہ یہی قصد رکھتے ہین کہ جہانتک
ممکن ہو قدم آگے ہی بڑھے بس جب کہ ہم نے اس طلسم کے فتح کے قصد سے یہان قدم
رکھا ہی تو اب بدون فتح کیے ہوئے واپس جانا محال و دشوار ہی اس امر مین تیری قیل و
قال بیکار ہی بس اب تو تکرار نہ کر اگر اپنی زندگی چاہتی ہی تو آ میری اطاعت کر اور مطیع اسلام
ہو ورنہ جدھر سے آئی ہی اسی طرف چلی جا اپنی جوانی پر رحم کھا مجکو تیری صورت پر رحم آتا
ہی کہ ایسی صورت یون برباد ہوگی اپنی جوانی کو برباد نہ کر اسی کو غنیمت جان کہ تجکو
زندہ چھوڑتا ہون اگر اور کوئی ایسی تقریر کرتا تو اسکو جواب زبان تیغ سے دیتا لے جا
بس اپنے اوپر رحم کھا بیکار اپنے کو مبتلائے سحر نہ کر تو کیا مجکو اسیر کرے گی بڑے
بڑے ساحر تو میرا بفضل خدا سے کچھ نہ بنا سکے اور میرے ہاتھ سے قتل ہوئے اور
بھاگ گئے تو کیا میرا مقابلہ کرے گی ابھی یا تو فرار ہوگی یا اسیر ہوگی یا قتل ہوگی
ملکہ نے یہ جواب سنا مسکرا کر کہا کہ معلوم ہوا تم یون یہان سے نہ جاؤ گے جب تک کہ
سزا نہ پاؤ گے خیر مجکو اس سے کوئی غرض نہین ہی مین خلاصہ تم سے کہتی ہون کہ تم خواجہ عمرو

کو میرے حوالہ کرو چاہے جاؤ یہان سے چاہے نہ جاؤ تم کو اختیار ہی جب طلسم فتح کرنے کو
جاؤ گے آپ ہی کسی بلا مین مبتلا ہو گے اور مارے جاؤ گے مجکو اس سے کیا کام جو
آگ کھائے گا وہ انگارے ہگیگا ہم کو کیا غرض مین جس مطلب سے آئی ہون وہ یہ ہی کہ تم نے
میرے مجرم کو رہا کیا ہی اُسکو میرے حوالے کرو اُسکے بعد تم کو اختیار ہی مین اُسکو لے کر چلی
جاؤنگی اگر نہ دو گے تو زبردستی تم سے لونگی خواہ مخواہ بجبر دو خواہ بخوشی بہروان اُسکے لیے ہوئے نہ
یہان سے نہ جاؤنگی بس اسی مین خیریت ہی کہ عمرو کو میرے حوالہ کرو تاکہ میرے اور تمھارے فساد نہو
اگر فساد منظور ہی تو بارہ دری سے باہر آؤ تاکہ مین مقابلہ کرون میرے نزدیک اسی مین خیریت
ہی کہ عمرو کو میرے حوالے کر دو کیون ایک عیار کے لیے اپنے کو زحمت مین ڈالتے ہو صاحبقران
نے فرمایا کہ مین تجھ سے پہلے ہی کہہ چکا ہون کہ خواجہ میرے بھائی ہین مین اُنکو ہرگز ہرگز نہ دونگا
تو بیکار بار بار اس امر پر تکرار کرتی ہی اگر تو کچھ قوت رکھتی ہی تو مین باہر آتا ہون تو مجکو
اسیر کرلے اور خواجہ کو مجھ سے زبردستی لے جا تو مین جانون اور یہ جو تو نے کہا کہ حلیم لے
بھگانے اور چند مفسدون کے ورغلانے پر نہ آنا اور اُنکے اوپر بھروسہ نہ کرنا تو مین سوائے
ذات خدا کے کسی پر بھروسہ و تکیہ نہین کرتا ہون وہی میرا مالک ہی جو اُسکو منظور ہو گا وہی
ہو گا لے مین آتا ہون یہ فرما کر عقب سلیمانی ٹیک کر کھڑے ہوئے اور فوراً بارہ دری سے
باہر تشریف لائے لعلان جور پیکر نے صاحبقران کو دیکھ کر کہا کہ معلوم ہوا تمھاری قضا
میرے ہاتھ سے ہی کچھ حربہ کرو صاحبقران نے فرمایا کہ اپنا دستور نہین ہی کہ حربہ بقصد
پر پیش دستی کرین جب تیرے حربہ سے خدا بچائے گا اُسوقت ہم بھی اپنا حربہ کرینگے
لعلان نے کہا کہ معلوم ہوا بالکل ہی اجل آگئی ہی خیر دیکھون کہ کیونکر تیر اجل سے بچاؤ ہوتا
ہی یہ کہکر جھولی پر ہاتھ ڈالا اُدھر اُسکے ہمراہ جو کہ ساحر آئے ہین صف باندھے ہوئے
کھڑی ہین ادھر عقب پشت صاحبقران حلیم کھڑے ہوئے دعائین دافع سحر
پڑھ پڑھ کر صاحبقران اور اپنے اوپر دم کر رہے ہین بس لعلان نے جھولی سے
ایک بیضہ فولادی نکال کر اُسکو اپنی زبان کے خون سے رنگ کر اسم سحر دم کرکے
صاحبقران کی طرف پھینکا اُدھر صاحبقران نے جو اُس بیضہ کو آتے ہوئے دیکھا

اسم سحر پڑھ کر اُسکو ہاتھ مین لے لیا وہ بیضہ مثل موم کے ہو گیا صاحبقران نے اُسکو
زمین پر پھینکدیا فرمایا کہ دیکھو مین نے تیرے سحر کو دفع کر دیا اب اور کوئی سحر کر لعلان نے
جو یہ واقعہ دیکھا بہت حیران ہوئی کہ وہ یہ سحر ہے کہ بڑے بڑے ساحر اسکو یون دفع نہ
کر سکتے تھے جسطور سے طلسم کشا نے اسکو دفع کیا ضرور یہ طلسم کو فتح کرے گا یہ کہکر
دل سے فوراً ایک نارنج نکالا اُسکو صاحبقران پر یا سامری کہکر مارا وہ قہقہہ کرتا ہوا
طرف صاحبقران کے چلا جب قریب پہونچا شق ہوا ایک چادر آگ کی صاحبقران
کے اوپر گری صاحبقران نے جو اسم اعظم دم کیا وہ آگ دھوان ہو کر برطرف ہوئی
ایک تار بھی جامۂ صاحبقران کا اُسکے سبب سے نہ میلا ہوا اب کی مرتبہ اسنے ایک
ناریل نکالا اُسکو بالائے آسمان پھینکا وہ جا کر شق ہوا اُس سے ہزارون ستارے
پیدا ہوئے وہ سب صاحبقران پر چلے انکا اثر یہ ہے کہ جسکے اوپر ایک ستارہ گرا اسپر پر
سے جو چلا تو تمام جسم کو جلا کر خاک کر دیا مگر یہ سب بھی قریب صاحبقران آ کر خاک ہو گئے
لعلان نے یہ واقعہ دیکھ کر پیچھے ہٹ کر دستک دی کہ زمین شق ہوئی ایک اژدرہان
آتش فشان زمین سے پیدا ہوا اسنے اشارہ کیا وہ اژدر صاحبقران کیطرف شعلہ آتشین
چھوڑتا ہوا چلا صاحبقران بلا خوف و خطر کھڑے رہے جب قریب آیا اسم اعظم عقرب
سلیمانی پر دم کر کے اب جو یہ تیرا بدلکر ہاتھ مارا اُس اژدر کے مثل خیار تر کے دو پرکالے
ہوئے ایک شعلہ اُسکے جسم سے پیدا ہوا کہ جسنے اُسکو جلا کر خاک سیاہ کر دیا اُس اژدر
کا ہلاک ہونا تھا کہ لعلان نے دستک دی کہ ایک پتلی ایک کشتی لے کر زمین سے
پیدا ہوئی اُسمین ایک گولہ آہنی رکھا ہوا تھا اور ایک گلدستہ بس لعلان نے پہلے
وہ گولہ اُٹھایا اور اُسپر کچھ دم کر کے بائین ہاتھ مین لیا اور دہنے ہاتھ سے گلدستہ اُٹھا کر
صاحبقران پر مارا وہ گلدستہ شق ہوا اُس سے ہزارون رنگ کے پھول مثل پرکالہ
آتش کے پیدا ہوئے اور سب طرف صاحبقران کے چلے معاذ اللہ اگر ایک پھول
بھی پڑ جاتا تو تمام جسم صاحبقران کو جلا دیتا مگر بسبب برکت اسم اعظم کے وہ سب
دفع ہو گئے ذرا بھی ضرر نہ پہونچا بس اب کی مرتبہ لعلان نے برہم ہو کر وہ گولہ زمین پر مارا

اُسکا زمین پر پڑنا تھا کہ ایک تڑاقہ ہوا اور زمین شق ہوئی ایک دریاے زخار اُس زمین سے
پیدا ہوا کہ جسکا کنارہ عدم سے ملحق تھا وہ دریاے ناپیدا کنار جوش مارتا ہوا طرف صاحبقران
کے چلا کہ ڈبو دون صاحبقران نے اسم اعظم پڑھکر اب جو ہاتھ دریا مین ڈالا نہ وہ دریا تھا
نہ پانی تھا خشک زمین اُسیطور سے تھی یہ دیکھکر لعلان نے سحر کیا کہ ایک طرف سے
ایک شیر ببر غراتا ہوا اور ایک طرف سے ایک گینڈا پیدا ہوا دونون نے صاحبقران پر
حملہ کیا صاحبقران نے ایک کو عقرب سے اور ایک کو قمقام سے قتل کیا جب لعلان
سحر کرکے عاجز آئی اسنے خیال کیا کہ طلسم کشا پر کوئی سحر اثر نہ کرے گا بہ سبب اسم اعظم
کے اس سے مقابلہ بیکار ہے تو اپنے دل کا حوصلہ نکال چکی اب جو طلسم کشا تیرے اوپر
حملہ کرے گا اُسکے ہاتھ سے مفر نہ ملے گا یا وہ اسیر کرے گا یا قتل اب یہانسے بھاگ
یہ سوچ کر لعلان نے کہا کہ اے طلسم کشا مین اور ایک سحر کرتی ہون اسکو دفع کر تو جانون اسنے
یہ سوچ لیا تھا کہ طلسم کشا پر سحر کرکے وہ تو اُسکے دفع کرنے کی فکر مین ہوگا تو اپنی جان بچاکر بھاگ
جا سواے اسکے کوئی تدبیر جان بچنے کی نظر نہین آتی ہے اور تو جس غرض سے آئی تھی وہ بھی
مطلب نہ ہوا تو خواجہ کے اسیر کرنے کو آئی تھی وہ یہان موجود ہی نہین ہین پھر تجھکو کیا ضرورت
ہے کہ تو بیکار کو اپنے کو ہلکان کر اور زحمت مین ڈال یہ سوچ کر اور دل مین تجویز کرکے صاحبقران
پر اسنے سحر کیا کہ ہزارون جانور برابر گنجشک کے صاحبقران پر منقار کھول کر چلے اور ایک طرف
سے چادر آب چلی اور ایک سمت سے چادر آتش چلی جب چارون طرف سے صاحبقران
پر سحر کا یورش ہوا صاحبقران اُسکے دفع کرنے مین مصروف ہوئے یہ اُسوقت کو غنیمت
جان کر فوراً اپنے طاؤس سحر کو اُڑا کر طرف اپنے باغ کے اپنی ہمراہیون سے یہ کہکر روانہ ہوئی
کہ مین تو جاتی ہون تم بھی آؤ اس ظالم طلسم کشا کے ہاتھ سے اپنی جان بچاؤ اور صاحبقران
سے پکار کر کہا کہ اے طلسم کشا اسوقت تو مین جاتی ہون تیرے اسم اعظم کے بند کرنے کی فکر
کرلون اور اُسکو فراموش کرا دون تو پھر آکر مقابلہ کرونگی تیرے اوپر بہ سبب اسم اعظم کے
سحر اثر نہین کرتا ہے یہ کہتی ہوئی صاف نکلی ہوئی چلی گئی اسکا جانا تھا کہ اسکے ساتھ کی جادو
گرنیان تھین اپنے اپنے باز و ہنس کو اُڑا کر راہی ہوئین اُدھر صاحبقران نے اُن سب

اُنھون کو اسم اعظم پڑھکر دفع کیا اب جو وہ سب بلائین دفع ہوئین اور مطلع صاف ہوا تو صاحبقران
نے اُسمین سے ایک کا نشان تک نہ پایا یا تمام باغ خالی تھا حکیم استقلینوس سے پڑھکر فرمایا
کہ کیا دھوکا دیا اور کس طور سے اپنی جان بچاکر نکل گئی خیر جانے دو مجکو خود اسکا قتل کرنا
منظور نہ تھا حکیم نے عرض کیا کہ کہہ گئی ہی کہ اسم اعظم کا بندوبست کرلون تو پھر آکر مقابلہ
کرونگی صاحبقران نے فرمایا کہ وہ کیا کرسکتی ہی وہ کیا اسم اعظم کا بندوبست کریگی جو خدا کو
منظور ہوگا وہ ہوگا خدا سے با بزرگ است جب اُسکا جی چاہے آکر مقابلہ کرے مین موجود
ہون جسطرح اُسکا جی چاہے آکر مقابلہ کرے کوئی مقام خوف نہین ہی اسوقت کیا بنالیا
جو پھر آکر بنالیگی جو سحر کیا وہ دفع کیا پہلے اُسنے مجھ ہی سے مقابلہ کیا تم سے تو خبر بھی نہ ہوئی
اگر وہ کوئی سحر تم پر کرتی تو مین اسم اعظم پڑھکر اُسکو بھی دفع کرتا تم پر آنچ نہ آنے دیتا حکیم
استقلینوس نے عرض کیا کہ اسی سبب سے تو مین آپکے پس پشت کھڑا ہوا تھا
دعائین پڑھ پڑھکر دم کر رہا تھا مگر بڑی خرابی ہوئی کہ میرے حال سے یہ لوگ آگاہ ہوگئے
اب راحت سے بیٹھنا دشوار ہی ایک نہ ایک آفت ہر روز برپا ہوا کریگی کیا تدبیر
کی جائے اسی سبب سے مین نے آپکو اپنا مہمان کیا تھا کہ راحت سے تشریف رکھیے
مشورہ و صلاح کرکے بندوبست کیا جائے اُسمین یہ خرابی پیدا ہوئی اب کیا کیا جائے
صاحبقران نے فرمایا کہ کوئی مقام فکر و اندیشہ نہین ہی اگر خدا نے چاہا تو ضرور اس طلسم کو
فتح کرینگے اور بادشاہ طلسم کو رہا کرینگے اگر خبر ہوگئی تو ہوجانے دو خدا حافظ و نگہبان ہے
جسنے آجتک اپنی حفاظت مین رکھا اور دشمنون کے شر سے بچایا وہ ہمیشہ بچائے گا اور
حفاظت کرے گا حکیم نے عرض کیا کہ سوائے اُسکی ذات کے اور کسکا بھروسہ ہی وہ
مالک و مختار ہی اُسی کی ذات پر ہر وقت بھروسہ کرنا زیبا ہی مین خوف نہین کرتا ہون بلکہ
میرا یہ مطلب ہی کہ دشمن آگاہ ہوگئے اب دیکھین کہ کیا نازک کرتے ہین جو بلا نازل
کرینگے وہ فضل خدا سے دفع ہوجائینگے جب آپ ایسا پشت و پناہ ہو تو پھر خوف کس
امر کا ہی راوی بیان کرتا ہی کہ صاحبقران آکر مسند پر جلوہ فرما ہوئے حکیم سامنے بیٹھ
گئے باتین ہونے لگین بالکل صاحبقران کو خوف و ہراس نہ تھا اُسی طور سے ہنس ہنس ١٠

سے باتین کرنے لگے اُدھر لعلان جو بھاگی تو اسنے اپنے باغ مین جاکر دم لیا اسکے بعد اسکی
سب مصاحبین و خواصین و وزیرزادی پہونچی ملکہ نے اُن سب سے کہا کہ دیکھا تم نے
مین نے کوئی دقیقہ اس امر مین باقی نہ رکھا کہ یا تو مین طلسم کشا کو اسیر کرلون یا قتل کرون
مین نے وہ وہ سحر کیے ہین جو اپنے کمال کے تھے مگر ایک کا بھی طلسم کشا پر اثر نہ ہوا
اُسنے سب آفتون کو کس آسانی سے دفع کیا جب مین نے دیکھا کہ اُسپر کوئی سحر اثر نہین
کرتا ہی اور ابکی مرتبہ وہ حملہ کرے گا یا تو مین اسیر ہو جاؤنگی یا قتل ہونگی بس مین نے دل مین
خیال کیا کہ اب یہان سے بھاگنا چاہیے بس مین نے اُس پر اس قسم کا سحر کیا کہ چارون
طرف سے اُسپر آفتین نازل ہوئین مین وہان سے یہ خیال کرکے کہ اب مکان پر جاکر یہ
تدبیر کرون کہ طلسم کشا کا اسم اعظم بند کرون یعنے بھلا دون اُسکے بعد پھر اسپر سحر کرکے اسیر
کرلون میرا قصد یہ تھا کہ طلسم کشا کو اسیر کرکے حلیم کو اسیر کرون جب مین طلسم کشا سے عاجز
آئی اور اُسپر قبضہ نہ ہوسکا تو حلیم پر کیونکر قبضہ ہوگا جب مین اُسپر سحر کرونگی طلسم کشا اُسپر
سے بھی دفع کردے گا اُسکی کمک کرے گا اس خیال سے مین نے حلیم سے مزاحمت نہ
کی اور چلی آئی اب بندوبست کرکے ان دونون کو اسیر کرلونگی اگر ماموں جان مجکو شراکت
کے لیے طلب کرینگے تو اُنسے بہانہ کردونگی کہ علیل ہون اور اپنا بندوبست کردونگی اُسکے بعد
جاکر مین خود طلسم کشا سے مقابلہ کرونگی سب نے عرض کیا کہ یہ رائے آپ کی بہت
ٹھیک ہی بدون بندوبست کیے ہوئے مقابلہ کرنا بیکار ہی اپنے کو زحمت مین مبتلا کرنا
ہی ملکہ نے جواب دیا کہ اسی سبب سے تو مین نے یہ تدبیر سوچی ہی ماموں جان کو
تو اسکا کچھ بھی خیال نہین ہی وہ اپنے تحفجات اور طلسم پر بھولے ہوئے بیٹھے ہین
اُنکی شراکت مین سوائے ذلت اور خواری و جان دینے کے کوئی صورت نہین ہی مین
ایسی نادان نہین ہون کہ ایسی حالت مین اُنکی شراکت کرون جبکہ مجکو اس امر کا یقین ہو
کہ کوئی طلسم کشا پر غالب نہ آئے گا ہان جب مین اپنا بندوبست کرلونگی پھر ضرور
مقابلہ کرونگی سب نے جواب دیا کہ جو آپ کی مرضی وہی ہم سب کی بھی رائے ہی
کیونکہ ہم تو آپ کے ملازم ہین بس ملکہ نے اُن سب کو رخصت کیا اور دل مین

کہا کہ اب مین اپنے حساب مقابلہ کرنے والے کو جو کہ طلسم کشا سے مقابلہ کرے ہزار ہزار لعنت کرتی ہون مین اب بھی نہ مقابلہ کرتی مگر کیا کرون کہ جس غرض سے گئی تھی وہ مطلب نہ ہوا کہ خواجہ نہ ملے مگر اس سبب سے مقابلہ کیا کہ بدون مقابلہ واپس آنا بھی خلاف مصلحت تھا اول تو لوگ نہ معلوم کیا کیا گمان کرتے دوسرے طلسم کشا یہ خیال کرتا کہ لعلان مجھ سے ڈر گئی جو بدون مقابلہ چلی گئی گو مین اُسکا کچھ نہ کر سکی مگر پھر بھی اُسکو کچھ تو خیال ہوا ہوگا اور اُسنے جانا ہوگا کہ ساحرہ زبردست ہی ملکہ نے یہ خیال اپنا وزیر زادی سے ظاہر کیا اُسنے عرض کیا کہ آپ نے بہت خوب کیا جو کچھ کیا مگر اب میری یہ رائے ہی کہ آپ طلسم کشا کے مقابلہ کو نہ جائین کبھی اور نہ اس امر کا قصد کرین ملکہ نے جواب دیا کہ تو دیوانی ہوئی ہی مجکو کیا ضرورت ہی مین نے دل مین قصد کر لیا ہی کہ اب اپنے مقام پر بیٹھی ہوئی تماشہ دیکھونگی اگر کوئی مجکو کمک کے لیے طلب بھی کرے گا تو بیماری کا بہانہ کر دونگی جب طلسم کشا طلسم کو فتح کرے گا تو اُسکی شراکت کر کے عمرو کی صحبت سے بہرہ مند ہونگی یا طلسم نہ فتح ہوگا اور ماہمون جان طلسم کشا و عمرو کو اسیر کر لین گے تو مین جا کے عمرو کو رہا کر لاؤنگی اور اپنے پاس قید رکھونگی طلسم کشا کا ماہمون جان کو اختیار ہی وزیرزادی نے بلائین لے کر کہا یہی رائے ٹھیک اور بہتر ہی مین نے اس خیال سے کہا کہ آپ نے فرمایا تھا کہ مین بندوبست کر کے اور اسم اعظم کو بند کر کے مقابلہ کرونگی ملکہ نے جوابدیا کہ کیا سہل ہی اسم اعظم کا بند کرنا اسم اعظم بھی کوئی جانور ہی یا انسان یا کوئی چیز ایسی ہی جو کہ روان ہو یا کوئی سوراخ ہی کہ بند کر دیا رہا یہ امر کہ اسکا بند کرنا بھی یہ ہی کہ ایسا سحر کیا کہ قلب پر سے فراموش ہو گیا تو یہ کوئی آسان نہین ہی اس مین بڑی مشکل ہی اور تم نے دیکھا ہوگا کتابون مین کہ جس نے اسم اعظم بند کیا جو کہ اسوقت رواج ہی کہ اسم اعظم بند ہو گیا تو اُسکا بند کرنے والا ضرور مارا گیا تو مجکو اپنی جان دو بھر نہین ہی کہ بیکار گو مین اپنے پیچھے بلا لگاؤن یہ کلمہ جو مین نے کہا صرف اُن دونون کے اطمینان و طلسم کشا کے خوف دلانے کے لیے کہا ورنہ مین کیون ایسی کوشش کرنے لگی ہان اُسوقت کرتی کہ جب مجکو یہ یقین ہوتا کہ یہ طلسم فتح نہ ہوگا جبکہ عمر طلسم تمام ہو چلی ہی پھر ایسی کوشش کرنا

مجھ

بیکار ہی بلکہ ایسی کوشش کرکے اپنی جان کو رائیگان کرنا ہی دل آرا کوئی مر کر پھر زندہ نہین ہوتا ہی ابھی مین نے نخل جوانی سے کیا ثمر پایا ہی جو مین اپنے کو ان آفتون مین مبتلا کرون یہ صرف اس خیال سے کہا کہ کوئی میری طرف گمان بد نہ کرے وزیرزادی یہ سنکے خوش ہو گئی اور ملکہ کی بلائین لین اور گرہ چہری عرض کیا کہ آپ نے بڑی عقلمندی اور دانائی کو کام فرمایا خوب اپنے کو ہر امر سے بچایا اسکا نام ہی دانائی و عقل یہ عرض کرکے رخصت ہو کر اپنے مقام پر آئی بلکہ خاصہ نوش کرکے مسہری پر آرام آرام پذیر ہوئی اب ملکہ کو اس انتظار مین رکھا جاتا ہی کہ دیکھیے انجام طلسم کیا ہوتا ہی اور خواجہ کے فراق مین مبتلا چھوڑا جاتا ہی ناظرین اسکا خیال رکھین کہ ملکہ اعلان حور پیکر بہ سبب الفت خواجہ کے پوشیدہ طور سے جابجا خواجہ و صاحبقران کی کمک کرتی ہی کیونکہ اسکے دل مین الفت خواجہ و محبت اسلام نے اپنا گھر کر لیا ہی اسکا حال آیندہ تحریر ہوگا اسوقت اسکو تو اسی مقام پر یعنے اپنے باغ مین رکھا جاتا ہی کہ یہان رنج و غم مین مبتلا بیٹھی ہوئی سحر سے خبرین دریافت کیا کرتی ہی جہان موقع ہوگا وہان جاکر کمک کرے گی انشاء اللہ تعالے اسکا حال آیندہ تحریر ہوگا اور صاحبقران حکیم کے یہان مہمان

ہین خواجہ کا انتظار کر رہے ہین اور براحت و آرام بسر کر رہے ہین

اب چند کلمہ بے ستون جادو کے ملاحظہ فرمائیے کہ یہ کس فکر مین مبتلا ہی اور اسنے کیا بند و بست کیا ہی و دیگر حالات اور قلمبند ہونگے

راویان اخبار این داستان شوکت بیان گویون تحریر کرتے ہین کہ جب حکیم اسقلینوس کی عرضی بے ستون نے دیکھی تھی اور حکم دیا تھا کہ اچھا تم جاکر روکو اور حکیم نے صاحبقران کو لے جاکر اپنا مہمان کیا تھا اور طائر اسرار طلسمی نے وہ آواز دی تھی جو کہ منشی احمد حسین صاحب مرحوم اپنے جزون مین تحریر کر چکے ہین اُسی زمانہ مین بے ستون جادو نے جو طائر سحر مقرر کیے تھے کہ تم حکیم کے حالات دیکھتے رہنا کہ کیونکر طلسم کشا کو روکتا ہی اور کس طور سے پیش آتا ہی اور کیا تدارک کرتا ہی اور ان حالات کی مجکو خبر دیتے رہنا وہ طائران سحر نگران تھے اُسوقت سے حکیم اسقلینوس و صاحبقران کے حالات

کی ناظرین کو یاد ہوگا کہ منشی صاحب مرحوم نے یہ تحریر کیا ہی کہ جب بے ستون کو معلوم ہوا
ہی کہ طلسم کشا کوہ رنگار رنگ پر آگیا ہی اور طائران سحر نے اسکو خبر دی ہی تو اسکا دربار آراستہ تھا
اور یہ تخت پر بیٹھا ہوا تھا کیونکہ یہ کوہ بے ستون کا مالک ہی اُسوقت اسنے اپنے سرداروں
سے کہا تھا کہ کوئی ایسا ہی کہ جاکر طلسم کشا کو روکے کہ اُسوقت حکیم کی عرضی آئی تھی گو پہلے اسکا
قصد تھا کہ ساحر کو روانہ کروں جب حکیم کی عرضی آئی تو اسنے اُس قصد کو موقوف کرکے حکیم کو
حکم دیا کیونکہ ایک مرتبہ یہ قبل اس جادو کو روانہ کر چکا تھا اور وہ مارا گیا تھا اس سبب سے
اسنے اور ساحر کو نہ روانہ کیا اور اس امر کو غنیمت جانا کہ حکیم روکے ساحر نہ جائے اپنے سردار
کو بچایا بعد روانہ کرنے طائران سحر کے بے ستون نے سرداروں سے کہا کہ ای بھائیوں اب
مقام غفلت اور وقت بیخوف بیٹھنے اور اطمینان سے رہنے کا نہیں ہی کیونکہ طلسم کشا یہانتک
آگیا اگر حکیم کے روکے سے نہ رُکا اور حکیم کو بھی اُسنے اسیر یا قتل کیا تو تم لوگوں کو تدارک
کرنا ہوگا اور مقابلہ مین جانا ہوگا اسواسطے ہر وقت تیار رہو کہ جب مین حکم دوں فوراً
میرے ہمراہ ہو جاؤ یہ وقت ہوشیاری اور جان نثاری ہی یہی مقام ہی اگر یہان آکر
طلسم کشا ہم سب پر غالب آیا اور کوہ بے ستون فتح ہو گیا تو پھر طلسم کا بچنا بہت
دشوار ہی اور مشکل ہی کیونکہ بادشاہ سابق طلسم رہا ہو جائے گا اور وہ رہا ہوا اُسنے آفت
برپا کر دی وہ خود طلسم کشا کو ہر مرحلہ پر لے جائے گا اور ہر مرحلہ کو فتح کرائے گا اور نشان
لوح دے گا بلکہ خود کوشش کرکے لوح دلا دے گا لوح ہاتھ آئی پھر طلسم کا فتح ہونا کوئی
امر دشوار نہین ہی بس یہی وقت کوشش اور کمک ہی اگر تم سب نے ملکر طلسم کشا کو
اسیر کر لیا یا قتل کیا تو تمام ساکنان طلسم کی جان بچائی اور بادشاہ پر احسان کیا اور بڑا
نام کیا اُن سب نے عرض کیا کہ ہم غلام جان نثاری و سر فروشی کو موجود ہین اور آمادہ
ہین مگر سنا یہ جاتا ہی کہ طلسم کشا پر سحر اثر نہین کرتا ہی کیونکہ وہ مالک اسم اعظم ہی پہلے
اسکا تو بندوبست کیا جائے بے ستون جادو نے کہا کہ جب ہم سے مقابلہ کی نوبت
آئے گی اُسوقت دیکھا جائے گا ابھی تو مین نے حکیم کے سر یہ بلا ٹالی ہی دیکھوں وہ کیا
کرتا ہی سب نے کہا کہ ہم سب مستعد ہین جسوقت رات برات آپ حکم فرمائینگے اور

آپ سے ہمراہ ہونگے آپ ہماری طرف سے اطمینان رکھیں جب بے ستون کو اُن سب کی طرف سے اطمینان ہوگیا تو وہ بیخوف ہوا اور اُسنے دربار برخاست کیا داخل محل ہوا اور سب اپنے اپنے مقام پر آئے اور اپنا اپنا بندوبست کرنے لگے بے ستون اس فکر و تردد مین مبتلا ہوا کہ کیا تدبیر کرون کہ طلسم کشا اسیر ہو جائے یا قتل ہوا اور میرا نام ہو یہ طلسم فتح نہ ہو اور نہ بادشاہ سابق طلسم رہا ہو ورنہ بڑی خرابی ہوگی اُس فکر و تردد مین اسکے ذہن مین یہ آیا کہ بادشاہ کو قتل کر ڈالون تاکہ یہ قصہ پاک ہو یہ سوچ کر فکر کرنے لگا کہ کیونکر قتل کرون کوئی تدبیر ذہن مین نہ آئی بس یہ اُسیوقت اُسنے قصد کر لیا کہ اگر طلسم کشا مجھسے نہ رُکا اور یہان تک آگیا اور کوئی تدبیر میری نہ چلی تو مین فوراً بادشاہ طلسم کو قتل کر ڈالونگا بلاخوف و خطر کچھ انتظار نہ کرونگا اسوقت مین قتل کرنا بیکار ہے اگر مین نے قتل کیا اور شندکال نے بازپرس کی کہ ہم نے تو تمھارے سپرد کیا تھا اور کہا تھا قید رکھنا تم نے کس کے حکم سے قتل کیا کیا کوئی ہمارا حکم ثانی قتل کے بارے مین پہونچا تھا جو تم نے اُسپر عمل کیا اگر یہ جواب دونگا کہ اس خوف سے قتل کیا کہ طلسم کشا آگیا تھا رہا نہ کرائے تو وہ یہ سوال کرے گا کہ کیا طلسم کشا کوہ بے ستون پر پہونچ گیا تھا جو تو نے بادشاہ کو قتل کیا ہم نے اس لیے نہین تیرے سپرد کیا تھا کہ جسوقت تیرا جی چاہے قتل کرنا قید رکھنے کا حکم دیا تھا تو مین کیا جواب دونگا ہان جب طلسم کشا یہان تک آجائے گا اُسوقت جو قتل کرونگا تو بادشاہ بھی متعرض نہ ہوگا اگر اعتراض بھی کرے گا تو میرے پاس بھی جواب ہے کہ مین نے اس خیال سے قتل کیا کہ ایسا نہ ہو کہ یہ طلسم کشا کا شریک ہو کر آفت برپا کرے اور لوح طلسم دلا دے اور خود شریک ہو کر طلسم کو فتح کرائے تو بڑی خرابی ہو یہ جو مین اپنا خیال ظاہر کرونگا اور کہونگا تو پھر کوئی اعتراض نہ کرے گا اس قسم کی باتین دل سے کرتے کرتے سو گیا خواب مرگ مین مبتلا ہوا راوی بیان کرتا ہے کہ خود ہی دل سے ایک بات پیدا کرتا تھا اور خود ہی اُسکا جواب دیتا تھا بڑا عقل مند ہے اور رسا زبردست ہے اسکی یہ حالت کہ اس سے اکثر شندکال بابت معاملات طلسم کے رائے لیتا ہے اور اسکی رائے پر کام

کرتا ہی اسکو عقل مند و ذی فہم خیال کرکے اور ساحر زبردست طلسم کے بادشاہ کی قید اسکے
سپرد کی انھین چند ساحرون کی کارروائی اور ذہانت و دانائی سے یہ امر واقع ہوا کہ شنکال
بادشاہ ہوگیا ورنہ شنکال پہلے وزیر تھا مگر ان سب کی راے پر چل کے اور ان سب نے
چالاکی سے بادشاہ سابق کو غافل کرکے اپنا کام کرلیا آمدم بر سر مطلب کہ جب صبح ہوئی
بے ستون نے دربار آراستہ کیا سب ساحر آکر جمع ہوئے سردار حاضر دربار ہوئے
جب دربار آراستہ ہوچکا بے ستون نے سب کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ میری یہ راے
ہی کہ قبل آنے طلسم کشا کے کوہ بے ستون پر مین بادشاہ سابق کو قتل کر ڈالون جو کہ
میری قید مین ہی سب نے ایک زبان ہوکر کہا کہ یہ راے حضور کی بہت ٹھیک ہی خدا
نخواستہ طلسم کشا یہان آگیا اور ہم سب مارے گئے اور کوہ بے ستون فتح ہوگیا تو
بادشاہ سابق ضرور رہا ہو جائے گا اسکا رہا ہونا قیامت کا سامنا ہی وہ رہا ہوتے
ہی اس معاوضہ مین ضرور طلسم کشا کا شریک ہوگا کہ اسنے مجکو رہا کیا ہی اسکا شریک ہونا
غضب ہی ایک دم مین طلسم تہ و بالا ہوجائے گا اور جو جو اسکے دوست و عزیز بسبب
شہنشاہ کے خوف کے شریک شہنشاہ ہوئے ہین اور یا پوشیدہ ہو گئے ہین وہ سب
اسکی رہائی کی خبر پاکر اسکے شریک ہونگے اور ہم سب سے عیوض لینگے جو بدسلوکیان
انکے ساتھ ہم سب نے کین ہین خصوصاً بادشاہ سابق تو چن چن کر قتل کریگا ہم مین سے
کسی مین اسقدر جراءت نہین ہی کہ اسکا مقابلہ کرسکین یا اسکے سحر کا جواب دین ہم پر
کیا منحصر ہی خود شنکال مقابلہ نہین کرسکتے ہین ان سب خیالون کے سبب سے
ہماری راے آپ کی راے سے موافق ہی یہ جو سب نے کہا اسوقت بے ستون نے
کہا کہ پہلے مین نے یہی قصد کیا تھا مگر پھر دل سے جو مشورہ کیا اسنے یہ اعتراض پیدا
کیا مین اس قصد سے باز آیا ورنہ مین کسی سے راے نہ لیتا فوراً قتل کرتا مگر اس سبب
سے مین نے اپنا قصد فسخ کیا یہ کہکر وہ اعتراض بیان کیا جو کہ شب کو خود ہی پیدا کیا
تھا اور کہا کہ میرا کیا نقصان ہی اگر طلسم کشا کسی سے نہ رکا اور کوہ بے ستون پر آگیا
ذمین فوراً زندان خانہ مین جاکر بادشاہ سابق کو قتل کر ڈالونگا اسوقت یہ اعتراض نہوگا

سب نے کہا کہ یہی راے بہت ٹھیک ہی ہم نے اس امر کا خیال نہ کیا تھا اس سبب سے
اُسوقت راے دی تھی جب آپ نے یہ فرمایا تو ہمارے ذہن نے قبول کیا بلکہ اسوقت
سے اُسوقت کا قتل کرنا بہتر ہی تب بے ستون نے کہا کہ آپ لوگون کی بھی یہی راے ہی
کہ اُسیوقت یہ امر کیا جائے سب نے جواب دیا کہ جی ہان جب یہ راے قرار پا گئی اُسوقت
بے ستون اور کا غذات دیکھنے لگا اور سحر کو اپنے تازہ کرنے لگا اور ایک ایک کے سحر کا
امتحان ہونے لگا کسی نے دریا مین بیٹھے بیٹھے سحر کیا کہ باغ آراستہ ہو گیا کسی نے سحر کیا کہ
پانی برسنے لگا کسی نے آگ برسائی کسی نے برف کسی نے سنگ کسی نے اژدر پیدا کیا کسی نے
گرمی زیادہ کر دی اسیطور سے ہر ایک اپنا کمال دکھانے لگا یکایک وہ طائران سحر جو
کہ بے ستون نے براے حفاظت و براے دریافت و براے نگرانی حال حکیم
اسقلینوس و طلسم کشا کے مقرر کیے تھے حاضر دربار ہوئے بزبان انسانی گویا ہوئے کہ
ای شاہ ساحران آگاہ ہو جیے کہ آپ نے ہم کو اس امر کے لیے مقرر کیا تھا کہ تم حکیم
اسقلینوس و طلسم کشا کے حال کے نگران رہنا اور ہم کو آکر خبر دینا کہ اسقلینوس کسطور سے
طلسم کشا سے پیش آیا اور کیونکر مُرکا اور طلسم کشا سے اور حکیم سے جو مقابلہ ہوا تو کیا ٹھہری
کون غالب آیا ہم بموجب ارشاد گئے اور نگران رہے ہم نے یہ واقعہ دیکھا کہ جب حکیم کو
حضور نے اجازت دی اور عرضی پر یہ دستخط فرمائے کہ جا کر رو کو طلسم کشا کو حکیم بہت خوش
ہوئے اور کوہ رنگار نگ پر جا کر طلسم کشا سے ملے بہت خلق اور مروت سے پیش آے کے
قدمو نکو طلسم کشا کے بوسہ دیا اور کہا کہ مین بھی خدا پرست ہون مین آپ کے قدوم میمنت
لزوم کا مشتاق تھا تشریف لے چلیے اپنے نور جمال و نور قدم سے میرے کاشانہ تاریک کو
منور فرمایئے مین آپ کا منتظر تھا یہ کہکر خوشی خوشی طلسم کشا کو تخت پر سوار کیا بارہ ہزار
جو ملازم اُنکے تھے اُنکو حکم دیا کہ تم سب گرد تخت طلسم کشا حلقہ کر لو خود قفس طائر اسرار
طلسمی کا جو کہ حکیم اسقلینوس کے پاس تھا کھولا حکیم نے جیسے طائر کو کھولا طائر نے
پرواز کر کے گرد سر حکیم پہلے گردش کی اُسکے بعد باواز انسانی یون پکار کر کہا کہ اے ساکنان
طلسم آگاہ ہو کہ یہی طلسم کشا ہین اور یہی قاتل ہین شنگال و بے ستون جادو

کے عمر طلسم تمام ہوگئی کوہ بے ستون برباد ہوگا بادشاہ سابق رہا ہوگا طلسم کشا کو لوح طلسم
ملے گی طلسم فتح ہوگا جو ان کی اطاعت و فرمانبرداری کرے گا و مرتبہ اعلیٰ پائے گا قتل و
غارت ہونے سے محفوظ رہے گا جو انکے خلاف کرے گا ذلیل و خوار ہوگا یہ کہکر اُس
طائر نے طلسم کشا کے سر پر آکر سات مرتبہ گردش کی اور یہی کلمہ کہکر ایک طرف کو پرواز
کر گیا اُسوقت حکیم اسقلینوس نے اپنے ملازمون و مصاحبون سے کہا کہ تم سب نے
سُنا کہ طائر طلسم نے کیا خبر دی انھون نے جواب دیا کہ ہم نے بخوبی سُنا ہم اطاعت طلسم کشا
سے ہرگز ہرگز دست بردار نہ ہونگے جان و دل سے اطاعت کرینگے ہم کو آپ کے ارشاد
سے یقین تھا اب تو بالکل یقین ہو گیا اُسوقت اسقلینوس نے جواب دیا کہ اصل امر
یہ ہے کہ اطاعت کرنا طلسم کشا کا باعث نجات و سبب آسودگی ہے مین تو پہلے ہی سے
مسلمان تھا اور مین نے تو بیعت طلسم کشا کی اور جہان تک ممکن ہوگا کوشش کرونگا اور
بربادی کوہ بے ستون مین امداد کرونگا اُسیوقت سب نے طلسم کشا کی بیعت کی
حکیم بہ خوشی و خرمی نوبت و نقارے خوشی کے بجاتا ہوا طلسم کشا کو اپنے ہمراہ لے کر
قصر بہشت مثل مین جاکر مقیم ہوا باہر اپنے لشکر کو اُتارا بڑی دھوم سے طلسم کشا کی دعوت
کی ناچ و رنگ کی صحبت برپا ہوئی ہم دیکھا کیے اور یہ خیال کیا کیے کہ حکیم اسقلینوس
طلسم کشا کو فقرہ دے کر یہان لایا ہے اسیر کرے گا اسیطور سے دعوت و ضیافت مین
ایک دن گذرا کہ دوسرے دن سہ پہر کو طلسم کشا صحن باغ مین بیٹھا ہوا تھا سیر باغ کر رہا تھا
کہ آپ کے ملازم شبیہ بادشاہ سابق کو اسیر کیے ہوئے اور ظلم و بدعت کرتے ہوئے
اُدھر سے گذرے طلسم کشا کی نگاہ پڑی حکیم سے کہا کہ یہ کیا واقعہ ہے حکیم نے جواب دیا
کہ یہ شعبدہ آپ کو دکھایا گیا ہے کو وہ بادشاہ طلسم اسی مقام پر قید ہے وہ آپ کی کوشش
و سعی سے رہا ہوگا اور آپ کا شریک ہوگا اُسکی رہائی کا زمانہ قریب آگیا ہے اور
اپنے دشمنون سے معاوضہ لے گا یہ اُسی کی تصویر تھی جو کہ اسوقت آسمان پر نمایان
ہوئی تھی اور اُس پر ظلم و بدعت کی جاتی تھی طلسم کشا نے جواب دیا کہ افسوس اس
امر کا ہے کہ وہ لوگ جلدی لے کر چلے گئے ورنہ مین اسیوقت رہا کر لیتا کیا کرون حکیم

۴

نے کہا کہ اصلی بادشاہ نہ تھا مین نے عرض نہین کیا ہی کہ تصویر تھی اور شعبدہ دکھایا تھا
چونکہ بے ستون ساحر زبردست ہی اُسکے ایسے ایسے بہت سے شعبدہ ہوتے ہین اور
ہونگے ہوشیار رہیے گا حکیم نے طلسم کشا کو اسکی حالت سے آگاہ کردیا طلسم کشا نے
جواب دیا کہ انشاء اللہ تعالے اگر مین نے کوہ بے ستون کو برباد کر کے اور بے ستون جادو
کو قتل کر کے بادشاہ سابق کو نہ رہا کیا تو کچھ کام نہ کیا اور اس طلسم کو ضرور فتح کرونگا شنکال
کو قتل کرونگا اور کل نمک حراموں کو سزا دونگا حکیم نے بھی اقرار کیا کہ مین بھی آپ کا
شریک ہون چنانچہ اُسیوقت ایک ساحرہ ملازمہ ملکہ لعلان حور پیکر بھانجی شنکال
شاہ کی خواجہ عمرو عیار کو اسیر کیے ہوئے بروے ہوا جاتی تھی طلسم کشا کی نگاہ پڑگئی
اُسکو تیر سے قتل کر کے اپنے عیار کو رہا کیا اُس عیار نے تو آفت برپا کردی حکیم شیاطین جو
کہ اُستاد ہی حکیم اسقلینوس کا اور ہم سب کا دوست ہی گو وہ خداوند عجائب کو
نہین مانتا ہی خداوند کوہ نشین کو سجدہ کرتا ہی اُسکو جو خبر ہوئی کہ طلسم کشا و اُسکا عیار حکیم
اسقلینوس کے مہمان ہین حکیم نے بے ستون جادو کو فریب دیا خدا پرست ہوگیا
بلکہ قبل سے خدا پرست تھا اپنے کو پوشیدہ رکھا تھا اور کسی پر ظاہر نہین کیا تھا
کہ خدا پرست ہون بلکہ یہ سب پر ظاہر تھا کہ یہی عجائب پرست ہی اب جو طلسم کشا
سے ملا اور طلسم کشا کو مہمان کیا تو ظاہر کیا کہ مین خدا پرست ہون جب طلسم کشا کوہ
رنگار نگ پر آیا اور بے ستون کو خبر ہوئی ادھر حکیم کو معلوم ہوا بے ستون نے
قصد کیا تھا کہ کسی کو روانہ کرکے طلسم کشا کو روکے کہ حکیم نے بے ستون کو عرضی
تحریر کی کہ اگر مجکو حکم ہو تو مین جاکر طلسم کشا کو روکون چونکہ بے ستون اس حال سے
آگاہ نہ تھا اُسنے حکم دے دیا اسقلینوس کی مراد دلی حاصل ہوئی طلسم کشا کو وہان
سے لاکر اپنا مہمان کیا اور اب فکر بربادی طلسم کوہ بے ستون کی راے و فکر حکیم
اسقلینوس و طلسم کشا و عیار کررہے ہین بس اس امر سے آگاہ ہوکر اپنے شاگرد
اثرم جادو کو روانہ کیا کہ جاکر طلسم کشا کو مع اُسکے عیار کے پکڑ لا اگر طلسم کشا ہاتھ نہ
لگے تو اُسکے عیار کو پکڑ لانا چنانچہ اثرم جادو خواجہ عمرو کو پکڑ کر سے گیارہ ہین

اثرم جادو کو فقرہ دے کر عمرو نے قتل کیا اور خود اسکی صورت بنکر حکیم شیاطین کے
پاس گیا اور حکیم کو عیاری کرکے اسیر کر لیا اور طلسم کشا و حکیم اسقلینوس کے پاس لایا
طلسم کشا نے شیاطین سے دین اسلام قبول کرنے کو کہا حکیم نے یہ شرط کی کہ خداوند
کوہ نشین کی خبر منگا دیجیے اور اُنکا حال میرے اوپر ظاہر کیجیے تو مین دین اسلام قبول
کرون چنانچہ طلسم کشا نے اپنے عیار کو اُس حال کے دریافت کے لیے طرف کوہ کے روانہ
کیا طلسم کشا حکیم اسقلینوس کا مہمان رہا اور اپنے عیار کا انتظار کرنے لگا و شیاطین
قید ہی اسی زمانہ مین ملکہ لعلان حور پیکر کو خبر اس حال کی ہوئی کہ میری کنیز کو طلسم کشا
نے قتل کرکے اپنے عیار کو رہا کر لیا اور حکیم اسقلینوس باغی ہو گیا طلسم کشا کو اپنا
مہمان کیا ہی اور طلسم کی بربادی کی فکر کر رہا ہی وجہ یہ تھی کہ عمرو عیار اپنے لشکر سے جب
نکلا تھا وہ کوہ لعلان پر پہونچا اُسکی کنیز کو بیہوش کرکے اُسکی صورت بنکر ملکہ
کے پاس گیا اور قصد کیا کہ ملکہ کو بھی بیہوش کرکے اسیر کرون ملکہ کو شراب پلائی
چونکہ ملکہ نے اپنا بندوبست کر لیا تھا شراب اُڑی عمرو کا حال ظاہر ہوا بس ملکہ
نے اسیر کرکے اپنے مامون کے پاس روانہ کیا تھا کہ جو راہ مین طلسم کشا نے رہا کر لیا
بس ملکہ برہم ہوکر اور یہ خبر پاکر مع اپنی خواصون اور مصاحبون کے حکیم کے باغ مین
آئی اور طلسم کشا و حکیم کو ڈانٹا طلسم کشا سے مقابلہ کیا طلسم کشا نے سب سحر اُسکے دفع
کر دیئے ملکہ کچھ نہ بنا سکی آخر کو عاجز ہوکر اپنے باغ کو واپس گئی طلسم کشا اب حکیم کا
مہمان ہی اور اپنے عیار کا انتظار کر رہا ہی اور اس فکر مین ہی کہ میرا عیار آئے تو یہان سے
برائے بربادی کوہ بے ستون روانہ ہون یہ حال ہی اور یہ خبر ہی حکیم اسقلینوس
باغی ہو گیا ہی اور سب کے قتل کی فکر کر رہا ہی اور اس فکر مین ہی کہ کسی تدبیر سے
بادشاہ سابق کو رہا کراؤن بہ خبر ہی جو کہ ہم نے عرض کیا یہ حال سُننا تھا کہ بے ستون
کے حواس جاتے رہے جب طائر خبر دے چکے بے ستون نے طائرون کو حکم
دیا کہ تم پھر جاؤ اور جو حال وہان گذرے وہ ہم سے آکر کہنا طائر تو اُدھر کو روانہ ہوئے
اِدھر بے ستون نے سردارون سے کہا کہ کیا تدبیر کی جائے کوئی ایسا سردار ہی کہ جا کر

حکیم و طلسم کشا کو پکڑ لائے یہ کہنا تھا کہ مجیلتاس جادو اپنے مقام پر سے اُٹھا اور کہا کہ مین جاکر اسیر کیے لاتا ہون اسکا اُٹھنا تھا کہ اجلاس جادو اُٹھا اُسکے اُٹھنے کے بعد زلازل جادو اُٹھا ان تینون نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ ہم جاکر ان دونون کو پکڑے لاتے ہین یعنے طلسم کشا و حکیم اسقلینوس کو و حکیم شیاطین کو رہا کرتے ہین بے ستون نے جواب دیا کہ اچھا جاؤ مگر ذرا دیکھ بھال کر مقابلہ کرنا کیونکہ طلسم کشا مالک باطل سحر ہی اسی سبب سے ملکہ لعلان حور پیکر طلسم کشا پر غالب نہین آئی اور اُسکے سب سحر رد ہوئے وہ عاجز ہوکر واپس گئی اُنھون نے عرض کیا کہ ہم سب بندوبست کر لینگے بے ستون نے کہا کہ اچھا جاؤ بس وہ تینون ساحر بے ستون سے رخصت ہوکر طرف قصر بہشت محل کے روانہ ہوئے انکو تو ادھر روانہ رکھیے پہلے بے ستون کا حال ملاحظہ فرمایئے کہ جب یہ ان ساحرون کو روانہ کر چکا تو اسنے سرداروں سے کہا کہ تیاری لشکر کا حکم دو مین ایک نامہ بنام ملکہ لعلان حور پیکر اور ایک نامہ بنام ملکہ برجیس آفتاب منظر کے روانہ کرتا ہون کیونکہ یہ دونون بھانجیان ہین شہنشاہ طلسم کی اور ساحرہ زبردست ہین اُن کو طلب کرتا ہون ان دونون کو اپنے لشکر کا بادشاہ کرونگا اور زیر کوہ بے ستون مع لشکر کے فروکش ہونگا اگر یہ تینون ساحر طلسم کشا کو پکڑ لائے تو خیر اگر طلسم کشا کے ہاتھ سے عاجز ہوکر جلے یا قتل ہوئے یا اسیر اور طلسم کشا مع حکیم و اُسکے ملازمون کے برائے فتح کوہ بے ستون ادھر آئے گا تو ہم اُس سے زیر کوہ مقابلہ کرینگے کوئی نہ کوئی ضرور غالب آئے گا طلسم کشا کو مع حکیم کے اسیر کر لینگے سب سردارون نے کہا کہ یہ راے بہت ٹھیک ہی اُسوقت بے ستون جادو نے دبیر کو طلب کرکے ایک نامہ بنام ملکہ لعلان حور پیکر روانہ کیا ہی کہ ای ملکہ عالم و عالمیان و ای سلطان ساحران و ای گل گلزار باغ سحر و ساحری و ای نونہال گلشن شعبدہ گری زاد لطفہ بعد تسلیم و تعظیم کے واضح راے عالی متعالی ہو کہ ہم سب آپ کے نمک خوار و جان نثار ہین اور آپ کے مامون جان کے تابعدار ہین خلاصہ گذارش یہ ہی کہ آپ کو معلوم ہی کہ طلسم کشا اسطرف کو آیا تھا حکیم اسقلینوس نے محکوم ھوکا دیا اور باغی ہو کر شریک

طلسم کشا ہوا چنانچہ طلسم کشا نے آپ کے قیدی کو رہا کیا اُسکے معاوضہ مین آپنے جاکر طلسم کشا سے
مقابلہ کیا مگر بہ سبب باطل سحر کے آپ اُسپر غالب نہ آئین وہان سے واپس چلی آئین
لہذا مین امیدوار ہون کہ آپ یہان تشریف لائیے اور میری کمک فرمایئے مین طلسم کشا سے
مقابلہ کا قصد رکھتا ہون آپ کو اپنے لشکر کا بادشاہ کرون کیونکہ مجکو زیبا نہین ہی کہ آپکی
موجودگی مین کیونکر تخت پر بیٹھون اور لشکر کا افسر بنون بس آپ آیئے تو مین مع لشکر
کے جاکر مقابلہ کرون زیادہ کیا عرض کرون فقط والسلام خیر اختتام یہی تحریر کیا تھا کہ
باقی کل حال طلسم کشا و حکیم کا آپ پر بخوبی روشن و ظاہر ہی تحریر کی کوئی ضرورت نہین
ہی یہ نامہ لکھکر ایک ساحر کے ہاتھ پاس ملکہ لعلان حور پیکر کے روانہ کیا یہ بھی
تحریر کر دیا تھا کہ اجلاس جادو و خیلتاش جادو و زلازل جادو کو مین نے برای اسیری
طلسم کشا روانہ کیا ہی میرا قصد ہی کہ جب تک وہ اُنسے مقابلہ کرین اور اُسکو خواہ اسیر
کرکے لائین یا قتل کرین اگر خدا نخواستہ طلسم کشا اُنپر غالب آئے اور مع حکیم کے
اسطرف آئے تو مین مع لشکر کے زیر کوہ مقیم ہون اور اُس سے مقابلہ کرون اور کوہ کو
برباد ہونے سے بچاؤن یہ تحریر کرا کے اُدھر کو روانہ کیا اور ایک نامہ اسی مضمون کا بنام
ملکہ برجیس آفتاب منظر کے روانہ کرا چکا مضمون یہ تھا کہ ای ملکہ سلطان خوبان و ای
شاہ محبوبان و ای گل گلزار باغ محبوبی و ای نونہال حدیقہ خوبی ذات مجلتہ بس از ہدیہ سلام
کے ظاہر ہو کہ اتفاق سے طلسم زعفران زار کے فتح کرنے کو ایک شخص حمزہ نامی کہ جس کو
سب صاحبقران کہتے ہین اور وہ بہت زبردست ہی اُسنے اور اُسکی اولاد نے لاکھون
پہلوانون و ملکون کو زیر و فتح کیا اور ہزارون برباد کیے ہین جسکے حالات سے کتابین مملو
ہین اور وہ خدا پرست ہی چنانچہ وہ اس طرف کو آیا پہلے کئی مقابلہ شہنشاہ شنکال سے
ہوئے وہ مغلوب ہوئے اور حمزہ غالب آیا یہان تک کہ کوہ رنگار نگ پر آکر پہونچا
مین نے فکر کی کہ ساحر کو بھیج کر روکون کہ حکیم اسقلینوس نے مجکو عرضی تحریر کی کہ مجکو
حکم ملے کہ مین جاکر طلسم کشا کو روکون مین یہ نہ جانتا تھا کہ حکیم مسلمان ہی اور مجھ سے
فریب کرتا ہی مین نے حکم دے دیا وہ طلسم کشا سے مل گیا اُسنے طلسم کشا کو لے جاکر اپنا

شریک کیا اور مہمان کیا چنانچہ ملکہ لعلان حور پیکر نے جاکر مقابلہ کیا اس حال سے آگاہ ہو کر مگر بسبب اسم اعظم کے وہ غالب نہ آسکین اپنے مقام کو واپس گئین مین نے انکو بھی طلب کیا ہی اور آپکو بھی تحریر کرتا ہون کہ آپ بھی تشریف لائیے تاکہ مین آپ دونون حضرات کو اپنے لشکر کا بادشاہ کرون اور طلسم کشا سے مقابلہ کرون آپ صاحبون کی موجودگی مین خود مختاری نہین کر سکتا ہون لہذا بہت جلد تشریف لائیے میری کمک فرمائیے اور کل حالات جو کہ زبانی طائران سحر کے سُننے تھے سب تحریر کیے اور بہت کچھ عجز وانکسار تحریر کیا اس مضمون کا نامہ تحریر کر کے بدست ایک ساحر کے طرف کوہ برجیس کے روانہ کیا بر بھی تحریر کر دیا تھا کہ تین ساحرون کو کہ جنکے نام یہ ہین مین نے برائے اسیری طلسم کشا کے روانہ کیا ہی یقین ہی کہ وہ اسیر کر لائین اگر وہ اسیر نہ کر سکے اور خود قتل یا اسیر ہوئے تو ہم طلسم کشا سے مقابلہ کر کے اسیر کر لینگے یا قتل وہ ساحر کہ جنکو روانہ کیا ہی اُنکے نام یہ ہین کہ اجلاس جادو و خیلتاس جادو و زلازل جادو دونون نامے جب روانہ کر چکا اُسوقت دربار برخاست ہوا اور حکم دیا کہ لشکر تیار رہے اُسوقت سے لشکر مین تیاری کا بندوبست ہونے لگا قریب اسّی ہزار کے ساحران غدار اسکے ماتحت اور زیر حکم تھے اُنمین بندوبست ہوا بے ستون نے اُن ساحرون سے یہ سوال کیا تھا کہ تم کو کیونکر معلوم ہوا کہ حکیم باغی ہو گیا ہی اور شریک طلسم کشا ہوا ہی اُنھون نے عرض کیا تھا کہ پہلے ہم کو اس امر کا یقین نہ تھا بلکہ ہم جانتے تھے کہ حکیم طلسم کشا کو فقرہ دے رہا ہی اور وقت و موقع کا منتظر ہی جب ہم نے دیکھا کہ جب ملکہ لعلان حور پیکر سے اور طلسم کشا سے مقابلہ ہوا ہی تو حکیم نے طلسم کشا کی جنبہ داری کی اور ملکہ سے لڑنے پر آمادہ ہوا طلسم کشا پر کچھ پڑھ پڑھ کر دم کرتا جاتا تھا اور بہت سے افعال و حرکات ایسے حکیم سے سرزد ہوئے کہ ہم کو اس امر کا یقین ہو گیا کہ حکیم محل ہو گیا ہی اور طلسم کشا کا شریک ہی ہر وقت یہی باتین ہوا کرتی ہین کہ یہان سے چلیے کوہ بے ستون کو بے ستون جادو کو قتل کر کے فتح فرمائیے اور رباد شاہ سابق کو رہا فرمائیے اور خداوند عجائب کو ہزارون گالیان دیتا ہی اور برا کہتا ہی اور لعنت کرتا ہی یہ سب سبب ہین اس امر کے یقین

کرنے کے اب جب بے ستون جادو اپنی خوابگاہ مین آیا تو فکر کرنے لگا کہ کیا تدبیر کرون
کہ طلسم کشا سے مقابلہ کرون سوا اس تدبیر کے کوئی تدبیر بہتر نہین ہے کہ جب یہ دونون
شاہزادیان آلین تو مع لشکر کے زیر کوہ جا کر مقیم ہون اور جب طلسم کشا آئے تو اُس سے
مقابلہ کرون اول تو اس امر کا یقین ہے کہ اجلاس وغیرہ ہی اسیر کر کے لے آئینگے ملکہ
عورت ذات تھی اس سبب سے غالب خدائی یہ مرد ہین ضرور غالب آئینگے دوسرے
اس امر سے بھی آگاہ ہین کہ طلسم کشا مالک باطل سحر ہے اسکا بھی بندوبست کر لینگے اور
ملکہ اس حال سے آگاہ نہ تھی راوی بیان کرتا ہے کہ ایسی ایسی فکر کرتے کرتے بے ستون
سو رہا اسکو خواب مرگ مین مبتلا رکھا جاتا ہے اور اُن نامہ برون کا حال تحریر ہوتا ہے کہ جو
کہ پاس ملکہ برجیس و لعلان کے بے ستون کیطرف سے نامے لے کر گئے ہین
دوسرے اس امر کا ناظرین کو خیال رہے اور راوی کا بیان بھی ہے کہ بے ستون جادو
ملکہ برجیس آفتاب منظر پر مدت سے عاشق و فریفتہ تھا مگر بہ سبب شنکال
کے خوف کے اپنے عشق کو ظاہر نہ کرتا تھا آتش فراق مین جلا کرتا تھا ہان جب کبھی شنکال
کے پاس گیا اور ملکہ بھی آئی وہان اسنے دیکھ لیا اسنے کئی مرتبہ قصد کیا کہ مین ملکہ سے
خود اس امر کو ظاہر کرون اور انکا عندیہ لون مگر یہ خوف ہوا کہ ملکہ کو ناگوار گذرے و
شنکال سے کہدے تو بڑی خرابی ہو یہ حکومت بھی ہاتھ سے جائے اور یہ اعتبار بھی
کم ہو جائے نہ معلوم شنکال کس طور سے پیش آئے لہذا آتش فراق سے جلا کرتا تھا
اسی سبب سے ملکہ برجیس کو اپنی کمک کے لیے طلب کیا ہے کہ اول تو ملکہ کو دیکھ
بھی لونگا دوسرے اگر موقع بن پڑا تو اپنا حال دل بھی ظاہر کرونگا اور اُسکو راضی
پایا تو وصل سے بھی کامیاب ہونگا جب ملکہ راضی ہو گی تو شنکال پھر کچھ نہ
کہے گا تیرا مطلب ہو جائے گا اسی سبب سے اسنے وہ القاب لکھا جو کہ محبوب
کو لکھتے ہین راوی بیان کرتا ہے کہ جب نامہ بر دونون راہ طے کر کے ایک ملکہ برجیس
کے پاس اور ایک لعلان کی خدمت مین پہونچا ملکہ لعلان اپنے باغ مین بیٹھی
ہوئی سیر گل و بوٹہ کر رہی تھی دل مین خیال خواجہ عمرو تھا کہ نامہ بر آ کر پہونچا در باغ

محلدار نے کہا کہ جا کر ملکہ سے عرض کرو کہ بے ستون کے پاس سے ایک ساحر عرضی لے کر
آپ کی خدمت مین آیا ہی بار پاہتا ہی کیا حکم ہوتا ہی محلدار نے جا کر ملکہ سے عرض کیا
ملکہ نے دل آرا سے کہا کہ مین جا کر مسہری پر لیٹتی ہون اپنے کو بیمار بناتی ہون کیونکہ مجکو
یقین ہی کہ بے ستون نے برائے کمک مجکو طلب کیا ہوگا اور مجکو شراکت ان لوگونکی
منظور ہی نہ اُن لوگون کی مین ہر طرح سے دست بردار ہون جبکہ ماموں کی شراکت سے
انکار ہی تو اور لوگ کیا حقیقت رکھتے ہین تو نامہ بر کو بلا کر عرضی لے کر پڑھنا اور اُسکے
مضمون سے آگاہ ہو کر نامہ بر سے کہدینا کہ جب سے ملکہ طلسم کشا سے مقابلہ کر کے
آئین ہین بہت علیل ہو گئی ہین تپ محرقہ مین مبتلا ہین جسم مین طاقت اُٹھنے بیٹھنے
کی نہین ہی وہ کیونکر آسکتی ہین اگر بلایا نہ ہوا اور کوئی مضمون ہو تو جو مناسب ہو وہ جواب
تحریر کر دینا بلکہ نامہ بر کو میرے پاس لے آنا مین لیٹے لیٹے نامہ سُن لونگی اور جیسا موقع
ہوگا وہ جواب تحریر کرادونگی یہ کہکر ملکہ مسہری پر جا کر دوشالہ اوڑھکر لیٹ رہی دو
خواصین مرچھل ہلانے لگین دو پاؤن دبانے لگین برابر مسہری کے میز پر سامان دوا
وغیرہ رکھدیا گیا نلخہ بنا کر رکھدیے گئے ہر قسم کا سامان جو کہ مریض کی راحت کا ہوتا
ہی فوراً مہیا کر دیا گیا ادھر وزیرزادی نے محلدار سے کہا کہ اُس نامہ بر کو لے آؤ محلدار گئی
اور نامہ بر کو اپنے ہمراہ لائی نامہ بر نے دیکھا کہ ملکہ کی وزیرزادی دل آرا کرسی پر بیٹھی ہوئی
ہی بارہ دری مین اور سب خواصین ملکہ کی اُسکے گرد و پیش جمع ہین کچھ باتین ہو رہی ہین
مگر سب اُداس و پریشان حواس ہین اسنے آکر وزیرزادی کو سلام کیا ادھر اُدھر نگاہ اُٹھا کر
دیکھا ملکہ کو نہ پایا وزیرزادی نے اشارہ کیا وہ سلام کر کے کرسی پر بیٹھ گیا وزیرزادی
اسکو اشارہ کر کے فوراً اُٹھی اور لپکی ہوئی کمرے مین گئی اور وہان سے چند منٹ کے بعد
باہر آئی مگر بدحواس کرسی پر آکر بیٹھی اُن خواصون سے کہا کہ مین ملکہ کے پاس گئی تھی
کہ جا کر نامہ بر کی خبر کرون جا کر جو دیکھا تو ملکہ بیہوش پڑی ہوئی ہین بھنبھوڑون بخار چڑھا
ہوا ہی لو نکل رہی ہی ہاتھ جو جسم پر رکھا ناگوار گذرا یہ معلوم ہوا کہ آگ مین ہاتھ
ڈالدیا ایسی تپ ہی کہ اگر کوئی منٹ دو منٹ ہاتھ رکھے تو چھالا پڑ جائے مین نے

لاکھ لاکھ ہوشیار کیا مگر ہوشیار نہ ہوئین آج تو سب دن سے زیادہ غفلت ہی اور اور دن تو گھڑی دو گھڑی ہوشیار بھی ہوتین تھین آج جب سے حکیم صاحب دیکھ کر گئے ہین اور نسخہ بدل گئے ہین وہ دیا گیا ہی جب سے جوبڑی ہین تو نہ کچھ کھایا ہی نہ پیا ہی تم سب دیکھتی ہو کہ غذا بالکل ترک ہوگئی ہی ماشہ دو ماشہ جو کھاتین تھین وہ بھی آج نہین کھایا ایسی حالت مین زندگی کی کیا امید ہی کچھ خداوند عجائب ہی رحم کرینگے تو ملکہ کی جان بچے گی معلوم ہوتا ہی کہ ہم سب کی تنہائی کا زمانہ آگیا ہی خداوند ملکہ کو ہم سب کے سر پر سلامت باکرامت رکھین کیونکہ ہمارا تو سوائے ملکہ کے کوئی دوسرا سہارا ابھی نہین ہی اسطور سے کون ہمارے تمھارے ناز اُٹھائے گا اُنھون نے تو ناز اُٹھا اُٹھا کر ہم کو گستاخ حد درجہ کا کر دیا ہی بھلا دوسرا کب اسکو گوارا کرے گا وہ تو ادب و قاعدہ سے کام لے گا یہ کون کرے گا کہ ہم سویا کرتی ہین ملکہ اگر بیدار بھی ہوئین تو ہم کو نہ جگایا خود اپنے ہاتھ سے کام کر لیا اپنے برابر بٹھا کر کھلایا اگر ہم خفا بھی ہوگئین خود بخود تو خود ہم کو منایا اور منت کر کے ہم کو راضی کیا ہم کو تو اس قسم کی عادت ہی دوسرا ایسا کیون کرنے لگا جوتی پر مارے گا ابھی کل کا ذکر ہی کہ مین نے ملکہ سے عرض کیا کہ میرا سیر کو جی چاہتا ہی ملکہ نے فرمایا کہ اے دل آرا تم میری حالت دیکھ رہی ہو تمھارے سبب سے مجکو راحت ہی اگر تم سیر کو جاؤ گی تو مجکو اس علالت مین تکلیف ہوگی مین تم کو اس حالت مین کیونکر سیر کی اجازت دون اگر تم رفع حاجت کو جاتی ہو تو مجکو تکلیف ہوتی ہی نہ کہ سیر کو جاؤ گی مین ناراض ہوگئی گو مین نے کچھ کہا نہین مگر ناگوار گذرا منھ بنا لیا ملکہ نے جو یہ حالت دیکھی میری بس رونے لگین اور فرمایا کہ تم خفا ہوگئین اچھا جاؤ مگر جلدی آنا مین نے انکار کیا نہ مانا آخر منت کر کے روانہ کیا مین جا کر فوراً واپس آئی بس اب ایسی ملکہ ہم کو کہان ملے گی دیکھین ہمارا مقدر ہم کو کیا دکھاتا ہی سب نے جواب دیا کہ خداوند عجائب شفا دینگے اے روز بزادی پریشان نہ ہو تم کو یاد نہین ہی کہ حکیم صاحب کہہ گئے تھے کہ آج بحران کا یوم ہی اور تیسرا بحران ہی بس اس سبب سے آج غفلت زیادہ ہی پریشان نہ ہو جیسے ضرور شفا ہوگی حکیم نے یہ بھی تو کہا تھا کہ آج کا بحران سخت ہی اگر یہ آسانی سے گذر گیا تو پھر کوئی مقام

خوف و اندیشہ نہین ہی بلکہ یہ بھی کہا تھا کہ اگر ملکہ کو غفلت زیادہ ہو تو کوئی اندیشہ نہ کرنا نہ ہوشیار کرنے کی فکر کرنا اُسکے دفع ہونے کی دوا بھی دے گئے تھے اور کہہ گئے تھے کہ دن تین چار یا پانچ مرتبہ دینا جسمین تین مرتبہ تو دے چکے ہین دو دفعہ کی باقی ہی وہ بھی دینگے یقین ہی کہ شام تک ہوشیار ہو جائینگی اب ایسی غفلت نہ ہوگی وزیرزادی نے کہا کہ خداوند ایسا کرین میری تو یہ دعا ہی کہ جو مرض کہ ملکہ کو ہی وہ مجکو ہو جائے ملکہ کو صحت ہو جائے وہ سلامت رہین نہ معلوم کون سی گھڑی و ساعت تھی کہ طلسم کشا کے مقابلہ کو یہانسے گئین تھین نہ معلوم طلسم کشا نے کیا کر دیا کہ وہان سے آکر پھر باہر نکلنا نہ نصیب ہوا اُس دن سے جو بخار آیا ہی تو گھڑی بھر نہین اُترا نہ گانا پسند آتا ہی نہ ناچ یا یہ حالت تھی کہ کوئی گھڑی ناچ و گانے سے فرصت نہ ملتی تھی دل گھبرا جاتا تھا یا یہی ہین کہ آج پندرہ دن سے کسی بات کی خبر تک نہین ہی دل بھی ٹھکانے نہین ہی اُنھون نے جواب دیا کہ جب کہ اپنا مالک و مختار بیمار ہو تو پھر کیا کوئی چیز پسند آئے ہم سب تو دن رات دعا کرتی ہین دل آرا نے کہا کہ سوائے دعا کے کیا چارا ہی یہ کہکر نامہ بر کیطرف مخاطب ہوئی اور کہا کہ تمھارا ادھر آنا کیونکر ہوا اُسنے کہا کہ مین بے ستون جادو کی عرضی لے کر آیا ہون اُنھون نے ملکہ عالم کو برائے کمک طلب کیا ہی عرض کیا ہی کہ آپ تشریف لائیے تو مین آپ کو بادشاہ کر کے لشکر کا طلسم کشا کے مقابلہ کو نکلون کیونکہ آپ کی موجودگی مین میری یہ طاقت نہین ہی کہ خود بادشاہ بنکر اور لشکر لے کر جاؤن اور مقابلہ کرون بدون آپ کی موجودگی کے مین لشکر لے کر نہ جاؤنگا بہت جلد تشریف لائیے یہی مضمون نامے کا بھی ہی دل آرا نے یہ سُنکے جواب دیا کہ آگ لگے طلسم کشا کے مقابلہ مین ہماری ملکہ گئین تھین وہان سے جو واپس آئین نہ معلوم اُنھون نے ملکہ پر کیا کر دیا کہ وہان سے جو آکر بخار مین مبتلا ہوئین ہین اسوقت تک نہین صحت ہوئی اور یہ معلوم ہوتا ہی کہ جیسے برسون کی بیمار ہو لاؤ نامہ مین دیکھون اور تم نے حال ملکہ کا سُنا کہ وہ بیہوش پڑی ہوئی ہین مین تمھارے آنے کی خبر کرنے گئی تھی لاکھ لاکھ ہوشیار کیا ہوش نہ آیا مین نے تمھارے سامنے سب حال ملکہ کا بیان کیا ایسی حالت مین وہ کیونکر جا سکتی ہین یہی سب حال کہدینا اور یہ

لکھے بھی دیتی ہون پھر جاتی ہون اور ہوشیار کرتی ہون اگر ہوش آگیا تو نامہ سُنا دونگی بلکہ تم کو
خود لے جاکر دکھا دونگی تم خود بھی دیکھ لو اور یہی حال کہدینا یہ کہکر نامہ اُسکے ہاتھ سے لیا
اُسکو پڑھا وہی مضمون تھا جو کہ زبانی نامہ بر نے بیان کیا تھا جب نامہ پڑھ چکی تو اُٹھی
کمرے مین گئی بعد تھوڑی دیر کے باہر آئی کہا کہ چلو مین نے بدقت ملکہ کو ہوشیار کیا ہی
بار بار ہوش آگیا بخار مین کمی ہی وہ نامہ بر جو اندر آیا دیکھا کہ ملکہ مسہری پر لیٹی ہوئی
ہین خواصین ادھر اُدھر بیٹھی ہوئی ہین سب سامان دوا میز پر رکھا ہوا ہی اسنے سلام کیا
ملکہ نے باواز خفیف جواب سلام دیا اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ وہ سلام کرکے کرسی پر بیٹھ
گیا اب دل آرا نے نامہ پڑھا اور جو پیام بے ستون نے بھیجا تھا وہ بیان کیا ملکہ نے
اشارہ کیا کہ میرے پاس آؤ وزیرزادی قریب گئی ملکہ نے کان مین کچھ کہا اُسنے نامہ بر
سے کہا کہ ملکہ فرماتی ہین کہ میری تو یہ حالت ہی تم نے خود ہی دیکھ لی ہی بس مین کیونکر
موافق اُنکی طلب کے جاسکتی ہون لہذا مجبور ہون اُنکو اختیار ہی وہ خود کوہ بے ستون
کے حاکم ہین کیا قباحت ہی کہ وہ خود افسر فوج بنکر اور لشکر لے کر جاکر مقابلہ کرین مین
اجازت دیتی ہون میری موجودگی کی کچھ ضرورت نہین ہی اگر مین اچھی ہوتی تو ضرور آتی
ایسی حالت مین ناچار ہون اُٹھ تک تو سکتی نہین ہون جب رفع حاجت کی ضرورت
ہوتی ہی چار آدمی اُٹھاتے ہین تو اُٹھتی ہون اُسپر یہ حالت ہوتی ہی کہ چلکر پر چلکر آتے
ہین فوراً لیٹ جاتی ہون پھر ون حواس نہین درست ہوتے ہین ہوش نہین آتا ہی
ایسی حالت مین کیونکر آسکتی ہون مجکو معاف کرو ہان اگر صحت ہوگئی اور طاقت آگئی
تو ضرور آؤنگی اُسنے کہا کہ بہت خوب مین اسیطور سے عرض کردونگا وزیرزادی نے
اُٹھکر اُسکو خلعت دیا اور یہی سب حال کاغذ پر تحریر کرکے اُسکو دیا وہ خلعت لیکر
اور انعام لے کر ملکہ کو دعائین دیتا ہوا باہر آیا اور باغ سے نکل کر طرف کوہ بے ستون
کے روانہ ہوا اُدھر وہ نامہ بر ملکہ مہرجبین آفتاب منظر کے باغ مین پہونچا ملکہ
مہرجبین اپنے باغ مین بیٹھی ہوئی اپنی وزیرزادی ماہ آرا سے باتین کر رہی تھی سامنے
سب خواصین حاضر تھین کہ محلدار نے آکر عرض کیا کہ ایک ساحر عرضی بے ستون جادو

کی لے کر آیا ہی بار چاہتا ہی کیا حکم ہوتا ہی اسوقت کچھ شغل کال کا اور طلسم کا ذکر ہو رہا تھا کیونکہ ملکہ نے پرچہ اخبار مین سب حالات دیکھے تھے کہہ رہی تھی کہ اب طلسم کا بچنا محال ہی ہماری عمر بھی تمام ہوئی ہم کو بدون اسکے چارا نہین ہوگا کہ ماموں کی شراکت نہ کرین اگر شراکت نکرینگے تو دنیا ہم کو کیا کہے گی جب طلسم کشا سے مقابلہ کی نوبت آئے گی ضرور ماموں جان طلب کرینگے یا جب کسی مرحلہ پر طلسم کشا پہونچے گا تو ماموں جان طلب کر کے اُس مرحلہ کی جانب برائے مقابلہ طلسم کشا روانہ کرینگے جانا پڑے گا کچھ عذر نہ کر سکین گے کیونکہ اُنکے سبب سے یہ سب راحت و آرام ہی اور یہ عیش و عشرت ہی اور جب اُنپر وقت پڑے پہلو تہی کرین ہم کو تو زیبا ہی کہ ہم اپنی جان لڑا دین اور جہان تک ممکن ہو اس امر کی کوشش کرین کہ اُنپر کسی قسم کا رنج نہ آئے سب نے یہ جواب دیا کہ بجا ارشاد ہوتا ہی اے ملکہ اگر آپ طلسم کشا کے مقابلہ کو تشریف لے جاوینگی تو پھر طلسم کشا کو اسیر ہی کر کے لاوینگی وہ آپ کے مقابلہ کی کیا تاب لائے گا ملکہ نے کہا کہ کیا معلوم یہی باتین ہو رہی تھین کہ محلدار نے وہ پیام آکر دیا ملکہ نے کہا کہ اُسکو بلا لاؤ مین دیکھوں بے ستون نے کیا تحریر کیا ہی محلدار اُدھر گئی ادھر ملکہ نے وزیرزادی سے کہا کہ مین تو یہ خیال کرتی ہوں کہ بے ستون نے مجکو برائے کمک طلب کیا ہی کیونکہ طلسم کشا کوہ زنگار زنگ تک آگیا ہی اگر اُسنے طلب کیا ہی تو مین ضرور جاؤنگی اگر طلسم کشا اسی مقام پر اسیر ہوگیا تو بہت اچھی بات ہی پہلا مرحلہ بھی ہی اگر یہ اُسنے فتح کر لیا اور بادشاہ سابق رہا ہوگیا تو پھر بہت مشکل ہوگی اس مرحلہ پر طلسم کشا کا اسیر ہو جانا یا قتل ہونا کوئی مشکل امر نہین ہی کیونکہ نہ تو اُسکا کوئی مددگار ہی نہ اُسکے پاس لوح ہی جو اُسکو آگاہ کریگی یا اُسکا مددگار اُسکی مدد کرے گا یہ بھی تو کام اپنا ہی اگر بے ستون نے طلب کیا ہی تو کوئی امر اُسنے خلاف نہین کیا بلکہ اُسنے عین دانائی و عقلمندی کی ہی وزیرزادی نے عرض کیا کہ واقعی بے ستون کی کمک کرنا اور طلسم کشا کو قتل کرنا یا اسیر کرنا تمام ساکنان طلسم کی جان بچانا اور سب پر احسان کرنا زیبا ہی ماموں جان آپ کے بہت خوش ہونگے کہ ہماری بھانجی کو ہمارا خیال ہی ملکہ نے جواب دیا کہ اُنکی خوشی و ناراضی کا خیال نہین ہی بلکہ اپنی راحت و آرام کا خیال ہی

کہ اگر طلسم فتح ہوگیا تو نہ معلوم کہان مارے مارے پھرین اور کدھر تباہ ہو کر جائین یا مارے
جائین اسکا زیادہ تر خیال ہی ملکہ یہ کہہ رہی تھی کہ محلدار نامہ بر کو لیے کر پاس ملکہ کے
آئی اُسنے ملکہ کو سلام کیا ملکہ نے اشارہ کیا وہ کرسی پر سلام کرکے بیٹھ گیا ملکہ نے
بے ستون کی خبر پوچھی اُسنے عرض کیا کہ ابھی تک تو سب خیریت ہی یہ کہکر اُسنے
سب حال صاحبقران کے آنے کا اور حکیم کی عرضی کا اور طائران سحر کے خبر دینے کا
بے ستون کے نامہ تحریر کرنے کا بیان کیا اور کہا کہ آپ کی خدمت مین عرض کیا ہی کہ تشریف
لاکر مجکو سرفراز فرمایئے اور میری کمک فرمایئے بدون آپ کی موجودگی کے مین طلسم
کشا سے مقابلہ نہ کرونگا یہ کمک فرمانا گویا تمام ساکنان طلسم پر احسان کرنا ہی آیندہ
آپ کو اختیار ہی مین نے واجب جان کر عرض کردیا اور ایک عرضی بھی تحریر کی ہی اُسکو
بھی ملاحظہ فرمایئے ملکہ نے فرمایا کہ وہ عرضی کہان ہی لاؤ اُسنے عرضی کمر سے نکال کر
پیش کی ملکہ نے لفافہ چاک کرکے پڑھی اُسمین سب حال جوکہ تحریر کرچکا ہون صاحبقران
کا تحریر تھا اور بہت کچھ عجز و انکسار سے طلب بھی کیا تھا ملکہ نے عرضی پڑھکر
قلم دوات طلب کرکے تحریر کردیا کہ تم اطمینان رکھو مین کل یہان سے روانہ ہونگی
پرسون تم تک پہونچ جاؤنگی تم لشکر کو تیار رکھنا جب مین پہونچون فوراً مع لشکر
کے روانہ ہونا دیر نہ کرنا عرصہ کرنے مین خرابی ہی اُس حکیم کی تو شامت آئی ہی وہ نہ
معلوم بھولا کس بات پر ہی بڑا دھوکا دیا کہ ہم پر اس امر کو ظاہر نہ کیا کہ ہم خداپرست ہین
اور اہل اسلام کی دوست ہین آپ کی دشمن ہین خیر جاتا کہان ہی ایسی ہی سزا دونگی
کہ تمام عمر یاد کرے گا یہ تحریر کرکے اور بہت کچھ تحریر کیا نامہ بر کو خلعت و انعام دیا
اور رخصت کیا یہ بھی تحریر کیا کہ تم نے اچھا کیا جو ملکہ لعلان حور پیکر کو بھی طلب
کیا ہین اور وہ دونون ملکر دیکھنا کہ کیسا طلسم کشا کو پریشان کرتی ہین حکیم نے اگر
اُسکی شراکت کی ہی تو وہ کیا بنالے گا مفت مین مارا جائے گا اُسکی قضا آگئی ہی
جو ہم سے اُسنے دشمنی پر کمر کسی ہی دریا مین رہنا اور مگر مچھ سے بیر میری تو یہ راے ہی
کہ اس امر کا انتظار کیا جائے کہ طلسم کشا اس طرف کو آئے بلکہ ہم خود کیون نہ اُس پر ۱۰

لشکر کشی کرین وہ نامہ بر نامہ لے کر اور پیام پا کر وہان سے رخصت ہو کر چلا ادھر ملکہ نے
حکم دیا کہ سامان سفر درست کرو اُسقدر دن اور رات بھر مین سب سامان درست ہوا
صبح کو ملکہ مع اپنی خواصون و مصاحبون و وزیرزادی کے مع کل سامان سفر اور اسباب
سحر سے آراستہ ہو کر اور سب خواصین بھی اسباب سحر سے آراستہ ہوئین ملکہ تخت پر
سوار ہوئی اور سب ہنس و باز و طاؤس و اژدر وغیرہ پر سوار ہوئین ملکہ نے سحر کیا کہ
ایک ابر گلنار رنگ آکر سر پر ملکہ کے قائم ہوا اُسمین ایک آفتاب پیدا ہوا اُس سے
بارش یاقوت ہونے لگی ملکہ اس سامان سے درست ہو کر طرف کوہ بے ستون
کے روانہ ہوئی اسکو تو راہ مین رکھا جاتا ہے اُدھر بے ستون جادو نے دربار آراستہ
کیا اہل دربار سے کہا کہ ابھی تک نامہ بر واپس نہین آئے تا کہ معلوم ہوتا کہ کیا
جواب دیا ویسا بندوبست کرتا سرداروں نے عرض کیا کہ وہ دونون شاہزادیان ضرور
تشریف لائینگی آپ کا لشکر بھی تیار ہے بس اُنکو بادشاہ کر کے زیر کوہ چلکر فروکش
ہو جیے گا بے ستون نے کہا کہ یہی قصد ہے مگر جب سے اجلاس و چیلتاش و
زلازل گئے ہین اُنکی کچھ خبر نہ معلوم ہوئی سرداروں نے عرض کیا کہ ابھی نہ پہونچے
ہونگے اپنا بندوبست کر رہے ہونگے اگر مقابلہ ہوتا تو ضرور طائران سحر آکر خبر دیتے
یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ نامہ بر جو کہ ملکہ لعلان حور پیکر کے پاس نامہ لے کر گیا تھا
آکر پہونچا سلام کیا اور سب حال ملکہ کی علالت کا بیان کیا اور کہا کہ مین خود دیکھ آیا
ہون کہ ملکہ کو از حد بخار و تپ ہے اور اسقدر ضعف ہے کہ بات تک نہین کی جاتی ہے
اُٹھنا بیٹھنا تو امر دیگر ہے ایسی حالت مین وہ کیونکر آسکتی ہین یہ کہکر جواب نامہ دیا
بے ستون نے پڑھکر بہت افسوس کیا اور کہا کہ خداوند عجائب ملکہ کو شفائے کامل
عطا کرین واقعی امر مجبوری و ناچاری ہے اگر ملکہ علیل نہ ہوتین تو ضرور تشریف لاتین
خیر مجبوری کو کیا کیا جائے مین نے اپنا کام کیا کوئی مجھپر اعتراض نہین کر سکتا ہے نامہ
ملکہ کا موجود ہے بے ستون یہ کہہ رہا تھا کہ دوسرا نامہ بر جو کہ برجیس کی طرف
گیا تھا آکر پہونچا ملکہ کے خلق و مروت کی بہت تعریف کی اور کہا کہ یہ خلعت

ملکہ نے مجکو دیا اور فرمایا کہ مین آتی ہون تم لشکر کو تیار رکھو اور فرمایا ہی کہ جب مین آکر پہونچون
فوراً لشکر لے کر طلسم کشا پر لشکر کشی کرنا اس امر کا انتظار نہ ہو کہ لشکر تیار ہو لے تو روانہ ہون
نہ مین اسکا انتظار کرونگی کہ طلسم کشا خود لشکر کشی کر کے آئے بلکہ جہان وہ مقیم ہی اُسی مقام
پر چلکر اُس سے مقابلہ کرونگی اور حکیم کو وہ سزاے سخت دونگی کہ وہ تمام عمر یاد کریگا
یہ کہکر نامہ بر نے جواب نامہ ہاتھ مین لے ستون کے دیا بے ستون نے نامہ لیکر
پڑھا اور مضمون نامہ سے آگاہ و باخبر ہوکر بہت خوش ہوکر سرداروں سے کہا کہ ملکہ
نے بہت کچھ تحریر فرمایا ہی یقین ہی کہ پرسون تک تشریف لائین بس جب ملکہ آجائینگی
جو اُنکی راے ہوگی اُس پر مین عمل کرونگا اُنکی راے کے خلاف نہ کرونگا اگر یہ راے ہوگی
کہ طلسم کشا پر لشکر کشی کرین اُسکا انتظار نہ کرین تو ایسا ہی کرونگا اگر یہ راے ہوگی کہ
زیر کوہ فروکش ہو تو ایسا ہوگا اب سب امر ملکہ کی راے پر ہین یہ کہکر دربار برخاست
کیا اسکو ملکہ کے آنے کے انتظار مین چھوڑا جاتا ہی اور سب لشکر کو تیار رکھا جاتا
ہی اور ملکہ برجیس آفتاب منظر کو راہ مین رکھا جاتا ہی اب حال اُن ساحرون کا
تحریر ہوتا ہی کہ جو کہ بموجب حکم بے ستون براے گرفتاری طلسم کشا و حکیم استقلینوس
کے روانہ ہوئے تھے

اب چند کلمہ حالات مقابلہ اجلاس جادو و زلازل جادو و خیلتاش جادو وصاحبقران کے ناظرین ملاحظہ فرمائین

راویان اخبار و حاکیان فیض آثار اس داستان سحر عنوان کو یون تحریر و تسطیر کرتے ہین
کہ اجلاس جادو وغیرہ جو بے ستون سے رخصت ہوکر طرف قصر بہشت مثل کے
چلے تھے بے ستون نے انسے کہدیا تھا کہ طلسم کشا مالک باطل سحر ہی اس سبب
سے اُسپر سحر اثر نہین کرتا ہی اسکا خیال رکھنا بس ان تینون نے باہم صلاح کی کہ پہلے
طلسم کشا کے اسم اعظم کو اُسکے لوح قلب سے محو کردین اور فراموش کردین اور اُسکی
زبان بند کردین اُسکے بعد جاکر اُس سے مقابلہ کرین جب اُسکو اسم اعظم فراموش ہوگا

تو وہ ہمارا کیا بنا سکیگا جو سحر ہا ہم اُسپر کرینگے وہ اثر کرے گا ہم اسیر کر لین گے مع حکیم کے اور نے جا کر بے ستون کے روبرو پیش کرینگے انعام پائینگے سب ساحرون مین نیک نام ہونگے بڑی عزت ہوگی بادشاہ طلسم بھی خوش ہوکر یقین ہی کہ کوئی ملک و قصبہ ہم کو مرحمت کرے یہ باہم صلاح کر کے راے کی کہ کس مقام پر بیٹھ کر یہ تدبیر کرین یہ جب سب نے کہا تو اب فکر ہونے لگی کس مقام پر یہ تدارک کیا جائے راے ہوئی کہ قریب بہشت مثل گے پہونچکر کوئی مقام پوشیدہ تجویز کر کے اسکا تدارک کرینگے خلاصہ یہ کہ وہ تینون ساحر ایک تخت پر سوار ہوکر سب اسباب سحر جسکی جسکی ضرورت تھی تخت پر رکھ کر وہان سے روانہ ہوئے تھے قریب قصر بہشت مثل آکر مقام تجویز کرنے لگے دیکھا کہ اُس صحرا مین ایک کوہ ہی بہت بلند سامنے قصر بہشت مثل کے مگر پشت پر ہی قصر کے اُس کوہ کو تجویز کیا اور تخت کو اُس کوہ پر اُتارا سحر سے کوہ کو صاف و پاک کیا جب کوہ کو خس و خاشاک سے پاک کر چکے ایک مقام پر لیپ پوت کر چوکا دیا ایک طرف کھانے پینے کا سامان کیا ایک خیمہ سحر سے برپا کیا براے آرام پہلے سحر کر کے کوہ کی راہ کو بند کیا پھر سحر کیا کہ خیمہ وغیرہ پوشیدہ ہوگیا اس خیال سے کہ کوئی ہمارے حال سے آگاہ نہ ہو اُسکے بعد وہ تینون حرامزادے نہائے خون خوک پانی مین ملا کر چوکے مین آکر بیٹھے بخورات جلانے لگے گوگل وغیرہ روشن کی اگیاری دی چوکے مین خون خوک دیا شراب جلائی لونگین روشن کین اب بخورات جلا کر بیٹھ کر یہ حرامزادے کچھ اسم سحر پڑھنے لگے پکارنے لگے کہ ای کالی کلکتہ والی ای لونا چماری یہ وقت مدد ہی یا سامری یا جمشید کی صدا بلند کی اپنے بیرون کو بلانے لگے دو پہر رات تک بیٹھے ہوئے پڑھا کیے اُسکے بعد خیمے مین آکر کچھ کھایا کچھ پیا پھر آکر ہوم خانہ مین بیٹھے سحر کرنے لگے اسی طور سے تین دن انکو گذرے ترنج نارنج بیضہ فولادی گولہ اسنے خوب خوب کمال کے ہر ایک نے سحر درست کیے ایسے سحر جو کہ سامری و جمشید سے دفعتاً نہ رد ہو سکین جب یہ سحر تیار کر چکے اُسکے بعد اب یہ تدبیر کی کہ اسم اعظم طلسم کشا کو اسکے لوح قلب سے محو کرین زبان بند کر دین تا کہ اسم اعظم فراموش ہو جائے بس اسکی تدبیر کرنے لگے خوب

اسم ہائے سحر پڑھکر چند اشیا تیار کین اُنمین سے ایک نے جھولی سے ماش کا آٹا نکالا اُس
بدمعاش نے ہزار کوشش سے ایک جانور برابر لال کے اُس آرد ماش و خون خوک و شراب سے
گوندھکر بنایا اور اگیاری مین رکھا دوسرے نے کچھ اسم سحر پڑھکر دانے ماش کے اُس
جانور پر جو کہ آرد ماش کا تیار کیا تھا مارے تیسرے نے فوراً اپنی ران مین نشتر دیا اور
خون لیکر اُس طائر پر مارا بس خون کا پڑنا تھا کہ ایک مرتبہ وہ طائر بصورت طائر جاندار
کھڑا ہو گیا اور اُسنے اپنے پرون کو حرکت دی اور قصد پرواز کیا یا تو وہ برابر لال کے
تھا یا خود بخود چند منٹ مین برابر مرغ کے ہو گیا جب اُسنے مرغ کے برابر قد پیدا کیا
اُسوقت اجلاس نے جھولی سے سیندور نکالا اور اُس طائر کے جسم پر ٹیکے سیندور
کے دیے خیلتاش نے اتنے عرصہ مین حلوا تیار کیا سامنے اُس طائر کے رکھا اُسنے
کھایا ازلال نے بچہ خوک کو جھٹکا کرکے اُسکا جگر نکالا اُس طائر کو دیا اُسنے وہ جگر
کھایا اور خون پیا جب وہ حلوا اور جگر کھا چکا ان تینون حرامزادون نے کچھ اسم سحر پڑھکر
زمین پر دوہتڑ مارا دوہتڑ کا مارنا تھا کہ زمین شق ہوئی اور ایک پتلی ایک قفس لے کر
پیدا ہوئی وہ قفس اسکے سامنے رکھدیا اور وہ غائب ہو گئی بعد اسکے ان تینون نے
ایک کاغذ کا پتلہ مقراض سے کاٹا اُسپر اسم سحر پڑھکر دم کیا وہ بصورت انسان گویا ہوا
اُسکے ہاتھ مین ایک کارد دی اور اشارہ کیا اُسنے لپک کر اُس طائر کو کارد سے ذبح
کیا اور اُسکا خون ایک ظرف مین لاکر انکے سامنے رکھا اور وہ پتلا اُس طائر کو کھا گیا
جب کھا چکا اُسوقت ہاتھ باندھکر سامنے انکے کھڑا ہوا انھون نے چوک سے تھوڑی
مٹی لی اور مٹی لے کر اُس مٹی کو اُس خون سے گوندھا اور ایک باز بنایا اُس باز پر اسم
سحر دم کیا کہ وہ مثل باز اصلی کے ہو گیا اور اُسنے خوب قد پیدا کیا جب وہ قد پیدا
کر چکا اُسوقت انھون نے اُس پتلہ کو اشارہ کیا وہ اُس باز کی پشت پر سوار
ہو کر مستعد ہوا کہ انھون نے باز کو اشارہ کیا وہ باز پرواز کر کے طرف قصر بہشت
کے چلا راوی بیان کرتا ہے کہ صاحبقران و حکیم دونون بزرگوار براحت و آرام بستر
مخمل پر استراحت فرما تھے چونکہ وقت شب تھا یہ سحر انھون نے دو پہر رات سے

شروع کیا تھا قریب صبح ختم کیا اور بازو پتلہ کو اس غرض سے روانہ کیا کہ یہ اپنا عکس طلسم کشا و حکیم پر ڈالین تاکہ طلسم کشا کے دل سے اسم اعظم محو ہو جائے اور طلسم کشا کی زبان بند ہو جائے تاکہ ہمارا سحر اثر کرے اور ہم طلسم کشا کو اسیر کر لین اور حکیم بھی تمام دعائین جو کہ سحر کو دفع کرتے ہین فراموش کر جائے نہ طلسم کشا کو ایک حرف اسم اعظم کا یاد رہے نہ حکیم اسقلینوس کو قلب پر پردے نسیان کے پڑ جائین یہ انھون نے تدبیر کی وہ باز اُس پتلہ کو لے کر اُدھر کو چلا اور قریب قصر آیا قصد کیا کہ قصر مین جا کر جہان طلسم کشا و حکیم سوتے ہین اُسی حالت غفلت مین اپنا عکس ڈالے اور گرد سر گردش کرے کیونکہ بہ سبب سونے کے کسی پر یہ امر ظاہر نہ ہوگا اور اسیوقت اسم اعظم ورد زبان بھی نہ ہوگا پورا کام ہو جائے گا اسی غرض سے انھون نے یہ تدبیر شب کو کی تھی اُدھر حکیم اسقلینوس نے صاحبقران سے عرض کیا تھا جبکہ ملکہ لعلان حور پیکر صاحبقران کے مقابلہ سے عاجز ہو کر چلی گئی تھی کہ یا صاحبقران اب ساحران طلسم میرے اور آپ کے حال سے آگاہ ہو گئے ہین یہ ممکن نہین ہے کہ مین شب کو نہ سوؤن یا آپ نہ آرام فرمائین اور اب ساحر ضرور میری اور آپ کی فکر کرینگے عالم بیداری مین تو غالب آنا بہت دشوار ہے ہان حالت غفلت مین اُنکا کام ہو جائے گا اور وہ اپنی فکر کر کے اپنے حسب دل خواہ کام کو انجام دینگے اور یہ آپ کو بھی بخوبی معلوم ہے کہ سویا اور مرا برابر ہوتا ہے پس ایسی حالت مین اگر کسی نے آکر سحر کیا اور ہم کو اور آپ کو غافل پا کر اسیر کر لیا تو بڑی خرابی ہوئی اس سے بہتر یہ ہوگا شب کے وقت کا بندوبست فرمائیے کیونکہ نہ تو حضور سے بیدار رہا جائے گا نہ مجھ سے فرض کر لیا جائے کہ بیدار ہی رہے تو ایک دن یا دو دن اگر برابر بیدار رہیے گا تو یہ ہوگا کہ خدانخواستہ علیل ہو جائیے گا اگر علالت کے خیال سے دن کو سوئیے تو پھر وہی انجام دن کو ہوگا اس سے اگر مناسب ہو تو کوئی تدبیر ایسی فرمائیے کہ شب کو کسی قسم کا اندیشہ نہ رہے بآرام شب بسر ہوا کرے صاحبقران نے فرمایا کہ تم اطمینان رکھو جب تک خدا کو کوئی امر نہ منظور ہوگا اُسوقت تک کچھ بھی کوئی نہین بنا سکتا ہے خوف کس امر کا ہے ساحر کیا

کر سکتے ہین کوئی ضرورت کسی قسم کے بندوبست کی نہین ہی اُسکے ذات پر تکیہ کر کے بیخوف رہو اور آرام کرو حکیم نے عرض کیا کہ یہ بجا ارشاد ہوا مگر شیطان مارتا نہین ہلکان توکرتا ہی خداوند کریم تو ہر وقت حافظ و نگہبان ہی مگر تقاضاے عقل یہ ہی کہ بشر اپنی تدبیر سے غافل نرہے جب اسطور سے حکیم نے عرض کیا تھا تو اُسدن سے صاحبقران بموجب کہنے حکیم کے یہ تدبیر کرتے تھے کہ پانی پر اسم اعظم دم فرما کر چارو نطرف قصر کے اُس آب دمیدہ اسم اعظم سے حصار فرما دیتے تھے اور براحت و آرام آرام فرماتے تھے بلا خوف و خطر اُس شب کو بھی یہی صاحبقران نے فرمایا تھا اور بیخوف آرام فرمارہے تھے کہ وہ باز پرواز کرکے مع پتلہ کے قصر پر آیا اُدھر کوہ پر وہ ساحر بیٹھے ہوئے سحر کر رہے تھے اور زور دے رہے تھے اور دوربین لگائے ہوئے دیکھ رہے تھے جون جون یہ سحر کرکے ماش کے دانے مارتے تھے وہ وہ اُس باز و پتلہ کو زور ہوتا تھا خلاصہ یہ کہ باز نے باز نے قصد کیا کہ مین جھپٹ کر مع اپنے سوار کے اندر قصر کے جاؤن اور اپنا کام کرون جس کام کے لیے ہمارے مالکون نے ہم کو یہان بھیجا ہی جیسے ہی جھپٹ کر چلا ایک ٹکر لگی کہ سر پریشان ہوگیا قریب تھا کہ وہ پتلا اُسکے اوپر سے گر پڑے اب اسنے پھر سنبھل کر قصد کیا پھر وہی حالت ہوئی اسیطور سے یہ جسطرف گیا اس باز و پتلے نے ایک دیوار آہنی کھنچی ہوئی پائی کہ جسکے سبب سے راستہ قصر کا بند تھا اسنے قصد کیا کہ بلند ہوکر اس دیوار آہنی کو پھاند کر نکل جائین جسقدر یہ بلند ہوتا تھا وہ دیوار بھی اُسیقدر بلند ہوتی جاتی تھی یہ کہکشان فلک ہوگئے وہ دیوار بھی اُسیقدر بلند ہوگئی آخر کو یہ پریشان ہوگیا اور قصر مین جانے کا راستہ نہ ملا کہ اندر جائے صبح تک عاجز رہا وہ سحر کو زور دے رہے ہین جون جون زور دیتے ہین یہ کڑک کڑک کر جاتا ہی مگر راہ نہین پاتا ہی وہ دیکھ رہے ہین کہ باربار تڑپ تڑپ کر جاتا ہی پھر آتا ہی وہان اندرون قصر جب صبح ہوئی صاحبقران بیدار ہوئے اور حکیم دونون صاحبون نے نماز سحر سے فراغت کی وظیفہ پڑھنے لگے جب باز بہت عاجز آیا اور راہ نہ ملی تو واپس چلا یہ تینون حرامزادے دیکھ رہے تھے کہ باز بدون قصر مین گئے واپس آتا ہی انھون نے یہ سحر کیا کہ یہ اُسی طرف جائے وہ اپنے زور

مین چلا آتا ہی اُنکے سحر کو روک کر سامنے آکر بیٹھ گیا مگر یہ عالم ہی کہ جیسے کوئی غصہ مین ہوتا ہی بزبان
انسانی گویا ہوا کہ ہم تمھاری اطاعت کرکے بہت پریشان ہوئے ایسے مقام پر ہم کو نہ
بھیجا کرو کہ جہان ہمارا بس نہ چلے وہان تو دیوار آہنی حائل ہی کوئی اندر قصر کے کیونکر جائے
تم نے بیکار ہم کو پریشان کیا کئی ٹکرین بھی ہم نے کھائین اُس قصر مین جانے کا راستہ
نہین ہی چونکہ اب بخوبی صبح ہوگئی تھی یہ جو اُس باز نے کہا یہ حیران ہوئے اُسیوقت
ایک کتاب جھولی سے نکالی اُسکو اسم سحر پڑھ کر وا کیا اُسمین یہ نیت کرکے دیکھا
کہ کیا سبب ہی جو ہمارا سحر اندر قصر کے نہ جا سکا اُسمین تحریر پایا کہ اے اجلاس جادو و
خیلتاش جادو وزلازل جادو آگاہ ہو کہ طلسم کشا مالک اسم اعظم ہی اُسنے آرام سے
سونے کے لیے یہ تدبیر کر رکھی ہی کہ ادھر شام ہوئی اور اسم اعظم کو پانی پر دم کرکے
گرد قصر کے اُس پانی سے حصار کر دیا گو ایک ہی مرتبہ کا حصار کافی تھا مگر وہ ہر روز
ایسا ہی کرتا ہی اس سبب سے یہ باز سحر نہ جا سکا وہ حصار دیوار آہنی بنکر سد راہ ہوا
دوسرے اس قصر کی خاصیت ہی کہ کسی ساحر کا سحر بدون اجازت صاحب قصر کے
اندر اثر نہین کر سکتا ہی اگر وہ ساحر بیرون قصر سے سحر کرے ہان اگر اندر قصر کے ساحر جاکر
سحر کرے تو سحر کر سکتا ہی وہان اُسکو سحر فراموش نہ ہوگا اور ساحر جا سکتا ہی جیسا کہ ملکہ
لعلان حور پیکر نے جاکر اندر قصر کے طلسم کشا سے مقابلہ کیا سب سحر اُسکے رد ہوئے
اور اپنا اثر اُنھون نے دکھایا مگر وہ کیا کرے کہ طلسم کشا نے رد کر دیے بہ سبب مالک
ہونے باطل سحر کے اگر طلسم کشا مالک باطل سحر نہ ہوتا ملکہ طلسم کشا پر غالب آتی اور اسیر
کر لیتی ہان اگر وہ بھی بیرون قصر سے سحر کرتی اُسکا سحر بھی اندر نہ جاتا واپس آتا بانیان
طلسم نے یہ خواص رکھا ہی اس قصر کا کہ ساحر کا سحر جو کہ ساحر باہر سے کرے اور چاہے کہ
اندر جائے تو وہ بھی نہ جا سکیگا یہ سبب تھا کہ جو تمھارا باز سحر واپس آیا ہان تم اندر قصر کے جاکر
طلسم کشا سے مقابلہ کرو جو سحر کروگے وہ اپنا کام کرے گا خواہ طلسم کشا پر اثر کرے
خواہ بہ سبب اسم اعظم کے اثر نہ کرے گا مگر سحر رد نہوگا یا جس سواری سحر پر جاؤگے
وہ بھی یہ چلی جاے گی اگر یہ چاہو کہ ساکنان قصر کو بیرون قصر سے سحر کرکے اسیر یا قتل کرین

یہ ممکن نہین ہے ہان یا تو بیرون قصر آجائین تو سحر اثر کرے گا یا ساحر اندر قصر کے جاکر سحر
کرے تو سحر اثر کرے گا یہ حال حکیم استقلینوس کو بھی نہین معلوم ہے ورنہ وہ کبھی یہ راے
طلسم کشا نہ دیتا کہ آپ اسم اعظم کا حصار کرین گو طلسم کشا کی راے نہ تھی مگر حکیم کے
کہنے سے طلسم کشا نے ایسا کیا جب یہ اُنکو معلوم ہوا تو اُنھون نے وہ کتاب بند کی اور
جھولی مین رکھی اُس باز کو اُس پنجرے مین مع اُس پتلے کے بند کیا اور باہم صلاح کی کہ اندر
قصر کے چلکر طلسم کشا سے مقابلہ کرین جب وہ ہم سے مقابلہ کرنے لگے اور ہماری
طرف مصروف ہو ہم دونون ملکر اُسپر سحر کرین وہ تو اسطرف مصروف ہوگا ایک اس قفس
کو کھولدے کہ یہ باز سر پر اُسکے گردش کرے تاکہ اُسکو اسم اعظم فراموش ہوا جلاس
نے کہا کہ یہ کونسی راے ہے جبکہ ہم دونون شخص مقابلہ کرینگے تو اُسوقت وہ ہمارے سحر کے
رد کرنے کے لیے اسم اعظم ورد زبان کرے گا اور جب کہ اسم اعظم ورد زبان ہوگا تو
کوئی سحر اُسپر اثر نہ کرے گا یہ کونسے طریقہ سے اُسکو فراموش ہوگا ہان اگر یہ کہتے کہ
ہم دونون شخص اُسکو باتون مین لگائین وہ ہم سے باتون مین مصروف ہوا اُسوقت تیسرا
قفس کو کھولدے چونکہ وہ ادھر مصروف ہوگا اُسکو اسم اعظم کا خیال نہ رہے گا سحر
اثر کر جائے گا اُسکے قلب پر اور اسم اعظم فراموش ہو جائے گا اُن دونون نے کہا کہ
اچھا یہی سہی بس اب چلو دیر نہ کرو جب یہ راے ہو چکی اُسوقت یہ تینون نطفہ حرام
تخت پر سوار ہوئے سب اسباب سحر اُس تخت پر رکھا اور جو جو سحر تیار کیے تھے
وہ ساتھ لے کر اُس تخت کو سحر سے اُڑاتے ہوئے چلے یہان صاحبقران مع حکیم
کے نماز و وظیفہ سے فراغت کر کے صحن باغ مین چہل قدمی فرما رہے ہین ہواے
خنک کے جھونکے آرہے ہین دل شگفتہ ہو رہا ہے بند قبا کشادہ ہین حکیم استقلینوس
سے فرما رہے ہین کہ کیا سبب ہے جو اسوقت تک خواجہ نہین آئے حکیم عرض کر رہے ہین
کہ حسب حال دریافت فرما لینگے اُسوقت تشریف لائینگے کہ یکایک برق چمکی کہ
صاحبقران و استقلینوس نے سر اُٹھا کر طرف آسمان کے دیکھا کہ یہ چمک کیسی ہوئی
کیا ابر آیا ہے پانی برسنے کا سامان ہے سر اُٹھا کر جو دیکھا تو یہ نظر آیا کہ تین ساحر

اینک تخت پر بیٹھے ہوئے ادھر کو چلے آتے ہین حکیم نے عرض کیا کہ یا صاحبقران آپنے
ملاحظہ فرمایا کہ یہ تین ساحر تخت پر سوار اسی طرف کو آتے ہین انکے تہور اور بشرہ سے
پایا جاتا ہی کہ بہ قصد فاسد آتے ہین خبردار ہو جایئے صاحبقران نے فرمایا کہ آتے ہین تو
آنے دو ہمارا اور تمھارا خدا حافظ و نگہبان ہی اُسکی ذات پر تکیہ اور بھروسہ رکھو بقول
شاعر مصرعہ دشمن اگر قوی است نگہبان قوی تر است + کوئی مقام خوف نہین ہی
جسطور سے ملکہ لعلان حور پیکر عاجز ہو کر چلی گئی اور کچھ نہ کر سکی اسیطور سے یہ بھی یا
تو عاجز ہو کر چلے جائینگے یا اسیر ہونگے حکیم نے عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا مگر صاحبقران و
حکیم دونون یا تو ٹہل رہے تھے یا ایک مقام پر سنبھل کر کھڑے ہو گئے حکیم پس پشت
صاحبقران کھڑے ہوئے یا حافظ یا حفیظ پڑھنے لگے کہ وہ ساحر آکر سامنے صاحبقران
کے اُترے اور تخت پر سے اُتر اُتر کر سامنے آئے صاحبقران نے دیکھا کہ تینون
تہمت باندھے ہوئے ہین کرتے پہنے ہوئے جھولیان کاندھو پر اسباب سحر ہاتھو مین
ایک قفس بغل مین اُسمین ایک بازو پتلہ بند ہی آنکھ اور مُنھ و کانون وناک سے اور
ہر بن مو سے شعلہ نکل رہے ہین کالے کوڑیالے تمام جسم مین لپٹے ہوئے ہین عقرب سیاہ
پیشانی پر بجاے ابرو کے بیٹھے ہوئے ہین لنبے لنبے بال بڑے بڑے دانت سیاہ
رنگ زرد زرد دانت مُنھ سے نکلے ہوئے موٹے موٹے ہونٹھ دراز قد سینہ چوڑا ہاتھ
برگد کے ڈالے پاؤن تھر کفر و بدعت کے ستون شکم قعر دوزخ سے زیادہ وسیع
ایسے بدہیئت و بدشکل کہ اگر دیو دیکھ لے تو خوف کھا جائے مُنھ سے مثل سنڈاس
کے بو چلی آتی ہی گو دور کھڑے ہین مگر دماغ پریشان ہوا جاتا ہی حکیم اسقلینوس نے
تو دیکھ کر پہچان لیا مگر دل مین کہا کہ یا حفیظ و حافظ تو ہی بچانے والا ہی ان حرامزادون
کے شر سے اور آفت سے دعائین حفظ کی پڑھنے لگے اور دم کرنے لگے اپنے اوپر
اور صاحبقران کے اوپر اُدھر اُن دونون نے سامنے صاحبقران کے آکر باواز
مہیب کہا کہ اے طلسم کشا اگر اپنی زندگی چاہتا ہی تو تو مع حکیم کے ہاتھ باندھکر ہمارے
پاس چلا آ تاکہ ہم تجکو اپنے ہمراہ لے جاکر بے ستون جادو سے تیری اور حکیم کی

خطا معاف کرا دین وہ تجھسے مزاحم نہ ہونگے بس تو مع حکیم کے جدھر سے آیا ہی اُسی طرف چلا جا
اس طلسم کے فتح کرنے سے باز آ یہ طلسم ہرگز ہرگز نہ فتح ہو گا یہ طلسم مثل اور طلسمات کے
نہین ہی کہ فتح ہو جائے یہان تجکو بڑی بڑی سختیان اُٹھانا پڑینگی یہان ہر ایک ساحر
اپنے وقت کا سامری و جمشید ہی تجکو اسیر کرلے گا بذریعہ سحر کے یا قتل کرے گا لوح طلسم کا
ہاتھ آنا بہت دشوار ہی آج تک کسی کو لوح کا پتہ و نشان نہین معلوم ہی کہ بانیان طلسم
نے لوح کو کہان رکھا ہی جو کہ بادشاہ طلسم یعنے شنکال جادو ہی وہ بھی لوح کے حال
سے آگاہ نہین ہی اور لوگون کی تو کیا اصل ہی کیون اس حکیم کے بہکانے پر تو آتا ہی اور قصد
فتح کرتا ہی یہ تیرا دشمن جانی و علاوہ روحانی ہی دوستی کے پردے مین دشمنی کرتا ہی ہم تجکو
نصیحت کرتے ہین کہ اس امر سے باز آ ورنہ بہت خراب ہو گا آیندہ تجکو اختیار ہی اگر
ہمارے کہنے پر عمل نہ کرے گا تو یاد رکھ کہ بہت ہی پچتائے گا اور ہمارے ہاتھ سے
زک اُٹھائے گا مارا جائے گا یہ جو کہا صاحبقران نے فرمایا کہ کیا بیہودہ بکتے ہو
جو بہادر ہین وہ جو قصد کرتے ہین کہین اُس سے باز بھی آتے ہین ہم ضرور اس طلسم کو
فتح کرینگے بدون فتح کیے یہان سے واپس نہ جائینگے لوح کا ہم کو نشان مل جائے گا
جس ہمارے خدا نے ہم کو یہان تک پہونچایا ہی وہی لوح کا بھی پتہ بتا دے گا اپنی
قدرت کاملہ سے اور یہ جو تو نے کہا کہ رومال سے ہاتھ باندھکر مع حکیم کے ہمارے
ہمراہ چلو تو ہم بے ستون سے تمھاری خطا معاف کرا دین اور تم اپنے لشکر کو چلے
جاؤ اول تو مین نے یا حکیم نے اُس نمک حرام کی کیا خطا کی ہی جو معاف کرائین اور
اگر خطا بھی کی ہوتی تو وہ کب یہ لیاقت رکھتا ہی کہ کوئی اُس سے خطا معاف کرائے
اُس کافر خاسر بچہ شیطان کی یہ حقیقت ہی کہ میری یا حکیم کی خطا معاف کرے گا بلکہ
اُسکو اور تم سب اُسکے ملازمون کو لازم ہی کہ بادشاہ سابق کو رہا کرکے میرے پاس
دست بستہ حاضر ہون تاکہ مین تم سب کی خطا بادشاہ سابق سے معاف کرا دون کیونکہ تم
سب کے سب اُسکے گناہگار ہو اور اُسکے ساتھ تم سب نے نمک کھاکر نمک حرامی
کی ہی ورنہ یاد رکھو کہ تم سب کو ایسی سزا دونگا کہ تمام عمر یاد رکھوگے اور تم کیا مجکو اسیر

یا قتل کروگے بی لعلان حور پیکر بڑے زور مین تشریف لائین تھین خوب سحر کیے مگر میرا کچھ نہ بنا سکین خود ہی اپنی جان بچا کر بھاگین اگر تھوڑی دیر اور قیام کرتین تو حال کھلتا یا تو اسیر ہوتین یا ماری جاتین چونکہ ابھی اُنکی قضا نہ تھی بدین سبب بچ کر یہانسے چلی گئین اب تم آئے ہو تو کیا بنا لوگے یا تو بھاگوگے یا قتل ہوگے یا اسیر اور یہ جو تم نے کہا کہ حکیم کے بہکانے پر عمل نہ کرنا یہ دشمن جانی ہو دوستی کے پردے مین دشمنی کرتا ہو تو یہ تمھارا کہنا بالکل بیکار ہو حکیم سا کوئی میرا دوست نہ ہوگا کیونکہ مین اور وہ دونون ایک مذہب رکھتے ہین یہ ممکن نہین ہو کہ حکیم میرے ساتھ دشمنی کرے اگر دشمنی کرے گا بھی تو تم کو کیا ہم اُس سے سمجھ لینگے دوسرے مین کسی کے بہکانے پر کیون آنے لگا کیا مین خود عقل نہین رکھتا ہون جو کسی کے کہنے پر عمل کرون بس خیریت اسی مین ہو کہ تم ہاتھ باندھ کر حاضر ہو اپنی جان میرے ہاتھ سے بچاؤ ورنہ تم کو اختیار ہو اجلاس وخیلتاش نے جواب دیا کہ ساری حقیقت تم کو اور حکیم کو معلوم ہوئی جاتی ہو دیکھو کیا سزا ملتی ہو بہت مغرور ہوئے ہو اس حکیم کی تو قضا ہی دامنگیر ہوئی ہو یہ جو ہم سے منحرف ہوا ہو بڑا دھوکا اسنے دیا اسکا حال اب کھلا اگر پہلے سے معلوم ہوتا تو اب تک کب کا یہ اپنے کردار کی سزا پا چکا ہوتا جہان بادشاہ سابق کو قید کیا تھا اسکو بھی قید کر لیتے کیا یہ یون رہا رہتا مگر دھوکا کھایا خیر اب یہ جاتا کہان ہو تم کو قتل کرکے اسکو قتل کرینگے اِسنے بہت بڑی خطا کی ہو ہم پر ثابت ہوا کہ تم دونون یون نہ باز آوگے حکیم تمھاری دوستی اور تم حکیم کی دوستی مین مارے جاؤگے خیر کیا کیا جائے عالم مجبوری ہو ان دونون نے تو صاحبقران کو باتون مین لگایا اُدھر زلازل جادو نے آنکھ بچا کر اُس قفس کو کھولا کہ وہ باز اُس قفس سے مع اُس پتلے کے باہر آیا اور پرواز کرکے صاحبقران کے سر پر آیا اور گردش کرنے لگا اس حرکت سے باز نہ آیا ابھی تین مرتبہ گردش کی تھی کہ خود بخود طبیعت صاحبقران کی کسل مند ہونے لگی کچھ زبان بھی لکنت کرنے لگی موٹی پڑنے لگی قلب کا عجب حال ہوا کہ مثل ماہی بے آب کے سینہ مین تڑپنے لگا حواس مین خلل ہوا بدن کچھ بدحواسی سی آنے لگی آنکھون پر پردے پڑنے لگے ہاتھ پاؤن مین درد ہونے لگا رنگ رو تغیر قبول کرنے لگا

زردی سی چھانے لگی آنکھ بند ہونے لگی گرمی سی معلوم ہونے لگی یہ جو حالت اپنی صاحبقران
نے پائی فوراً خیال کیا کہ یہ کیا بات ہی جو مجھ مین تغیر ہونے لگا زبان کیون لکنت کرنے لگی
حواس کیون خرابی قبول کرنے لگے چہرہ کیون متغیر ہونے لگا گرمی کیون معلوم ہونے لگی
قلب کیون خود بخود بیقرار ہونے لگا کیا سبب ہی یہ سب باتین تھین مگر اسقدر اُنکے
سحر نے اثر کیا تھا اور اُس باز و پتلہ کی گردش نے کہ یہ یاد نہ آیا کہ اسم اعظم کو پڑھون
شاید یہ سب باتین برطرف ہون جب صاحبقران نے اپنے حواسون و مزاج مین
ابتری پائی اور زبان مین لکنت تو اُنکو جواب دینا تو موقوف کیا خاموش عالم سکوت
مین کھڑے ہو کر اُنکی تقریر سننے لگے اور دل مین سوچنے لگے کہ کیا سبب ہی اُدھر اُن
دونون نے دیکھا کہ زلازل نے اپنا کام کیا اور باز نے سر پر طلسم کشا کے گردش کی
جسکے سبب سے کچھ عالم سکوت طلسم کشا پر طاری ہوا چہرہ پر بھی تغیر ظاہر ہوتا ہی
ایک نے دوسرے کی طرف دیکھ کر اشارہ کیا کہ کام ہو گیا تھوڑی کسر باقی ہی چونکہ
حکیم ان دونون کی طرف دیکھ رہے تھے یہ اشارہ دیکھا خیلتاش نے اشارہ مین
جواب دے کر طرف آسمان کے اشارہ کیا تھا یہ بھی حکیم نے دیکھا کہ اجلاس جادو نے
خیلتاش سے کچھ کہا اشارہ سے اُسنے اُسکا جواب دیا اور کچھ آسمان کی طرف اشارہ کیا
یہ اسنے طرف آسمان کے کیسا اشارہ کیا دیکھنا چاہیے یہ سوچکر حکیم اسقلینوس نے
سر اُٹھا کر دیکھا تو ایک باز کو کہ اُسکے اوپر ایک پتلہ سوار ہی بالاے سر صاحبقران
گردش کرتے پایا فوراً خیال مین آیا کہ یہ ان حرامزادون نے فریب کیا ہی دونے تو
صاحبقران کو باتون مین لگایا اور ایک نے سحر کیا ہی کہ صاحبقران اسم اعظم فراموش
کر جائین تاکہ ہم اُن کو اسیر کر لین اگر یہ باز سات مرتبہ گردش کر گے انکے پاس چلا گیا
اور انھون نے اسکو بند کر لیا تو پھر بدون انکے قتل کیے ہوئے یہ سحر انکا برطرف نہ
ہوگا اور صاحبقران کو اسم اعظم یاد نہ آئے گا ادھر یہ گردش کر کے گیا اُدھر صاحبقران کو
اسم اعظم فراموش ہوا انھون نے اسیر کر لیا پھر کوئی ایسا نہین ہی کہ جو انکو قتل کر کے
اور صاحبقران کو رہا کرے یہ لے جا کر فوراً قتل کر ڈالین گے ابھی خیریت ہی طریقہ

سے معلوم ہوتا ہی کہ ابھی گردش پوری نہین ہوئی ہی اگر پوری ہوتی تو یہ جا چکا ہوتا اس حال سے صاحبقران کو آگاہ کرنا چاہیے تاکہ وہ اسم اعظم پڑھکر اس بلا کو دفع کرین ابھی اُنکو اسم اعظم یاد ہوگا فراموش نہ ہوگا یہ دل مین خیال کرکے فوراً سر نیچا کرکے حکیم اسقلینوس نے صاحبقران کے چہرہ پر نگاہ کی صاحبقران کے رخ پر تغیر پایا اور کچھ عالم سکوت طاری دیکھا یہ جو حالت صاحبقران کی حکیم نے دیکھی بیقرار ہوگیا پکار کر کہا کہ یا صاحبقران ہوشیار ہوجائیے یہ آپ سے فریب کر رہے ہین دو نے آپ کو باتو نمین لگایا اور ایک نے سحر کیا ہی دیکھیے یہ باز آپ کے سر پر گردش کر رہا ہی اُسپر ایک پتلہ بھی سوار ہی جلد اس باز و پتلہ کی خبر لیجیے اور اسم اعظم کو یاد فرمائیے ایسا نہ ہو کہ انھون نے آپ کے اسم اعظم کے فراموش کرنے کی تدبیر کی ہو اور یہ باز و پتلہ اسی لیے سر پر گردش کرتا ہو آپکا چہرہ بھی متغیر ہی یہ جو حکیم اسقلینوس نے کہا اور صاحبقران کے کان مین یہ صدا پہونچی چونکہ اسوقت تک پورے طور سے سحر اجلاس و خیلتاش و زلازل نے اثر نہ کیا تھا بدین سبب صاحبقران کے ہوش و حواس درست تھے حکیم اسقلینوس کی آواز سے اسطور سے چونک پڑے جیسے کوئی سوتے سے جاگتا ہی وہ سکوت فوراً رفع ہوا خیال آیا کہ تم کدھر ہو اور کس خیال مین غرق ہو حکیم سچ کہتے ہین یہی سبب ہی جو تمھاری یہ حالت ہی کہ مضمحل ہو رہے ہو حکیم کا خیال بہت درست ہی کہ یہ دو تو تم سے کلام کرنے لگے اور تیسرے نے سحر کیا جب آئے تھے تو قفس مین ایک باز و پتلہ اپنے ساتھ بند کرکے لائے تھے معلوم ہوتا ہی یہ وہی باز و پتلہ ہی جو سر پر گردش کر رہا ہی یہ میری حالت اُسی کی وجہ سے ہوئی تم بالکل اسم اعظم سے غافل ہوگئے ہو اسم اعظم تو پڑھو دیکھو یاد بھی ہی یا نہین یہ سوچ کر صاحبقران نے اسم اعظم کی طرف جو حکیم کے یاد دلانے سے اس خیال سے دل مین آنے سے جو خیال گیا تو اسم اعظم حرف بحرف یاد تھا مگر کچھ یونہی سا بھولا بھولا چونکہ وہ عالم غفلت مین تین مرتبہ گردش سر پر کر چکا تھا اس سبب سے یہ حال تھا اور یہ نوبت بہم پہونچی تھی

پس جب صاحبقران نے دیکھا کہ اسم اعظم یاد ہی فوراً بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکر اسم اعظم
باآواز بلند پڑھنا شروع کیا صرف بسم اللہ کے کہنے مین زبان نے لغزش کی تھی پھر تو فر فر
پڑھنے لگے جب صاحبقران نے اسم اعظم پڑھا وہ سب کیفیت صاحبقران کی
برطرف ہو گئی چہرہ بھی بحال ہو گیا رخپر بھی سرخی آگئی دل بھی ٹھہر گیا حواس بھی بجا
ہوگے وہ کل کیفیت بالکل برطرف ہوئی فوراً صاحبقران نے سر اُٹھا کر بالاے سر
دیکھا تو باز کو گردش کرتے ہوئے پایا چار مرتبہ گردش کر چکا تھا تین مرتبہ اور باقی تھے
اگر وہ تین مرتبہ اور گردش کر لیتا تو پھر بہت دشوار تھا بدون قتل ان ساحرون کے
اسم اعظم کا یاد آنا خدا نے اپنا فضل کیا کہ حکیم نے یہ خیال کر کے صاحبقران کو ہوشیار
کر دیا بس صاحبقران ہوشیار ہوگئے کیونکہ خداوند کریم کو بچانا منظور تھا اُسنے
یہ امر حکیم اسقلینوس کے دل مین پیدا کیا یہ امر کبھی نہ ہوتا اگر حکیم ان دونون کے
اشارے بازی نہ دیکھتے انکی اشارہ بازی سے حکیم کو خیال ہوا کہ یہ کیا بات ہی کہ
انھون نے پہلے تو باہم کچھ اشارون مین کہا پھر طرف آسمان کے اشارہ کیا اور اددیکھنا
چاہیے تو یہ واقعہ نظر آیا جس سے صاحبقران کو آگاہ کیا حکیم اسقلینوس کو اُسوقت
بالکل یقین کلی ہو گیا جب کہ صاحبقران کی حالت مین تغیر پایا کہ یہ ضرور سحر ہی
خیال کر کے دل مین صاحبقران کو خبردار کیا تھا اُن دونون نے یہ نہین دیکھا تھا
کہ حکیم نے ہماری اشارہ بازی دیکھ لی نہ یہ دیکھا کہ آسمان کیطرف دیکھا ہی اور باز و
پتلہ سے آگاہ ہو گیا ہی ورنہ یہ سحر کو زور دیتے یا کوئی اور تدبیر کرتے چونکہ خدا کو
صاحبقران و حکیم اسقلینوس کو انکے شر سے بچانا تھا جو حکیم کو انکے اشارہ
دکھائی دیے اور حکیم اسقلینوس کی حالت اور دیکھنے سے وہ نہ آگاہ ہوئے
ہان جب حکیم نے یہ پکار کر کہا کہ یا صاحبقران ہوشیار ہو جائیے آپ کو ان
حرامزادون نے فریب و دھوکا دیا ہی اسم اعظم کو یاد فرمائیے و ورد زبان فرمائیے
یہ سنکے صاحبقران جو ہوشیار ہو گئے تھے اور اسم اعظم ورد زبان فرمایا تھا
وہ ان کافرون ساحرون نے سُنا اور حکیم کی تقریر سُنی اب یہ بھی خبردار ہوئے اور

قصد کیا کہ سحر کو زور دین اور ان تینون حرامزادون نے ماش و سرسون کے دانے جھولی سے جھٹ پٹ نکالکر اسم سحر پڑھا اُدھر صاحبقران نے جو اسم اعظم ورد زبان فرمایا اور وہ کیفیت برطرف جو ہوئی طرف اپنے سر کے دیکھا باز کو گردش کرتے پایا فوراً کمان جو کہ پاس تھی دوش پر سے لی ترکش سے تیر لیا تیر پر اسم اعظم دم کرکے اُس تیر کو چلہ کمان مین جوڑا زاغ کمان چلایا کہ بچ او باز سہم کر گڑگی آواز آئی کہ کوئی گوشہ برائے پناہ تلاش کر شہسر کا کڑکنا تھا کہ ان حرامزادون کی نگاہ بھی پڑ گئی کہ طلسم کشا نے حکیم اسقلینوس کے آگاہ کرنے سے تیر و کمان کو سنبھالکر باز کو اپنا صید بنانا چاہا ہی تیر کمان مین جوڑ چکا ہی اب رہا کرنے کی دیر ہی یہ جو دیکھا انھون نے گھبرا کر اور یہ خیال کرکے کہ بڑی مشکل سے یہ سحر تیار ہوا ہی جب کہ تمام جسم کا اپنے خون صرف کیا ہی جب یہ تیار ہوا ہی اگر یہ مٹ گیا تو بڑی خرابی ہوئی اور بربادی ضرور ہوگا اگر طلسم کشا کا تیر اُسپر پڑ گیا کیونکہ طلسم کشا نے تیر پر اسم اعظم دم کرکے تیر کو کمان مین پیوستہ کیا ہی بہ سبب اسم اعظم کے یہ باز و پتلہ جل کر خاک ہو جائے گا اس سے بہتر یہ ہی کہ واپس کر لین باہم صلاح کی ایک نے دوسرے سے راے کو ظاہر کیا جب ایک راے ہو گئی تو اُٹھا کر دانے ماش کے اس قصد سے کہ اس باز و پتلہ کو واپس کرین اسم سحر پڑھکر دم کرکے اُن ماش کے دانون پر اُن بدمعاشون نے اُن دانون کو طرف اُس باز کے پھینکا وہ دانے پراگندہ ہو گئے ادھر انھون نے دانے پھینکے اُدھر صاحبقران نے تیر کو کمان مین جوڑکر باز و پتلہ کو تاک کر یا یزدان پاک کہکر اب جو تیر کو چٹکی سے رہا کیا قضا نے تیر کو نشانہ پر پہونچا دیا چونکہ مقدر ہو چکا تھا کہ یہ سحر برباد ہو بس وہ باز گردش کرکے قصد کر رہا تھا کہ پانچوین گردش کرون اور پھر اُٹھا کہ تیر اسکے سینہ پر پہونچکر پیٹھ پر پڑا کہ دو سار کرتا ہوا پشت سے گذرا پتلہ کے مقام مبرز سے جو چلا تو سر کو توڑکر پار گذر گیا برمے کا کام کیا اُن حرامزادون کا وہ سحر جو کہ انھون نے واپس کرنے کے لیے اپنے سحر کیے باز و پتلہ کو کیا تھا اپنا اثر نہ کرنے پایا کہ صاحبقران کا تیر اپنا کام کر گیا بس تیر کا پار گذرنا تھا کہ ایک شعلہ پیکان تیر سے نکلا اور اُس پتلہ اور باز پر پڑا کام تو تیر ہی نے تمام کر دیا تھا اُس شعلہ نے جلا کر

خاک سیاہ کر دیا ایک شور دار و گیر بلند ہوا سنگ باری و برف باری ہونے لگی آواز آئی کہ
مارا مجھکو کہ نام میرا باز جادو تھا افسوس مین یہ نہ جانتا تھا کہ میرا کام یون تمام ہوگا ورنہ کبھی
مین آپ کی رفاقت نہ کرتا ادھر تو وہ باز و پتلہ جلا اجلاس و خیلتاش و زلازل جادو
نے یہ واقعہ دیکھکر اپنا مُنھ پیٹ لیا اور کہا کہ افسوس طلسم کشا نے بہت بڑا سحر ہمارا
برباد کیا کہ جس پر ہم کو بڑا بھروسہ تھا اگر پورے طور سے باز گردش کر کے چلا آتا تو پھر یہ
ممکن نہ تھا کہ طلسم کشا ہم سے مقابلہ کر سکتا اس حکیم نے طلسم کشا کو آگاہ کر کے ہمارے
سحر کو برباد کرا دیا پہلے اس حکیم سے سمجھ لینا چاہیے جب تک یہ حکیم طلسم کشا کے پاس
رہے گا اُسوقت تک طلسم کشا چوٹ نہ کھائے گا حکیم کی تدبیر کرو اُسکے بعد طلسم کشا
سے مقابلہ کرو اجلاس جادو نے کہا کہ مین حکیم کی تدبیر کرتا ہون اور تم اور بھائی زلازل
دونون ملکر طلسم کشا سے مقابلہ کرو اُنھون نے کہا کہ اچھا بس یہ صلاح باہم کر کے خیلتاش و
زلازل نے سامنے صاحبقران کے آکر کہا کہ ای طلسم کشا ہم نے تو تدبیر کی تھی کہ تیرا
اسم اعظم فراموش کرا دین اور پورا کام ہمارا ہو گیا تھا مگر حکیم نے بہت بڑی خرابی ڈالی
تجکو آگاہ کر دیا ورنہ تیری حالت تو خراب ہو چلی تھی کیا کرین کہ ہم کو نہ معلوم تھا کہ حکیم
تجکو آگاہ کر دے گا اور تو ہمارے سحر کو برباد کرے گا اس سے آگاہ ہوتے تو ہم پہلے ہی
حکیم کا بندوبست کرتے خیر تو جاتا کہان ہی ہمارے ہاتھ سے اس امر پر مغرور نہ ہونا کہ
مین نے باز سحر کو قتل کیا تیرے لیے ہمارے پاس بہت سے سحر موجود ہین جو کہ
تیرے قتل یا اسیری کو کافی ہین اور حکیم کی بھی تدبیر ہوئی جاتی ہی دیکھین اب وہ
کیونکر تیری کمک کرتا ہی یا تجکو ہمارے حربون سے آگاہ کرتا ہی اجلاس جادو حکیم کو
اسیر کر لینگے اور ہم تجکو صاحبقران نے فرمایا کہ کیا واہیات بکتے ہو جو تمھارے بنائے
سے بنے وہ کرو ہم بالکل خوف نہین کرتے ہین جس خدا نے ہم کو اور حکیم اسقلینوس کو
تیرے سحر سے بچایا ہی اور باز کو قتل کرایا ہی وہی بچالے گا اور سب تیرے سحرون کو
مین اپنے اوپر سے اور حکیم کے اوپر سے رد کرونگا اگر تمام عالم کے ساحر ایک دفعہ
جمع ہو کر آئین اور مجھ سے مقابلہ کرین تو بھی مین بفضل خدا سے عاجز نہ ہونگا سب کے

سحر کو رد کر دونگا اگر خداوند کریم کو یہ امر منظور ہوگا تو مین انکے شر سے محفوظ رہونگا اور اُنکے
ہاتھ سے بچونگا اگر میری قضا نہ ہوگی اگر قضا ہوگی تو ایک ساحر میرے لیے ادنی اسا کافی ہی
جب تک قضا نہین آتی ہی میرا اور حکیم کا کوئی بال نہین بیکا کر سکتا ہی بقول شاعر شعر

اگر تیغ عالم بہ جنبذ ز جاے نہ برد رگ تا نہ خواہد خداے

تم دونون ایک مرتبہ باہم ہو کر
سحر کرو اور اُسکو بھی حکم دو کہ وہ حکیم اسقلینوس پر سحر کرے دیکھنا کہ مین کیونکر حکیم کو بھی بچاتا
ہون اور اپنے کو بھی ہمارے خدا کی قدرت کو دیکھو اور اُسکی شان کو کہ وہ کس طور سے
تمھارے شر سے محفوظ رکھتا ہی یہ جو صاحبقران نے فرمایا بس اُن دونون نے یہ کہکر کہ
ہم دیکھتے ہین کہ تیرا خدا تجکو اور حکیم کو بچاتا ہی یہ جو کہا اور ایک مرتبہ اُن دونون نے جھولی
پر ہاتھ ڈالا اُدھر اجلاس نے بھی گولہ سنبھالا ایک مرتبہ خیلتاش و زلازل نے دہنے
و بائین سے صاحبقران پر اسم سحر پڑھکر کے ترنج و نارنج مارے اور اجلاس نے
حکیم پر گولہ صاحبقران نے باواز بلند اسم اعظم پڑھکر جو دم کیا وہ ترنج و نارنج سرد ہوکر
رہ گئے اور ایک مرتبہ بالکل خاک ہوکر زمین پر گرے صاحبقران نے بار دیگر فوراً
اسم اعظم کو ورد زبان کیا ورد زبان کرنا تھا کہ وہ گولہ جو حکیم کی طرف چلا تھا اور حکیم اسقلینوس
بھی اسم ہاے رد سحر پڑھ رہے تھے کہ رُکا صاحبقران نے ختم کر کے جو اُدھر کو دم کیا وہ
گولہ بھی سرد ہوکر رہ گیا اجلاس و خیلتاش و زلازل کے سحر رد ہوئے یہ بہت حیران
ہوئے کہ ایک مرتبہ مین طلسم کشا نے ہم تینون ساحرون کے سحر کو رد کیا اور حکیم کو بھی
خیر یہ جاتے کہان ہین ایک مرتبہ ان تینون حرامزادون نے ملکر جھولی سے کچھ دانے
ماش کے نکالکر اُسپر سحر کر کے صاحبقران و حکیم پر مارے صاحبقران تو اسم اعظم
پڑھ ہی رہے تھے اُسکی برکت سے وہ دانے بھی ان دونون بزرگوار و خیر نثار ہوکر چھاو
ہو گئے کچھ بھی آسیب نہ پہونچا جب یہ بھی سحر رد ہوا تو اجلاس و خیلتاش و زلازل
نے سحر کیا کہ زمین کو زلزلہ سا پیدا ہوا جہان پر صاحبقران و حکیم کھڑے ہوئے تھے
وہان کی زمین شق ہونے لگی کہ صاحبقران نے اسم اعظم پڑھکر زمین پر دم کیا زمین
کا زلزلہ و شق ہونا برطرف ہو گیا کہ پھر ان تینون نے ایک مرتبہ سحر کیا کہ ایک ابر آکر

آسمان پر قائم ہوا اُس مین سے اولے و برف و آگ و سنگ برسنے لگے صاحبقران نے اسم اعظم دم کیا وہ ابر دھوان ہو کر غائب ہو گیا وہ سب آفت جاتی رہی بالکل مطلع صاف ہو گیا پھر انھون نے سحر کیا کہ آسمان پر سے بڑے بڑے سانپ و عقرب برسنے لگے صاحبقران نے اسم اعظم سے اُنکو بھی برطرف کیا پیکان کا مینھ برسا وہ بھی برطرف ہو گیا انھون نے آگ برسائی وہ برطرف ہو گئی جو سحر انھون نے کیا وہ اسم اعظم کی برکت سے برطرف ہو گیا کسی سحر نے صاحبقران والے اسم اعظم پر اثر نہ کیا انھون نے ایک ترنج اُٹھا کر مارا کہ اُس سے طائر پیدا ہوئے وہ سب منقارین کھول کھول کر بہ قصد ایذا رسانی طرف صاحبقران کے اور حکیم کے چلے کہ صاحبقران نے اسم اعظم اُنکی طرف بھی دم کیا وہ بھی برطرف و دفع ہو گئے خلاصہ یہ کہ جو سحر انھون نے کیئے وہ سب برطرف ہوئے اور وہ سب کمال کے سحر تھے یہ سحر کرتے کرتے عاجز آ گئے اور کسی سحر نے اثر نہ کیا جب کسی سحر نے اثر نہ کیا اُسوقت اِنھون نے پریشان ہو کر باہم صلاح کی کہ جو سحر کرتے ہین وہ طلسم کشا رد کر دیتا ہی اب سوائے اس تدبیر کے کہ ایک طرف سے مین اژدر بنکر طلسم کشا پر حملہ کرون اور ایک سمت سے تم شیر ببر بنکر حملہ کرو اور اجلاس جادو حکیم پر حملہ کرے کرگدن بنکر اسطور سے شاید غالب آئین یہ جو صلاح ہوئی بس فوراً خیلتاش وزلازل نے سحر کیا کہ ایک طرف سے ایک اژدر پیدا ہوا اور ایک سمت سے ایک شیر اور اُدھر اجلاس نے جو سحر کیا تو ایک کرگدن پیدا ہوا کیونکہ یہ راے ہوئی تھی ہم خود کیون بنین سحر سے کیون نہ پیدا کرین ایسا ہی کیا جب یہ جانور ظاہر ہوئے انھون نے اشارہ کیا طرف صاحبقران و حکیم استقلینوس کے اشارہ کرنا تھا کہ ایک پہلو سے اژدر نے اور دوسرے پہلو سے شیر نے حملہ کیا اور کرگدن نے حکیم پر حملہ کیا خیلتاش وزلازل نے پکار کر کہا کہ ای طلسم کشا ان جانورون سے بچ یہ تجکو کھا جائینگے اور حکیم کو بھی بچا اُدھر اجلاس نے پکار کر حکیم استقلینوس سے کہا کہ او حکیم استقلینوس اس کرگدن سے اپنے کو بچا جب ہم جانین کہ تو بڑا کامل زبردست عامل ہی حکیم و صاحبقران نے فرمایا کہ کچھ خوف

نہین ہی جس خدا نے تمھارے حملون سے بچایا ہی وہی ان جانورون کے حملون سے بچائے گا
یہ فرما کر صاحبقران نے عقرب سلیمانی پر اسم اعظم کو دم کیا اور پینترا بدل کے کھڑے
ہوئے اودھر حکیم نے دعائین پڑھ پڑھ کر دم کرنا شروع کین راوی بیان کرتا ہی کہ اژدر نے
قریب صاحبقران پہونچکر دم کشی کی اور شعلہ آتشین چھوڑے وہ شعلہ قریب
صاحبقران آکر فروکش ہوگئے جیسے اژدر نے دم کھینچا صاحبقران نے اپنا لنگر
ہلکا کیا اوسکے دم کے ساتھ کھنچکر چلے جب قریب پہونچے لنگر قائم کیا اودھر
انھون نے سحر کو زور دیا اژدر نے دم کشی کرنا شروع کی اب بالکل صاحبقران کو
حرکت تک نہین ہوتی ہی اسیطور سے زمین پر قائم ہین گویا قطب ہوگئے ہین
اب کی مرتبہ جو اوسنے دم کھینچا بس صاحبقران نے پینترا بدل کر جو ہاتھ مارا اوسکی گردن پر
پڑا مثل خیار تر کے گردن اسکی قلم ہوگئی اژدر کا قلم ہونا تھا کہ شیر نے لپک کر
طپانچہ مارا صاحبقران کو تو خیال تھا پہلے ہی سے اژدر کو قلم کرکے پلٹ پڑے
شیر کا طپانچہ رہا ہوا تھا کہ صاحبقران نے بچالا کی اب جو ہاتھ تلوار کا رسید کیا
شیر کا ہاتھ قلم ہوگیا وہ اوسی حالت سے صاحبقران پر حملہ ور ہوا بس صاحبقران
نے بچالاکی اوسکی کمر پر جو ہاتھ مارا مثل خیار تر کے دو ٹکڑے ہوئے شیر و اژدر کا مرنا
تھا کہ ایک شعلہ خود بخود پیدا ہوا اون دونون کے جسمون سے اور جلانے لگا صاحبقران
ان دونون کو قتل فرما کر حکیم کیطرف متوجہ ہوئے دیکھا کہ کرگدن حکیم صاحب کے قریب
پہونچ گیا ہی بس صاحبقران کو تاب نہ رہی ڈانٹ کر فرمایا کہ کدھر جاتا ہی وہ تھما
تھا کہ اجلاس نے زور دیا کہ اسی اثنا مین صاحبقران پہونچ گئے جاتے ہی عقرب
کا ہاتھ مارا کہ کمر پر پڑا وہ بھی مثل خیار تر کے دو پرکالہ ہوا اوسکے بھی جسم سے آگ نکلی وہ
جلنے لگا یہ جانور جو یون مارے گئے اونکے حواس پران ہوئے اور منھ پر ہوائیان اڑنے
لگین چہرے زرد ہوگئے ہر ایک کو زندگی سے ناامیدی ہوئی زیست سے مایوس ہوئے
ہر ایک پر عالم ہراس طاری ہوا اوسی حالت ہراس مین خیلتاش نے سحر کرکے
اپنے کو گنیڈا اور زلازل نے اپنے کو چیتا بنایا اور اجلاس نے اپنے کو گرگ ان

دونون نے صاحبقران پر حملہ کیا اور اجلاس نے حکیم پر گینڈا ایک طرف سے اور چیتا
دوسری طرف سے صاحبقران پر حملہ آور ہوا بس صاحبقران نے انکے حملوں کو رد کر کے
جو ایک ہاتھ گینڈے کے مارا اُسکے کمر پر پڑا مثل خیار تر کے قلم ہوا یہ حال چیتے نے جو دیکھا
فوراً لوٹ پیٹ کر فیل مست ہو گیا صاحبقران پر حملہ کیا صاحبقران نے ایک ہاتھ
سے اُسکی خرطوم پکڑی اب جو زور کیا خرطوم مع فرفرہ کھینچ آئے وہ چیخ بھاگا اُدھر لاکھ
لاکھ حکیم نے اپنے کو اسم ہائے الٰہی پڑھکر بچایا چونکہ حرکات نہین دی تھی اس سبب
سے اُنکا اثر نہین ظاہر ہوا وہ گرگ حکیم کو اُٹھا کر اور اپنی پیٹھ پر لاد کر چلا سبب یہ تھا کہ
ہر مرتبہ جو حکیم اسکے سحر سے محفوظ رہے وہ بہ سبب اسم اعظم کے کہ صاحبقران اُس
سحر کو رد کر کے جو انکے اوپر یہ دونون ساحر کرتے تھے حکیم کی کمک فرماتے تھے اور
اجلاس کے سحر کو اسم اعظم کی برکت سے رد فرماتے تھے چونکہ اس مرتبہ صاحبقران
کو خیال نہ رہا گینڈے کو قتل کر کے فیل مست سے مقابلہ کیا اُسکے خرطوم جب کھینچ لیے
وہ بھاگا تو اُسکے عقب مین چلے اتنی مہلت جو اجلاس نے پائی گرگ تو بنا ہی
ہوا تھا حکیم کو پیٹھ پر لاد کر لے چلا جب حکیم نے دیکھا کہ یہ حرامزادہ مجکو لیے جاتا ہی
ایک مرتبہ پکار کر کہا کہ یا صاحبقران غلام کی خبر لیجیے کمک فرمائیے یہ گرگ مجکو
لیے جاتا ہی حکیم صاحب کی صدا جو صاحبقران کی گوش مبارک مین آئی فوراً خیال
آیا اُس فیل کے تعاقب کو ترک کر کے حکیم کیطرف دیکھا ملاحظہ فرمایا کہ اجلاس جادو
گرگ بنا ہوا حکیم اسقلینوس کو پشت پر لادے ہوئے لیے جاتا ہی بس صاحبقران
نے ڈانٹ کر فرمایا کہ او حرامزادے کہان جاتا ہی مین آپہونچا بھلا یہ ممکن ہی کہ میری
موجودگی مین تو حکیم اسقلینوس کو لے جائے یہ فرما کر اور دوڑ کر قریب آگئے اجلاس
نے دیکھا کہ صاحبقران قریب پہونچ گئے فوراً اسنے خیال کیا کہ اسی طور سے بھاگتا
ہون تو صاحبقران ایک ہاتھ تلوار کا رسید کرینگے میرا ابھی کام تمام ہوگا اس سے
بہتر یہ ہوگا کہ اُڑ کر بھاگون بس اسنے اُسی حالت مین جو سحر کیا تو دو پر پیدا ہوئے
یہ اُڑ کر چلا چونکہ اسکی قضا آچکی تھی یہ بچ کر جاتا کہان بس صاحبقران نے جو ملاحظہ

فرمایا کہ جب مین قریب پہونچا اور اس حرامزادے نے کوئی صورت مفر کی نہ پائی تو یہ آڑ کر
چلا فوراً کمان دوش پر سے لی اور ترکش سے تیر لیا اسم اعظم پڑھکر تیر پر دم کرکے تاک کر
جو مارا سہسکڑکی کمان سے صدا پیدا ہوئی کہ کہان بچکر جائے گا کہین گوشہ امان نہ پائے گا
زاغ پیکان بہرہ کمان سے چھوٹ کر پر کو باز کرکے چلا اور چلایا کہ مین تیری روح کو قبض
کرنے کو آیا اجلاس تھوڑا ہی بلند ہوا تھا کہ وہ تیر جاکر گردن پر پڑا کہ گردن کو توڑ کر
پار گذر گیا ساتھ تیر کے اُس ناپاک کی جان بھی نکل گئی وہ طرف زمین کے مائل ہوا
حکیم اُسکی پشت پر سے جدا ہوئے صاحبقران نے بڑھکر حکیم کو بالاے ہوا روکا اور
آہستہ سے زمین پر رکھدیا اسکا مرکر زمین پر گرنا تھا کہ ایک مرتبہ تمام عالم تاریک
ہوگیا برف باری و سنگ باری ہونے لگی سیاہ آندھی چلنے لگی خون برسنے لگا
بیر غل مچانے لگے ادھر تو اجلاس کے مرنے کی علامت بلند ہوئی اُدھر خیلتاش
کے مرنے کی کیونکہ یہ دونون عینی بھائی تھے اور زلازل جادو تو مجروح ہوکر ایسا
بھاگا کہ پھر پھر کر اُسنے نہ دیکھا کہ مین اسکے مقابلہ کو آیا تھا اور میرے ہمراہیون پر
کیا آفت گذری وہ نیل مست بنا تھا صاحبقران نے اُسکے خرطوم کھینچ لی تھی راوی
بیان کرتا ہے کہ وہ خرطوم نہ تھی بلکہ اُس خودپسند کے بینی تھے اس خودپسندی و
وسرکشی کا یہ انجام ہوا کہ ناک تواضع کی اُسی حالت سے بھاگا ہوا برابر چلا گیا
کسی مقام پر قیام نہ کیا صاحبقران نے تعاقب بھی ترک فرمایا اور اُودھر سے پلٹ کر
اجلاس کو قتل فرمایا مگر وہ ایسا خوف زدہ ہوا تھا کہ کسی مقام پر نہ ٹھہرا فوراً چلا گیا
اُسکو یہ بھی معلوم نہ ہوتا تھا کہ طلسم کشا عقب مین چلا آتا ہے یہ تو اُدھر کو بھاگا ہوا چلا
جاتا ہے ادھر اُن دونون کے مرنے کی علامت بلند ہوئی زمین کو زلزلہ ہوا ہوا تند
چلنے لگی بعد تھوڑے عرصہ کے وہ سب آفتین برطرف ہوئین میدان صاف ہوا آواز
آئی کہ کشتی نام مین خیلتاش جادو و اجلاس جادو بود افسوس مردیم و جان دادیم
بمطلب خود نرسیدیم یہ آواز جو آئی اور روشنی ہوئی صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا کہ
ایک مقام پر لاش خیلتاش کی پڑی ہوئی دوسری طرف لاش اجلاس کی پڑی ہوئی

ہوئی ہی اُسکے گلے سے خون بہ رہا ہی اور اُسکے دو ٹکڑے ہین اور حکیم بیہوش زمین پر پڑا ہوا
ہی صاحبقران نے اسم اعظم پڑھکر حکیم اسقلینوس کو ہوشیار کیا حکیم کی جو آنکھ
کھُلی تو اپنے کو خاک پر پڑا ہوا اور صاحبقران کو اپنے برابر کھڑا پایا حکیم اسقلینوس
بہ سبب تکان کے بیہوش ہو گیا تھا جب ہوشیار ہوا یہ واقعہ دیکھا فوراً اُٹھا اور یہ
خیال دل مین پیدا ہوا کہ صاحبقران نے اجلاس کو قتل فرمایا ہی ورنہ یہ مجکو نیچلا
تھا اُٹھکر کے قدم پر گرا اور عرض کیا کہ آپ نے میری جان بچائی ورنہ وہ کافر تو مجکو
لے چلا تھا صاحبقران نے حکیم اسقلینوس کے سر کو سینہ سے لگایا اور فرمایا
کہ مجکو اور تم کو خداوند کریم نے بچایا اُنکے شر سے مگر افسوس اس امر کا ہی کہ زلازل جادو
نکل گیا مین اُسکے عقب مین چلا تھا اُسنے فیل مست بنکر حملہ کیا تھا مین نے خرطوم
تو اُسکی کھینچ لی وہ بھاگا مین عقب مین چلا تھوڑی دور چلا تھا کہ تمھاری صدا آئی کہ
یا صاحبقران کمک فرمائیے مین اُسکے تعاقب کو ترک کر کے ادھر کو آیا کہ یہ امر
واجب تھا نہ معلوم وہ تم کو لے جاکر تمھارے ساتھ کیا سلوک کرتا یہان آکر
اجلاس کو قتل کر کے تم کو رہا کیا اُسکے پنجے سے وہ سحر سے پر پیدا کر کے اُڑکر چلا
تھا کہ مین نے تیر سے اُسکو قتل کیا وہ حرامزادہ نکل گیا خیر جانے دو ایسی سزا پائی
ہی کہ اب کبھی ادھر رخ تک نہ کرے گا حکیم نے صاحبقران کے ہاتھون کو بوسہ
دیا اور بہت تعریف فرمائی حکیم نے دیکھا کہ دونون کی لاشین پڑی ہوئی ہین حکیم
نے قصد کیا تھا کہ ملازمون کو حکم دون کہ یہ لاشین اُٹھا لے جاؤ اور کسی غار مین ڈالدو
کہ انکو جانوران صحرائی کھا جائین یہ دل مین خیال کیا تھا کہ یکایک ایک ہوا زور
سے آئی اور ایک بگولہ پیدا ہوا اور اُن لاشون کے قریب آیا اور اُنکو وہ ہوا اُڑا کر
اُس باغ سے طرف کوہ بے ستون کے لے گئی جب وہ غبار و بگولہ برطرف
ہوا اب جو دیکھا صاحبقران و اسقلینوس نے تو وہ لاشین نہ تھین اُن کے
جسم ناپاک سے وہ زمین پاک تھی اسقلینوس نے ملازمون کو طلب کر کے
فرمایا کہ اتنی زمین کھود کر اور مٹی کو لے جاکر صحرا مین پھینکدو تا کہ یہ زمین پاک

ہوجائے اُن ناپاکون کا خون اس مقام پر گرا ہی یہ حکم دے کر اور صاحبقران کے ہمراہ
بارہ دری ہین آئے صاحبقران مسند پر جلوہ فرما ہوئے اسقلینوس سامنے بیٹھے
باتین ہونے لگین صاحبقران نے فرمایا کہ کیون تم کو کچھ ثابت ہوا کہ یہ ساحر کہانسے
آئے تھے گو اُنکے کلام سے یہ پایا جاتا تھا کہ یہ بے ستون کے پاس آئے ہین حکیم
نے عرض کیا یہ تینون مصاحبان خاص بے ستون سے ہین اُنمین ایک کا نام اجلاس جادو
تھا اور دوسرے کا نام خیلتاش جادو یہ دونون حقیقی بھائی تھے رہا تیسرا اُسکا نام
زلازل جادو تھا جو کہ بھاگ گیا ہی اب یہ جاکر ضرور بے ستون کو اس حال سے
آگاہ کرے گا وہ اور کوئی تدبیر کرے گا یا خود آئے گا صاحبقران نے فرمایا کہ چاہے
وہ کسی کو روانہ کرے چاہے خود آئے کوئی مقام خوف نہین ہی بلکہ وہ خود آئے تو بہتر ہی
کیونکہ اسی کو قتل پر منحصر ہی کوہ بے ستون کا فتح ہونا اور بادشاہ سابق کا رہا ہونا
اسقلینوس نے عرض کیا کہ خدا ایسا ہی کرے یہان تو یہ باتین ہو رہی ہین اُدھر بے ستون
دربار مین بیٹھا ہوا ہی سب سردار ساحر و نجیر ساحر حاضر دربار کفر آثار ہین یہ حرامزادہ ان
سردارون کا انتظار کر رہا ہی کہ اجلاس وغیرہ جو براے اسیری طلسم کشا گئے ہین وہ آلین
یا اُنکی خبر آئے اور ملکہ برجیس آفتاب منظر آئے تو مین مع لشکر زیر کوہ جاکر مقیم
ہون کہ اسنے سردارون سے کہا کہ نہ طائر سحر کچھ خبر اجلاس وغیرہ کے مقابلہ کی لیکر
آئے کہ اُنسے اور طلسم کشا سے کیونکر مقابلہ ہوا نہ وہ خود واپس آئے اسکا سبب
کیا ہی سردارون نے عرض کیا کہ ابھی مقابلہ نہ ہوا ہوگا کہ جو کچھ خبر آتی یا وہ خود واپس
آتے یہی باتین ہو رہین تھین کہ سامنے سے طائران سحر پیدا ہوئے اور سامنے
بے ستون کے آکر یون گویا ہوئے کہ ہم کو جو آپ نے روانہ فرمایا تھا کہ اجلاس
وغیرہ کے مقابلہ کا حال دیکھ کر ہم سے آکر بیان کرنا تو ہم خبر لیکر آئے ہین سماعت فرمائیے
بے ستون و کل سردارون نے جو اُن طائرون کو دیکھا اور یہ کلام اُنسے سُنا سب
اُس طرف کو متوجہ ہوگئے بے ستون نے کہا کہ ہان بیان کرو کہ کیا خبر لائے ہو
اُنھون نے اجلاس وغیرہ کا قریب قصر بہشت مثل پہونچکر ایک مقام پر قیام

کرکے سحر تیار کرنا اور باز سحر و پتلہ کو برائے فراموشی اسم اعظم روانہ کرنا اُسکا اندر قصر کے نہ
جانا اور عاجز ہوکر واپس آنا انکا سبب دریافت کرنا اور کتاب سحر مین دیکھنا سبب کا
ظاہر ہونا انکا خود بوقت صبح تخت پر سوار ہوکر جانا صاحبقران و حکیم استقلینوس کا
صحن باغ مین ٹہلتے ہوئے ملنا اجلاس و خیلتاش کا صاحبقران کو باتون مین لگانا
زلازل کا باز سحر کو قفس سے رہا کرنا اُسکا سر پر صاحبقران کے گردش کرنا صاحبقران
کا متغیر ہونا حکیم کا صاحبقران کو اس حال سے آگاہ کرنا صاحبقران کا بازو پتلہ کے
سحر کو اسم اعظم سے برطرف کرنا اجلاس وغیرہ کا صاحبقران و استقلینوس پر سحر
کرنا صاحبقران کا اُن سب سحر و نکو رد کرنا انکا عاجز آنا اور ہاتھ سے صاحبقران کے
وخیلتاش و اجلاس کا مارا جانا اور زلازل جادو کا مجروح ہوکر بھاگنا سب
حال ابتدا سے انتہا تک کل و جز بیان کیا رمقے مجبورا نہ نہ بیان کیا ہوا اور کہا کہ
زلازل جادو آتے ہونگے ملاحظہ فرمائیے گا یہ جو بے ستون نے سُنا حواس
جاتے رہے کمر ٹوٹ گئی ہمت پست ہو گئی مگر اپنی اس حالت سے کسی کو آگاہ
نہ کیا بلکہ یہ کہا کہ اگر اجلاس وغیرہ مارے گئے تو کیا غم ہے یہان ساحرون کی کمی نہین
ہے ایک سے ایک زبردست موجود ہے وہ بہت مغرور ہوگئے تھے اپنے غرور کے
سبب سے پست ہوئے ایسے ایسے ساحر زبردست موجود تھے اُنکے اوپر سبقت
کی یہ نہ خیال کیا کہ ہم جوان لوگون کے سامنے اُٹھکر اتنے بڑے مہم کا قصد کرتے
ہین اور سبقت کرتے ہین تو اسکا کیا انجام ہوگا جیسا کیا ویسی سزا پائی یہان کیا گیا
وہ اپنی جان سے گئے بے ستون یہ کہی رہا تھا کہ ایک مرتبہ سامنے سے
زلازل جادو دکھائی دیا کہ مُنھ پر ناک ندارد خون بہتا ہوا چلا آتا ہے کپڑے خون
سے رنگین راوی بیان کرتا ہے کہ یہ بھاگا بھاگ چلا آیا جب بہت دور نکل آیا اب
اسنے پلٹ کر دیکھا کہ طلسم کشا عقب مین تو نہین آتا ہے جب اسنے دیکھا کہ کوئی
نہین آتا ہے تو یہ ٹھہرا اور اسنے اپنی صورت تبدیل کی یعنے ہاتھی سے انسان بنا اور
سحر کرکے اُڑکر چلا اب آکر پہونچا سب نے دیکھا کہ بدحواس ہے سامنے بے ستون

کے گر پڑا اور یون روبرو کر گویا ہوا کہ اجلاس و خیملتاش تو حضور کے حق نمک سے ادا ہوئے طلسم کشا کے ہاتھ سے مارے گئے میری یہ حالت ہوئی میرا یہ درجہ طلسم کشا نے کیا کہ اب مین کسی کو منھ دکھانے کے قابل نہ رہا میری ناک حضور پر سے تصدق ہوئی مین ناک کٹا ہو گیا مین نے اپنی خود بینی کی سزا پائی ایسی زک اٹھائی کہ ناک گنوائی کسی طرف کا نہ رہا بے ستون نے کہا کہ صاف طور سے بیان کرو تب زلازل جادو نے ابتدا سے سب حال مکرر بیان کیا بے ستون نے فکر نہین کی کہا کہ اچھا تم شفا خانہ کو جاؤ اپنا علاج کرو ہم دیکھ لینگے زلازل کو تو طرف شفا خانے کے روانہ کیا اب یہ سرداروں سے کہنے لگا کہ کیا تدبیر کی جائے سب نے کہا کہ ملکہ کو آپ لینے بھیجیے تو پھر لشکر کشی فرمایئے بے ستون نے کہا کہ اچھا یہ تو ملکہ برجیس آفتاب منظر کے انتظار مین ہوا اسکو تو انتظار مین مصروف رکھا جاتا ہے اور زلازل جو شفا خانہ مین گیا اُسکے ٹانکے لگائے گئے مرہم کی پٹی چڑھائی گئی راوی بیان کرتا ہے کہ جب زلازل کو طرف شفا خانہ کے روانہ کیا تھا اُسکے بعد اجلاس و خیملتاش کی لاشین آئین اور دھما دھم سامنے بے ستون کے گرین سب اہل دربار نے اُنکو کشتہ پایا سب نے بہت افسوس کیا اور ہر ایک اُنکے واسطے رویا ادھر اُن لاشون مین خود بخود آگ لگ گئی تھی اُنکے جسم سے شعلے پیدا ہوئے اور جلکر خاک ہو گئین اُس راکھ کے انبار سے دو طائر پیدا ہوئے اور پرواز کر کے سامنے بے ستون کے آئے اور بزبان انسانی گویا ہوئے کہ اے بے ستون کیا غفلت مین پڑا ہے آگاہ ہو کہ طلسم کشا کوہ بے ستون کو فتح کرے گا اور تو ضرور ضرور مارا جائے گا اور یہ کوہ برباد ہوگا بادشاہ سابق رہا ہو کر طلسم کشا کا شریک ہوگا طلسم کشا کے ہاتھ لوح آئے گی طلسم کشا لوح کے ذریعہ سے طلسم کو فتح کرے گا طلسم کی عمر تمام ہو گئی ہے شند کال مارا جائے گا یہان اہل اسلام کا قبضہ ہوگا اور لوگونکا قبضہ نہ ہوگا مذہب عجائب پرستی کا کوئی نام نہ لے گا جو طلسم کشا کا شریک ہوگا وہ امان پائے گا اور جو نہ شریک ہوگا بس وہ مارا جائے گا اور ذلیل ہوگا اسکے

لاش کو زاغ و زغن کھائینگے بس یہ واقعہ پیش آئے گا ہم نے آگاہ کر دیا یہ کہکر وہ طائر
ایک طرف کو روانہ ہوئے پرواز کرکے یہ دونون بیر تھے جو کہ اجلاس و خیلتاش
کے قبضہ مین تھے اُنکے مرنے سے رہا ہوئے خوشی خوشی اپنے مقام کو چلے گئے اُنکا
مرنا اُنکے حق مین بہتر ہوا جب وہ طائر یہ کہکر پرواز کر گئے بے ستون کو بہت حیرت
ہوئی ہر ایک اپنے دل مین خیال کرنے لگا کہ متواتر یہ خیال کان سے گذر رہے ہین
کہ کوہ بے ستون فتح ہوگا بے ستون مارا جائے گا طلسم کشا بادشاہ سابق کو رہا
کرے گا لوح حاصل کرکے طلسم کو فتح کرے گا دیکھیے انجام کیا ہوتا ہی جو طلسم کشا کا
شریک ہوگا وہ عزت پائے گا جان سے بچے گا زندہ رہے گا جو شراکت نہ کریگا
وہ مارا جائے گا ذلیل ہوگا بڑی خرابی ہی کہ اگر شراکت طلسم کشا کرتے ہین تو اپنا آبائی
مذہب ترک کرنا پڑتا ہی سب بُرا کہتے ہین نہین شراکت کرتے تو خرابی ہی ہر ایک
نے یہی اپنے دل مین سوچ لیا کہ چاہے ذلت ہو چاہے عزت ہم سے تو آبائی
دین نہ ترک کیا جائے گا ہم شراکت بے ستون سے دست بردار نہ ہونگے نہ
اپنے سردار سے منحرف ہونگے راوی بیان کرتا ہی کہ ان سب کو تو اس فکر و تردد مین
رکھا جاتا ہی بعض تو اپنے مذہب پر قائم رہے کہ دل سے صلاح کر رہے ہین بعض
اس فکر مین ہین کہ کسی تدبیر سے جان بھی بچائین اور آبرو بھی راوی تو انکو اس حال
مین مصروف چھوڑتا ہی اور کچھ حال صاحبقران کا تحریر ہوتا ہی کہ دوسرے دن
صاحبقران بوقت سحر بالاے برآمدہ مع حکیم اسقلینوس کے کرسی جواہر نگار
پر جلوہ فرما تھے سیر صحرا فرما رہے تھے بیرون قصر بارہ ہزار ملازم حکیم اُترے
ہوئے تھے پڑاؤ کیے ہوئے تھے اُدھر ملکہ لعلان حور پیکر اپنے کوہ پر بیٹھی
ہوئی جنگل کی سیر کر رہی تھی مگر دل مین خواجہ کا خیال تصویر خیالی پیش نگاہ تھی
لگا تصور بندھا ہوا وزیرزادی و دیگر مصاحبین گرد و پیش جمع کہ یکایک سب نے
دیکھا کہ ایک جوگی ایک شیر ژیان پر سوار اُس شیر کے ہر بن مو سے شعلہ نکلتے
ہوئے آنکھ و منہ سے دھوان نکلتا ہوا وہ جوگی صاحب اُسپر بیٹھے ہوئے

تہمت گیروی باندھے ہوئے کرتہ پہنے ہوئے سر پر ایک کلاہ درویشی رکھے ہوئے سیاہ
رنگت بڑے بڑے بال موٹے موٹے ہاتھ پاؤن بھبھوت ملے ہوئے کھور صندل کی لگی
ہوئی قشقہ کھنچا ہوا ٹیکا پیشانی پر دیا ہوا بڑے بڑے دانت زرد زرد آنکھیں لال لال یہ
معلوم ہوتا ہی کہ وہ طاس خون ہین آنکھ و کان و منھ سے شعلے نکلتے ہوئے کالے کوڑیالے
جسم سے لپٹے ہوئے بچھو پیشانی پر بجائے ابرو کے سیاہ بنے ہوئے جھولی شانہ
پر پڑی ہوئی ہاتھ مین بجائے کوڑے کے افعی سیاہ اس شان و شوکت سے نمایان
ہوئے وہ سب کے سب دیکھکر ڈر گئین ہر ایک کانپ کر رہ گئی اپنا اپنا سحر
فراموش کرکے مارے خوف کے مگر وہ جوگی صاحب کسی طرف متوجہ نہ ہوئے اپنے
شیر کو مہمیز کیے ہوئے چلے جاتے تھے ایک نے دوسری سے اشارہ کیا کہ بہت
بڑا ساحر ہی اسکے شر سے خداوند بچائین پوچھین نہ معلوم کدھر جاتا ہی اور کس خیال
مین ہی ایسے کی خدمت کرنا باعث افتخار و موجب ثواب ہی دوسری نے جواب دیا
کہ خداوند اسکی شکل نہ دیکھائین خواہین تو یہ باتین کر رہین تھین کہ ملکہ اور وزیرزادی
کی بھی نگاہ پڑ گئی وزیرزادی نے ملکہ سے عرض کیا کہ حضور نے ملاحظہ فرمایا کہ کیسا
زبردست یہ جوگی ہی جو کہ شیر پر سوار اس جنگل سے پیدا ہوا ہی ہم کو برسون گذر ے
یہان رہتے ہوئے اکثر جنگل کی سیر بھی کی ہی مگر اس جوگی کو کبھی نہین دیکھا نہ معلوم
یہ کہان مقیم رہتے تھے اور اب یہ کدھر جاتے ہین ملکہ نے جواب دیا کہ یہ یہان کے
باشندون مین سے نہین معلوم ہوتا ہی اور کسی شہر کا رہنے والا ہی یہ لوگ تو جنگل جنگل
و صحرا صحرا کوہ کوہ پھرا کرتے ہین جدھر جی چاہا نکل گئے اسطرف بھی نکل آئے مین نے
پہلے ہی تم سے دیکھا تھا اور خیال کر رہی تھی واقعی ساحر زبردست اور بہت بڑا
جوگی ہی اور بظاہر صاحب کمال معلوم ہوتا ہی اور ایک دل میرا یہ کہتا ہی کہ یہ بنا
ہوا ہی تو ساحر مگر ایسا نہین ہی جیسا کہ اسنے اپنے کو بنایا ہی اگر میرا دل ٹھکانے ہوتا
تو مین ضرور اسکو اپنا مہمان کرتی اور امتحان سحر کرتی اگر صاحب کمال ہوتا تو شاگرد
ہوتی مگر کیا کرون مجبور ہون وزیرزادی نے عرض کیا کہ اے ملکہ میرے قیاس مین یہ آتا ہی

کہ اس جوگی کو بے ستون نے برائے اسیری طلسم کشا روانہ کیا ہی کیونکہ یہ تو اسی طرف
جاتا ہی کیونکہ بے ستون سے اکثر ایسے ہی لوگون سے ملاقات ہی اور ایسے لوگ بے ستون
کے شریک ہین اُنمین سے کوئی نہ کوئی ہوگا کہ اُسکو بے ستون نے روانہ کیا ہوگا کہ جاکر تم
طلسم کشا کو اسیر کر لاؤ یہ بموجب حکم بے ستون اُسی طرف کو جاتا ہی ملکہ نے کہا کہ ای دل آرا
تم سچ کہتی ہو اگر یہ طلسم کشا کی گرفتاری کو جاتا ہی تو جائے مجھکو کیا غرض مین یہ جانتی ہون کہ
جسطور سے مین طلسم کشا کے مقابلہ سے عاجز ہوکر واپس آئی ہون یہ بھی واپس آئے گا یہ
تم سب سے بلا خوف و خطر کہے دیتی ہون کہ طلسم کشا پر کوئی غالب نہ آئے گا جو جائے گا
یا تو اپنا سا منھ لیکر واپس آئے گا یا اسیر ہوگا یا مارا جائے گا وزیرزادی نے عرض کیا کہ
بجا ارشاد ہوا یہ کہکر کہا کہ ای ملکہ میرا تو جی چاہتا ہی کہ اس جوگی کا کسی طور سے امتحان ہو جاتا
کیونکہ طلسم کشا کیطرف جاتا ہی معلوم ہو جاتا کہ جس بھروسہ پر جاتا ہی کیسا ساحر ہی
ملکہ نے کہا کہ اگر تیری یہی مرضی ہی تو ابھی معلوم ہوا جاتا ہی یہ کہکر ملکہ کے سامنے
ایک نارنج سیندور سے رنگا ہوا رکھا تھا ملکہ نے وہ نارنج اُٹھا کر اسم سحر دم کرکے
اُس جوگی کی طرف پھینکا وہ جوگی صاحب اپنے شیر آتش پر سوار بلا خوف چلے جاتے
تھے یہ بھی اُنکو خبر نہ تھی کہ یہان کوہ پر کون لوگ بیٹھے ہین اور کسی نے میرا امتحان کیا ہی اُدھر وہ
نارنج قہقہہ کرتا ہوا قریب اُن جوگی کے آیا اور خود بخود قریب پہونچکر شق ہوا اور سرد ہوکر
زمین پر گرا اور خاک مین مل گیا بالکل جوگی پر سحر ملکہ نے اثر نہ کیا یہ جو ملکہ نے دیکھا وزیرزادی
سے فرمایا کہ یہ جوگی بڑا صاحب کمال ہی کیونکہ میرے سحر نے بالکل اُسپر اثر نہین کیا
بلکہ اُسکے قریب پہونچکر میرا سحر بالکل بیکار ہوگیا اور یہ سحر میرا بہت زبردست
تھا اگر کوئی ساحر زبردست بھی مقابلہ مین ہوتا تو وہ بھی اسکو بہت مشکل سے
دفع کرتا اور اس ساحر و جوگی کے قریب جاکر بیکار ہوگیا اُسنے اُس کے دفع کرنے
کی فکر تک نہین کی وزیرزادی نے عرض کیا کہ پھر تو معلوم ہوتا ہی کہ یہ ضرور طلسم کشا پر
غالب آئے گا جب ایسا ساحر زبردست ہی ملکہ نے جواب دیا کہ ای دل آرا اگر
سامری و جمشید بھی آکر مقابلہ کرین طلسم کشا سے تو وہ بھی طلسم کشا پر غالب نہ آئینگے

کیونکہ وہ مالک اسم اعظم ہے اور جو مالک اسم اعظم ہوتا ہے اُسپر سحر اثر نہین کرتا ہے جب تک اسم اعظم فراموش نہ کیا جائے اُسوقت تک اُسپر سحر اثر نہین کرتا ہے بس طلسم کشا پر کسیکا سحر اثر نہ کرے گا یہ جوگی بھی جائے گا اپنا منھہ لے کر واپس آئے گا دل آرا نے عرض کیا بجا ارشاد ہوتا ہے ملکہ نے کہا کہ رہ جاؤ مین ایک سحر اور کرتی ہون یہ کہکر جھولی سے ایک گولہ نکالا اُسپر اسم سحر دم کر کے سر اُٹھایا اور قصد کیا کہ جوگی پر مارون اب جو جوگی کیطرف دیکھا تو جوگی کو نہ پایا جوگی اتنے عرصہ مین چلا گیا تھا ملکہ خاموش ہوگئی گولہ کو جھولی مین رکھ لیا اور وزیرزادی سے کہا کہ کیا کرون وہ جوگی اتنے عرصہ مین چلا گیا ابکی کا میرا سحر رد کرتا تو مین جانتی کہ بڑا صاحب کمال ہے اُسکی قضا نہ تھی جو وہ چلا گیا خیر وہان جاکر جب ذلیل ہو کر واپس آئے گا تو دیکھا جائے گا یہ کہکر لعلان تو کوہ پر سے اُٹھکر اپنے باغ کو چلی گئی ادھر وہ جوگی صاحب شیر پر سوار اُسی طور سے چلے جاتے ہین ہان پر یہ کلمہ ہے کہ بجرنگ بجرنگ سوائے اس کلمہ کے کوئی بات نہین کرتے ہین کہ اسیطور سے بجرنگ بجرنگ کہتے ہوئے اُس مقام پر پہونچے کہ جہان بیرون قصر بلازمان حکیم اسقلینوس فروکش تھے خیمے وغیرہ برپا تھے اُدھر بالائے قصر برآمدہ پر صاحبقران و حکیم اسقلینوس بیٹھے ہوئے جنگل کی سیر کر رہے تھے کہ جوگی صاحب وہان پہونچے اُن لوگون نے جو اس شان و شوکت سے و ہیبت کا جوگی شیر پر سوار دیکھا اور دیکھا اسی طرف آتا ہے سب کے حواس جاتے رہے سب کے سب خائف و ترسان ہوگئے آپس مین کہنے لگے کہ خداوند کریم اس جوگی کے شر سے بچائے یہ ضرور طلسم کشا کی تلاش مین ادھر کو آتا ہے بے ستون کا بھیجا ہوا ہے دو ایک نے کہا کہ آتا ہے تو آنے دو بنا کیا لیگا جیسا ہم سے سوال کرے گا ویسا پائے گا ہمارا خدا حافظ ہے ہم خدا پرست ہین یہ ساحر ہے ہمارا کر کیا سکتا ہے تم سب نے دیکھا تھا کہ بھانجی شنگال کی کس زور و جبر آئی تھی وہ عاجز ہو کر چلی گئی اجلاس و عیلتاش وزراول جادو آئے مصاحبان خاص بے ستون مارے گئے ایک اپنی ناک کٹوا کر بھاگ گیا یہ بھی مارا جائے گا یا اسیر ہوگا یا بھاگ جائے گا ہم کیون خوف کرین کیون ڈرتے ہو

اپنے حواس درست کرو جو کہ منچلے تھے اُنکے یہ قول تھے مگر اُنکی باتون سے کسی کا خوف
برطرف نہ ہوا اُسی طور سے سب خوف زدہ رہے مگر یہ کیا کہ سب نے ہتھیار لگا لیے اور
آمادہ ہوکر بیٹھے مگر ایک قسم کا تلاطم تھا ہر ایک کو اپنی جان کی پڑی ہوئی تھی اُدھر وہ
جوگی صاحب اُس مقام پر جو پہونچے چارون طرف سے سب نے گھیر لیا ہر ایک اپنی
اپنی کہہ رہا ہے وہ جوگی یہی کہے جاتے ہین بجر نگ بجر نگ جب چارون طرف سے
لوگون نے گھیر لیا ایک مرتبہ بنگاہ قہر اُنکی طرف دیکھا دیکھنا تھا کہ سب کے سب
مارے خوف کے پیچھے ہٹ گئے قریب سے جوگی صاحب کے جوگی صاحب نے ایک
مرتبہ باآواز مہیب کہا کہ تم لوگون نے کیون ہم کو گھیرا ہے کیا بات ہے اور تم کون لوگ ہو
ہم تو خداوند سامری و جمشید و عجائب نگار کا فرستادہ پاس امیر حمزہ و حکیم اسقلینوس
کے آیا ہے کیا یہی باغ حکیم اسقلینوس کا ہے ہم خداوندون کا مصاحب خاص ہے ہم
سے اُنھون نے فرمایا ہے کہ حمزہ حکیم اسقلینوس کے باغ مین ہے حکیم اسقلینوس
کا مہمان ہے اور ہمارے خاص بندہ حکیم کشیاطین کو حمزہ نے اپنے عیار کے ذریعہ سے
گرفتار کرا کے قید کیا ہے بس مجکو خداوندون نے روانہ فرمایا ہے کہ تم جاکر حمزہ کو سمجھاؤ کہ
وہ ہمارے خاص بندہ حکیم شیاطین کو رہا کر دے مین بموجب حکم کے ادھر کو آیا ہون
اُنھون نے فرمایا تھا کہ باغ اسقلینوس و قد بشت شل مین حمزہ و حکیم
اسقلینوس ہین حکیم اسقلینوس مسلمان ہوگیا ہے گو وہ قبل سے خدا پرست تھا
مگر اپنے کو پوشیدہ کیے ہوئے تھا جب حمزہ ادھر آیا اُسنے اپنے کو ظاہر کیا اور اُسکا
شریک ہوگیا ہان بتاؤ یہی باغ ہے حکیم کا اور حمزہ حکیم کا مہمان ہے یا نہین اُن لوگون نے
کہا کہ ہم ملازم ہین حکیم کے اور یہی باغ ہے ضرور ہمارے مالک حکیم اسقلینوس کا
اور حمزہ طلسم کشا ضرور اُنکے مہمان ہین اور حکیم شیاطین بھی ضرور اُنکے پاس قید
ہین جو آپ کا منشا ہو بیان فرمائیے ہم اُنکو آگاہ کرین جوگی صاحب نے جواب دیا
کہ ہم اُنکے پاس آئے ہین اور اُنکے پاس جائینگے اُن لوگون نے جواب دیا کہ آپ
یہان قیام فرمائین ہم اطلاع کر لین اور اجازت ہو لے تو شوق سے تشریف لیجائیگا

جوگی نے کہا کہ ہمارے لیے اجازت کی کوئی ضرورت نہین ہی ہم بارون اجازت کے جاسکتے
یہ کہکر شیر کو مہمیز کر کے بجرنگ بجرنگ کہتے ہوئے طرف قصر کے چلے ملازمان حکیم اسقلینوس
نے قصد کیا کہ روکین جو کہ ذرا منچلے تھے وہ سامنے آئے جوگی نے جو دیکھا کہ یہ لوگ
روکنے کے قصد سے سامنے آتے ہین بنگاہ قہر آلودہ دیکھا دیکھنا تھا گو کہ وہ لوگ منچلے
اور بہادر تھے مگر اس قہر کی نگاہ سے دیکھا کہ اُنکے بھی اندام مین تھرتھری پڑ گئی اور
سامنے سے ہٹ گئے مگر ایک تلاطم مچ گیا ہر ایک غل مچانے لگا چند ملازم دوڑ کر
طرف قصر کے چلے اس قصد سے کہ قبل اُنکے جانے کے اور وہان پہونچنے کے ہم حکیم
اسقلینوس و طلسم کشا کو آگاہ کرین کہ اسطور سے ایک جوگی اندر قصر کے آتا ہی ہم نے
لاکھ لاکھ روکا مگر وہ ہم سے نہین رُکتا ہی برابر چلا آتا ہی اُسکی زبان پر یہی کلمہ ہی کہ
بجرنگ بجرنگ یہ لوگ تو طرف قصر کے چلے اور وہ جوگی صاحب بھی چلے آتے ہین اُدھر
بالائے برآمدہ حکیم اسقلینوس و صاحبقران بیٹھے ہوئے سیر کر رہے تھے کہ یکایک
غل و شور کی اہل لشکر کی صدا کان مین آئی پہلے حکیم نے طرف اپنے لشکر کے دیکھا
پہلے نگاہ حکیم کی جوگی پر پڑی دیکھا کہ ایک جوگی شیر پر سوار طرف قصر کے چلا آتا ہی میرے
ملازمون کا مجمع اُسکے عقب مین ہی مگر اُسکا کوئی کچھ بنا نہین سکتا ہی جوگی کی صورت
اور ہیبت کو جو حکیم اسقلینوس نے دیکھا ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ رعشہ اندام مین
پڑ گیا دل مین کہا کہ پناہ بذات خدا کیا بدشکل انسان ہی خدا اسکے شر سے محفوظ رکھے
یہ دل مین کہا صاحبقران سے کہ حضور نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک جوگی اسطرف کو
چلا آتا ہی کیسا بدشکل اور زبردست ساحر معلوم ہوتا ہی خداوند کریم اُسکے شر سے
مجکو اور آپ کو بچائے یہ ضرور ہمارے اور آپ کے ایذا رسانی کے لیے آتا ہی بارہ
ہزار میرے ملازم ہین مگر ایک اُسکا کچھ نہین بنا سکتا ہی بڑا زبردست ساحر معلوم
ہوتا ہی دیکھیے کیسا شور و غل ہی صاحبقران ملاحظہ فرما چکے تھے حکیم سے فرمایا کہ
کوئی مقام خوف نہین ہی آتا ہی تو آنے دیجیے کیا بنا لے گا یہ کہکر فرمایا کہ چلو قصر مین
بیٹھین بس حکیم و صاحبقران دونون برآمدے پر سے اُٹھکر بارہ دری مین آئے

صاحبقران مسند پر جلوہ فرما ہوئے حکیم سامنے بیٹھے صاحبقران نے حکیم سے فرمایا کہ کیا بد ہئیت و
بدشکل انسان ہی وہ جوگی جو چلا آتا ہی مین نے بڑے بڑے ساحر دیکھے مگر ایسا ساحر کوئی میری نگاہ
سے نہین گذرا و مامہ ایسی ساحرہ کہ جسکا سحر مین مثل و نظیر نہ تھا مگر وہ بھی ایسی بدشکل نہ تھی اور یہ
ہئیت اُسکی نہ تھی جو اس جوگی کی ہی بارہ ہزار مین وہ ایک ہی اور کوئی کچھ بنا نہین سکتا ہی صاحبقران
یہ فرما رہے تھے کہ دیکھا چند سوار و چوبدار دوڑے ہوئے چلے آتے ہین سانس پھولی ہوئی ہی پسینہ مین
غرق ہین آکر سامنے گرے حکیم و صاحبقران نے جو یہ حالت اُنکی دیکھی گھبرا کر پوچھا کہ کیون تم لوگ
کیون اسقدر گھبرائے ہوئے آئے ہو اور کیا سبب ہی جو اسقدر پریشان ہو حواس درست کرکے
کلام کرو کیا خبر لائے ہو یہ جو حکیم اسقلینوس و صاحبقران نے فرمایا اُن لوگون نے حواس
اپنے درست کرکے یون عرض کیا کہ ہم لوگ اپنے بستر پر بیٹھے ہوئے تھے کہ یکایک ہم نے دیکھا کہ ایک
جوگی صحرا سے شیر پر سوار ظاہر ہوا اور ہماری طرف آیا جب لشکر مین پہونچا تو ہم نے بڑھکر دریافت کیا
کہ آپ کہانسے تشریف لائے ہین اور کہان تشریف لے جائیے گا فرمایا کہ ہم سامری و جمشید کے پاس
سے آئے ہین اُنھون نے مجکو حمزہ و اسقلینوس کے پاس بھیجا ہی کیونکہ اُنکا بندہ خاص شیاطین
اُنکے پاس قید ہی اُسکی سفارش کی ہی اور کہا ہی کہ اب ان حرکات سے باز آؤ ابھی تک ہم تمھارا
بہت پاس کرتے ہین مگر اب ظلم و بدعت تمھارا ہمارے بندون پر حد سے زیادہ ہو گیا ہی اب ہم کو خیال
آیا ہی ہم تم کو آگاہ کرتے ہین اب ظلم و بدعت نہ کرو آیندہ تم کو اختیار ہی جب ہم نے یہ سُنا کہ یہ آپکے
پاس آئے ہین ہم نے عرض کیا کہ ہم خبر کر لین تو تشریف لے جائیے گا کہا کہ کوئی ضرورت نہین ہی ہم بدون
اطلاع کے جائینگے ہم نے قصد روکنے کا کیا ایسی قہر کی نگاہ سے دیکھا کہ کچھ جراءت نہ ہوئی کہ کلام
کرین یا روکین وہ ہم سب کو قہر و غضب سے دیکھکر ادھر کو چلے ہم بھاگے کہ آپ کو خبر کرین خداوند
نعمت ایک کلمہ جو کہ اُنکی زبان پر ہی وہ ہماری سمجھ مین نہین آتا ہی سوا اس کلمہ کے کوئی کلمہ
نہین کہتے ہین یہی کلمہ زبان پر ہی کہ بجر نگ بجر نگ نہ معلوم اسکا کیا منشا ہی صاحبقران نے یہ
سُنکے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہی کوئی بچہ شیطان ہی یہ بھی شعبدہ ہی کسی ساحر کا کچھ خوف نہ کرو آتا ہی
تو آنے دو روبرو کو مت ہم سمجھ لینگے اُنھون نے عرض کیا کہ ہمارے روکے سے وہ کب رکیگا وہ
لوگ یہ کہہ رہے تھے کہ صاحبقران نے دیکھا کہ سامنے سے وہ جوگی اُسیطور سے شیر پر سوار

چلا آتا ہی عقب مین اُسکے چند ملازم حکیم کے ہین کہ صاحبقران نے اُن ملازمون کو اشارہ کیا کہ
تم پلٹ جاؤ وہ فوراً اشارہ پاتے ہی اُسکے عقب سے پلٹ گئے وہ جوگی اسیطور سے شیر
پر سوار بجر نگ بجر نگ کہتا ہوا بارہ دری مین آیا ہر بن موسے اور ناک و کان و مُنھ سے شیر کے بھی
شعلہ نکلتے تھے اور جوگی کے بھی تمام جسم مین سانپ کالے کوڑیالے لپٹے ہوئے تھے کہ وہ جوگی
بارہ دری مین قریب فرش کے آکر شیر پر سے اُترا مگر اب کلام نہین کرتا ہی بجر نگ بجر نگ کہہ رہا ہی
بہ نگاہ قہر صاحبقران و حکیم کو دیکھا منشا یہ تھا کہ کوئی تعظیم کو نہ اُٹھا حکیم نے قصد کیا تھا کہ تعظیم
کو اُٹھون کہ صاحبقران نے منع فرمایا تھا اشارہ سے کہ کافر ہی دوسرے ساحر اسکی تعظیم کو نہ
اُٹھو حکیم بھی نہ اُٹھے تھے جوگی نے مُنھ سے کچھ نہ کہا سوائے بجر نگ کے مگر اشارہ سے بطور
سامری پرستان سلام کیا کسی نے جواب سلام نہ دیا سب خاموش بیٹھے رہے کہ جوگی نے ادھر اُدھر
دیکھا کہ کہان بیٹھون جب صاحبقران نے دیکھا کہ جوگی ادھر اُدھر دیکھ رہا ہی خیال فرمایا کہ
جگہ کی تلاش کر رہا ہی اشارہ فرمایا کہ مسند پر آکر بیٹھو صرف اس خیال سے مسند پر بٹھایا کہ یہ بدون
طلب مہمان آیا ہی گو بہ قصد دشمنی آیا ہی اور کافر بھی ہی مگر مہمان تو ہی اور صاحبقران صاحب
خلق بھی ہین تعظیم کو جو منع کیا اور خود بھی نہ اُٹھے اسکا یہ سبب تھا کہ حکیم تو کانپ رہے تھے
بہ سبب خوف کے یہ خیال فرمایا کہ اگر حکیم تعظیم کو اُٹھے بہ سبب کانپنے کے گر پڑے تو یہ جوگی
خیال کرے گا کہ میرا خوف غالب آیا یہ زیادتی کرے گا اور عزت اسلام مین فتور واقع ہوگا اور
حکیم کی حقارت ہوگی اور خود بھی اسی خیال سے نہ اُٹھے کہ اگر مین اُٹھونگا تو حکیم بھی ضرور اُٹھیگا
یہی انجام ہوگا بس آپ بھی بیٹھے رہے اور حکیم کو بھی نہ اُٹھنے دیا مگر برابر بلا کر بٹھایا جب
جوگی بیٹھ چکا اُسوقت اُسنے ادھر اُدھر دیکھنا شروع کیا شیر سامنے قریب فرش ٹھہرا ہوا ہی
کسی سے بولتا نہین ہی ملازمان حکیم دست بستہ حاضر ہین مگر ہر ایک کا دم نکلا ہوا ہی کہ شیر
کھا جائے گا اگر ذرا تم نے حرکت کی سب تصویر لگے بنے ہوئے کھڑے ہین اُدھر حکیم استقلبنوس
کی خود یہ حالت ہی کہ جب سے جوگی کو دیکھا ہی اندام مین رعشہ ہی گُلب ٹھہرا یا جاتا ہی یہی خیال
ہی کہ دیکھیے کیا ہوتا ہی یہ بڑا زبردست ساحر معلوم ہوتا ہی مگر اپنے کو سنبھالے ہوئے بیٹھے تھے
جب جوگی بیٹھ چکا ادھر اُدھر دیکھنے لگا مگر یہ کہے جاتا ہی بجر نگ بجر نگ زبان تالو سے

نہین لگتی ہی صاحبقران کا دماغ پریشان ہوگیا ہی ایک مرتبہ جوگی کی طرف دیکھکر فرمایا کہ بیکار
بجرنگ بجرنگ کہکر دماغ خالی کیا ہی جس کام کو آئے ہو وہ کام بیان کرو اس بک بک سے کیا
حاصل ہی ہم اس بات کو تمھاری نہین سمجھتے ہین یہ معمہ ہماری سمجھ مین نہین آتا ہی ہم کو بھی تو
معلوم ہو کہ آپ کس غرض سے یہان تشریف لائے ہین یہ جو صاحبقران نے فرمایا جوگی نے
بہ نگاہ قہر صاحبقران کے چہرہ پر نگاہ کی اور خاموش ہوا صاحبقران کو بالکل خوف نہ
تھا یہ بھی خیال نہ تھا کہ یہ ساحر ہی یہ بھی نہ جانتے تھے کہ یہ کون آیا ہی بلا خوف و خطر بیٹھے ہوئے
تھے جب صاحبقران نے جوگی کی طرف مخاطب ہو کر یہ فرمایا تھا کہ بیکار کی بک بک
کرکے دماغ خالی کیا ہی تو حکیم صاحبقران کی اس تقریر سے بہت ہی خوفزدہ ہوا تھا
کہ ایسے ساحر زبردست کے منھ پر یہ کہا کہ بیکار دماغ پریشان کرتے ہو ایسا نہ ہو کہ برہم ہو کر
آمادہ فساد ہو اس سے تو صلح کی تقریر کرنا تھی تاکہ یہ شر دفع ہو نہ کہ وہ تقریر کہ جس سے فساد
کی صورت نکلے بہ نرم زبانی اور خوش بیانی اسکو رام کرنا تھا اودھر جب صاحبقران کی
تقریر سنکے جوگی نے بنگاہ قہر دیکھا حکیم کے دم پر بن گئی کہ غضب ہوگیا کہ جوگی کو غصہ آگیا
آفت برپا ہوتی ہی اودھر جوگی نے صاحبقران کی طرف دیکھکر خاموشی اختیار کی چند
منٹ تک خاموش رہا اسکے بعد صاحبقران کیطرف مخاطب ہو کر باواز غیظ آلودہ صاحبقران
سے کہا کہ آپ بڑے نازک دماغ ہین کہ یہ میری نسبت کہتے ہین کہ بک بک کرکے دماغ پریشان
کر دیا ہی مجھ ایسے بندہ خاص و عبادت گذار سے ایسے کلام کرتا ہی معلوم ہوا کہ تم کو بہت غرور ہوگیا
ہی اپنے زور و طاقت پر اور خداوند سامری کے بندونکو قتل کرکے مغرور ہوگئے ہو کہ اسکے خاص
بندون سے ایسے کلام کرتے ہو قہر خداوند سامری و جمشید سے نہین ڈرتے ہو انھون نے طرح
دے دے کر تم کو بہت سر چڑھایا ہی کہ کچھ بھی تم کو خیال نہین ہی خداوند سامری و جمشید کو ترک
کرکے جسنے پیدا کیا تھا خدائے نادیدہ کی پرستش پر کمر کسی اور سامری کے بندونکو قتل کرنا شروع
کیا یہ اچھا نہین کیا ہی اسوقت تک خداوندون کو خیال نہ آیا اب خیال آیا ہی آگاہ ہو کہ
مجکو تمھارے پاس بھیجا ہی کہ مین تم کو آگاہ کرون ای حمزہ عرب آگاہ ہو کہ اسوقت خداوند
سامری و جمشید اور انکے کل نائب باغ جنت مین قصر یاقوت نگار مین جلوہ فرما تھے سب

حاضر خدمت تھے کہ لقا و زمرد ثانی و فرعون ثانی و زبرجد نگار وغیرہ نے شکایت کی حمزہ عرب
نے جو کہ انکا بندہ خاص ہی اور آپ نے اُسکو اور اسکے بندون و دیگر عزیزون و سردارون کو بھی قوت
عطا فرمائی ہی وہ بہ سبب قوت خداوندی کے بہت زور آور و طاقتور ہوئے ہین کسی سے زیر
نہین ہوتے ہین کوئی اُنپر غالب نہین آتا ہی بدین سبب بہت سر اُٹھایا ہی اور آپکے بندونکو
بہت پریشان کرتے ہین اور عاجز اُنکے قتل و غارت پر کمر باندھی ہی لہذا ہم لوگ اُنکے ہاتھوں سے
عاجز ہوکر یکے بادیگرے آپ کی خدمت مین چلے آئے اب وہ جہان جہان آپ کے بندے آپ کی
بندگی کرنے والے ہین وہان لشکر کشی کرکے جاتے ہین اُنکو قتل و غارت کرتے ہین یہ خیال کرتے ہین
کہ سوائے خدائے نادیدہ کے بندگی کرنے والون سے کوئی نہ ہوگا یہ لوگ خداوند سامری سے شکایت
کر رہے تھے کہ نائب خداوند عجائب نگار بھی آئے اُنھون نے آکر شکایت کی کہ آجکل خدائے
نادیدہ کی بندگی کرنے والون نے میرے طلسم اور میرے بندونپر ظلم و بدعت شروع کی ہی اور
لشکر لے کر آئے ہین اور ہزارون کو قتل و غارت کر رہے ہین آپ کے پاس فریاد لے کر آیا ہون خبر
لیجیے یہ سُنکے خداوند سامری نے فرمایا کہ ہان اب مین بھی دیکھتا ہون کہ اُنھون نے بہت سر اُٹھایا
ہی اُنکو تنبیہ کرنا میرے اوپر واجب ہوا ہی اب مین اُنکو غارت کیے دیتا ہون مگر ایک مرتبہ آگاہ کرلون
یہ فرما کر میری طرف دیکھا اور مجھ سے فرمایا کہ ای بجرنگ بن اجرنگ تو اسوقت دنیا پر جا حمزہ
عرب قصر بہشت مثل مین پاس حکیم اسقلینوس کے موجود ہی اور حکیم نے اُسکو اپنا مہمان
کیا ہی اور میرے خاص بندہ حکیم شیاطین کو اُسکا عیار پکڑ لایا ہی اُسنے اُسکو قید کیا ہی بس تو جا کر
میری طرف سے حمزہ عرب سے کہنا کہ اول تو حکیم شیاطین کو رہا کر دو دوسرے ان حرکات
کو ترک کرو میرے بندون کے قتل و غارت سے باز آؤ ورنہ اگر مجھکو غصہ آجائیگا تو بڑی خرابی ہوگی
تم سب کو خاک سیاہ کر دونگا اب مجھ سے یہ ظلم و بدعت نہین دیکھا جاتا ہی جو تم میرے بندونپر
کرتے ہو اسوقت تک یہ خیال تھا کہ تم راہ راست پر جاؤ مگر تم کسی طور سے نہین آتے لہذا
تم کو آگاہ کرتا ہون اگر اس آگاہ کرنے پر بھی تم نے نہ خیال کیا تو تم پر اپنا عذاب نازل کرونگا
چنانچہ مین یہ حکم خداوند سُنکے اُسیوقت مین وہان سے شیر پر سوار ہوکر چلا یہان آکر پہونچا
ای حمزہ عرب مین تجھ سے کہتا ہون کہ یہ دنیا مقام سرا ہی یہان کوئی ہمیشہ نہین رہا ہی ۔

نہ رہے گا لہذا تجھکو لازم ہی کہ اپنے خدا کو پہچان اور دین سامری کو اختیار کر سامری پرستون کے
ظلم و بدعت سے باز آ اُنپر ظلم و بدعت نہ کر اُنکے قتل و غارت سے ہاتھ اُٹھا تمام دنیا کو خداوند
سامری و جمشید نے پیدا کیا ہی اُنکی قدرت سے زمین و آسمان ماہ و مہر کوہ و صحرا دشت و دریا
بحر و شجر جن و بشر بہشت و دوزخ پیدا ہوئے ہین وہی سب کے خالق ہین اُنھون نے ہی تم
سب کو خلق کیا ہی اور اپنے زور قدرت و طاقت خداوندی سے ایک حصہ تم کو دیا ہی جو تم
کسی سے زیر نہین ہوتے ہو اور سب پر غالب آتے ہو یہ سبب عنایت و رحمت و پرورش خداوندی
کا ہی خدائے نادیدہ کی بندگی کرنا بیکار ہی جسکو آنکھ سے نہین دیکھا وہ کیسا خدا ہی اُسکی
بندگی اور اُسکو سجدہ کرنا لازم ہی کہ جو کہ دکھائی دے اور ہم اُسکے سامنے کھڑے ہوکر اپنی حاجت کو بیان
کرین یا اُسکو سجدہ کرین کہ جو کہ دکھائی نہ دے اور ہماری نہ سنے ای حمزہ عرب یہ سب دنیا
اور سب سامان پیدا کیے ہوئے خداوند سامری و جمشید کے ہین وہی سب کے خالق ہین دنیا سے
جولہ بدل کر بالائے آسمان تشریف لے گئے اور بہشت مین جاکر مقیم ہوئے جو بندے اُنکے تم لوگون
کے ہاتھ سے مارے گئے سب داخل بہشت ہوئے اور جو خدائے نادیدہ کی بندگی کرنے والے دنیا سے
گئے وہ داخل دوزخ کیے گئے وہ جہنم مین جل رہے ہین اور فریاد کر رہے ہین کہ یا خداوند سامری ہماری
خطا کو معاف فرمائیے آپ خدائے برحق اور خالق مطلق ہین ہم کو حمزہ نے بہکایا ہم حمزہ کے بہکانے
سے تجھ سے منحرف ہوئے اگر ہم یہ جانتے تو کبھی ایسا نہ کرتے حمزہ کے کہنے پر عمل نہ کرتے اسوقت مین
کوئی ہم کو آکر نہین بچاتا ہی کوئی فریادرسی نہین کرتا ہی خداوند ایک سماعت نہین فرماتے ہین ای حمزہ
عرب اگر اسوقت تو میرے کہنے پر عمل نہ کرے گا اور دین اسلام کو نہ ترک کرے گا تو یاد رکھ کہ خداوند جمشید
و سامری اپنا عذاب تجھ پر نازل کرینگے اور تجھکو داخل جہنم کرینگے اُسوقت فریاد کروگے تو کوئی نہ سماعت
کرے گا بس اسی مین خیریت ہی کہ حکیم شیاطین کو رہا کردو اور سامری پرستی اختیار کرو اور بلاؤ حکیم
شیاطین کو اگر میرے کہنے کے خلاف کروگے تو یاد رکھو کہ مین اسیوقت تم کو مع حکیم اسقلینوس
کے خاک سیاہ کرونگا تم کو اسیر کرکے پاس خداوند کے لے جاؤنگا خداوند تم کو اُسیوقت داخل
دوزخ فرمائینگے یہ جو جوگی نے کہا صاحبقران نے برہم ہوکر فرمایا کہ کیا بیہودہ بک رہے ہو لعنت
سامری و جمشید دونون پر اور دیگر منکران دین اسلام پر وہ سب بجگہ شیطان تھے اور شیطان

کے بہکانے سے خدائی کا دعوی کرتے تھے اُنکو مین نے قتل کیا اور جو باقی ہین اُنکو قتل کرونگا وہ میرے
ہاتھ سے بچکر جاتے کہان ہین یہ جو تم نے کہا کہ سامری و جمشید نے اپنے بندو نکو داخل بہشت کیا اور خدا ے
نا دیدہ کے بندو نکو داخل جہنم کیا یہ بالکل جھوٹ اور غلط ہے وہ مرتد اور مشرک تھے جو اُنکو خدائی
مانتے تھے وہ سب بھی مشرک تھے بس وہ سب واصل جہنم کیے گئے ہونگے اور آگ مین جل رہے ہونگے
وہ اپنے کو تو بچا نہ سکے ہونگے اپنی بندگی کرنے والون کو کیا بچا ئینگے یہ کیسے خدا تھے کہ ہم لوگون کے ہاتھ
سے بھاگتے پھرتے تھے اور دامن پناہ نہ ملتا تھا آخر کو قتل ہوئے یہ کیسے خدا تھے کہ بندون سے بھاگے
اور قتل ہوئے بس یہ خدا کی شان نہین ہے کہ وہ مثل بندون کے بھاگے اور اپنے بندون سے عاجز و پریشان
ہوئے یا مثل بندون کے باپ مان بیٹا بیٹی ہاتھ منھ پشت و شکم رکھتا ہو اور کھاتا اور پیتا ہو اور
ستہ ضروری رکھتا ہو وہی خدا ہے جو ان باتون سے بری ہو نہ آنکھ رکھتا ہو نہ کان نہ ہاتھ نہ منھ
صرف ایک بقعہ نور ہو نہ اُسکا بیٹا ہو نہ بیٹی وہ خدا ہے یہ اوصاف سب خدا و ند کریم مین ہین وہ
وحدہ لاشریک ہے اُسکی خدائی اور وحدہ لاشریک ہونے کی ہر شی گواہی دیتی ہے بقول شاعر شعر
ہر گیاہے کہ از زمین روئد وحدہ لاشریک لہ گوید برگ درختان سبز در نظر ہوشیار
ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار وہ بڑا کریم ہے اور رحیم ہے وہی سب کا مالک و مختار و خالق و رزاق
ہے اُسنے سب کو پیدا کیا ہے وہ سب ہم اپنے بندو نپر مثل مان باپ کے شفقت فرماتا ہے وہ سب زمین
و آسمان کا بہشت و دوزخ کا مالک ہے اُسی کے قبضہ قدرت مین ہر ایک کی زیست و موت ہے بدون
اُسکے حکم کے پتہ نہین ہل سکتا ہے لا تتحرک ذرۃ الا باذن اللہ اُسکے اوصاف کوئی نہین بیان کر سکتا
ہے اگر تمام عالم ایک زبان ہو کر حمد الٰہی پڑھے تو بھی ممکن نہین ہے بس جو ایسا خالق ہے اُسکی کیونکر
نہ بندگی کی جائے اور یہ سب ہیچ شیطان تھے اور ان سب نے گمراہ کیا تھا دیکھنا کہ انکی بروز قیامت
کیا حالت ہوتی ہے اے جوگی تو بیکار مجکو خوف دلاتا ہے مین نہ تجھ سے ڈرتا ہون نہ تم ایسے ساحرون
سے یہ سب شعبدے ہین سامری و جمشید کیا حقیقت رکھتے ہین جو وہ میرا کچھ بنا لینگے وہ خود جہنم
مین جل رہے ہونگے اُنکو خبر بھی نہ ہوگی تو میرا کیا بنا لیگا اگر میری قضا نہین آئی ہے تو تو کیا اگر
تمام عالم ایک ہو جائے گا تو بھی میرا ایک موے جسم نہ کم کر سکے گا اگر میری قضا آئی ہے تو ایک
پشہ میری ہلاکت کے لیے کافی ہے یہ تیرا کہنا بیکار ہے ایسے شعبدہ بہت سے دیکھے ہین ور دم مین

مٹ گئے ہین ان باتون سے تو کچھ حاصل نہین ہی نہ تو مین دین اسلام ترک کرونگا نہ حکیم شیاطین کو
رہا کرونگا کیا کرون مجبور ہون اگر میرے برادر بجان برابر خواجہ عمرو اسوقت ہوتے تو تم کو حال
معلوم ہوتا یہ ساری شعبدہ بازی بھول جاتے مگر وہ اسوقت یہان موجود نہین ہین طرف کوہ ندا
کے بیابانے خبر و دریافت حال بچہ شیطان کہ جسکو خداوند کوہ نشین کہتے ہین گئے ہوئے ہین خدا
کرے وہ اسوقت آجائین مین حکیم شیاطین کو طلب کرتا ہون اگر تم مین طاقت اور اسقدر
قدرت ہو تو رہا کرکے لے جاؤ یہ کہکر حکم دیا کہ لاؤ شیاطین کو لوگ اُسوقت گئے اور شیاطین کو
لے کر حاضر ہوئے صاحبقران نے فرمایا کہ لو یہ شیاطین موجود ہی اسکو لے جاؤ مین بھی تو
دیکھون کہ تم کیسے زبردست ساحر ہو اور کیسے جوگی ہو ادھر شیاطین کو جو لوگ لے کر آئے اُسنے
جو آنکھ اُٹھا کر دیکھا تو کیا نظر پڑا کہ مسند زر نگار پر تو صاحبقران بیٹھے ہوئے ہین برابر اُنکے
ایک جوگی بہت زبردست بیٹھا ہوا ہی حکیم اسقلینوس سامنے بیٹھے ہوئے ہین چونکہ اسکی
زبان مین سوزن دیے ہوئے تھے اس سبب سے یہ کلام نہ کر سکتا تھا اسنے اُس جوگی کو دیکھ کر
اشارہ سے کہا کہ میری خبر لیجیے مین بالکل ناچار و مجبور ہون مذہب سامری پرستی رکھتا ہون مگر
کیا کرون انکی قید مین ہون اور زبان مین سوزن دی ہوئی ہی راوی بیان کرتا ہی کہ شیاطین اُس
جوگی کو دیکھکر بہت خوش ہوا تھا کہ اب یہ آئے ہین حمزہ اور حکیم کو دونون کو سزا دینگے اور
مجکو رہا کرکے لے جائینگے یہی خیال کرکے اسنے اشارہ کیا تھا جوگی نے اسکا اشارہ سمجھکر حمزہ
صاحبقران سے کہا کہ مین جب جانون کہ آپ بڑے بہادر ہین کہ شیاطین کو رہا کر دیجیے وہ
آکر میرے پاس بیٹھے ہان جب مین لے جاؤنگا تو تم کو آگاہ کرکے لے جاؤنگا اور بدون میری اجازت
کے یہ یہان سے جا نہین سکتا ہی جب تک مین یہان موجود ہون بھاگ نہین سکتا ہی مین اُسوقت
بہادر و شجاع آپ کو جانونگا کہ جب آپ شیاطین کو رہا کر دینگے اُس جوگی نے اسطور سے صاحبقران
کو طعنہ اور غصہ دلایا کہ آپ نے خود اٹھ کر شیاطین کی زبان سے سوزن لی اور اُسکی قید کاٹ
دی کہ وہ رہا ہو گیا اُس جوگی نے جب دیکھا کہ میرے کہنے سے حمزہ کو غصہ آیا اور اپنے ہاتھ سے
رہا کر دیا ایک مرتبہ اُسکی طرف دیکھ کر آنکھ مین آنکھ ڈالکر کہا کہ او شیاطین گو تو بندہ خاص
سامری و جمشید ہی اور دونون خداوند تجھسے بہت خوش ہین تو یہ نہ خیال کرنا کہ حمزہ نے

میرے خوف سے رہا کر دیا ہے اب تو مین رہا ہون بھاگ جاؤن ایسی حرکت نہ کرنا اگر ایسی حرکت کریگا
تو مین خداوند سے تیری شکایت کرونگا وہ تجکو دوزخ مین ڈالدینگے دوسرے مین ہی تیرے لیے کافی
ہون جہان بھاگ کر جائے گا تجکو پکڑ کے حمزہ کے حوالے کرونگا اور اپنے سامنے قتل کراؤنگا بس خاموش
میرے پاس آکر بیٹھو اور سن کہ جو میرے اور حمزہ کی باتین ہوتی ہین یہ جو جوگی نے شیاطین سے کہا
اُسکا دم نکل گیا دوڑ کر قدمون سے لپٹ گیا اور ہاتھونکو بوسہ دیا اور عرض کیا کہ میری کیا مجال جو
مین حکم عالی سے باہر ہون یا سرتابی کرون مین کب اس لائق ہون کہ خداوند سامری و جمشید مجھ سے
خوش ہون اور میرا خیال کرین مین ادنیٰ اُنکا بندہ ہون سر سے لیکر پاؤن تک میرا ایک ایک بال
گنہگار ہے یہ حضرت اُنکی اطاعت و بندہ پروری و نوازش ہے جو اُنھون نے میرا خیال فرمایا اور آپکو
میری رہائی کی غرض سے روانہ فرمایا جوگی نے جواب دیا کہ بس خاموش رہو یہ کہکر ہاتھ پکڑ کر اپنے
برابر بٹھالیا شیاطین خوش خوش بیٹھ گیا اُدھر حکیم نے جو یہ واقعہ دیکھا کہ صاحبقران نے جوگی
کے کہنے سے شیاطین کو طلب کر کے اپنے ہاتھ سے رہا کر دیا اب یہ دونون ملکر آفت برپا کرینگے
صاحبقران کس کس کو جواب دینگے دونون اپنے فن مین کامل ہین ایک کا دفعہ کرنا مشکل تھا نہ
کہ دو ہوگئے ہون اب جان کا بچنا دشوار ہے اسوقت بڑی نادانی حمزہ صاحبقران سے کی اگر
بگڑ گئے تو کیا ہوگا یہ سوچ کر صاحبقران سے اشارہ مین کہا کہ آپ نے اسوقت دھوکا کھایا
شیاطین کو رہا نہ کرنا تھا اب بہت بڑی دقت و مشکل ہوگی صاحبقران نے جوابدیا کہ اطمینان
رکھو کوئی مقام خوف و اندیشہ نہین ہے خداوند کریم پر نظر رکھو وہی حامی و مددگار ہے اگر شیاطین
رہا ہوگیا ہے تو کیا بنالے گا یا یہ جوگی حرامزادہ کیا کرلے گا فساد کرے گا تو ہم موجود ہین کبھی ہم اُس
سے باہر نہ ہونگے چاہے وہ سحر سے مقابلہ کرے چاہے وہ تلوار سے حکیم استقلینوس نے دل مین
کہا کہ اب سوائے صبر کے اور کیا چارا ہے اُدھر شیاطین جو پاس جوگی کے بیٹھا اشارون مین حکیم
استقلینوس سے کہنے لگا کہ اسوقت نہ مجکو چھوڑا ہوتا حمزہ نے قید رکھا ہوتا تو مین جانتا مارے
خوف کے اپنے ہاتھ سے رہا کر دیا دیکھو تو کیسی سزا دلاتا ہون شکایت کرکے ہان وہی کلام کرو اسوقت
تو مارے خوف کے تمھارا بھی عجب حال ہے اور حمزہ کا بھی یہ بیٹھا ہوا چشمک کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے
کہ وہ سزا دونگا کہ عمر بھر یاد کروگے سب معاوضہ کرلونگا جیسا تم نے پریشان کیا ہے اسیطور سے

مین بھی پریشان کرونگا اس سختی سے قتل کرونگا تم کو اور حمزہ کو کہ ماہیان دریا و مرغان ہوا کو تمھارے حال پر رحم آئے اور مجکو رحم نہ آئے اب تو میرا مددگار آگیا ہی خوشیان کر رہا ہی بغلین بجا رہا ہی اُدھر جوگی نے صاحبقران سے کہا کہ ای حمزہ عرب خیریت اسی مین ہی کہ خداوند سامری و جمشید کو سجدہ کر اور اس امر کا اقرار کر کہ مین اب خداوندون کے بندون کو قتل نہ کرونگا اور نہ کسی قسم کی اُنکو تکلیف دونگا اور خدای نادیدہ کی بندگی سے باز آ اس امر مین تیرے لیے بہتری اور اچھائی ہی ورنہ یاد رکھ کہ مین تجکو مثل تیرے عیار کے اسیر کر کے لے جاؤنگا خداوند تیرے اوپر عذاب نازل کرینگے صاحبقران نے جواب دیا کہ کیا بیہودہ بکتا ہی ہزار ہزار لعنت ہی سامری و جمشید پر اور اُنکے پرستارون پر یہ جو صاحبقران نے فرمایا شیاطین و جوگی کا چہرہ متغیر ہو گیا فرط غیظ و غضب سے دونون مثل بید کے کانپنے لگے حکیم استقلینوس نے دیکھا کہ بڑا غضب ہوا جوگی کو غصہ آگیا اب کوئی دم مین فساد برپا ہوتا ہی ایک مرتبہ بول اُٹھا کہ ای جوگی صاحب یہ جو آپ نے فرمایا کہ مین نے تمھارے عیار کو اسیر کر لیا وہ آپکو کہان ملا خواجہ عمرو کو گئے ہوئے آج پندرہ دن کا عرصہ ہوا ہی آپ آج تشریف لائے ہین اُنکو آپ نے کہان پایا دوسرے یہ فرمائیے کہ کوئی صورت ایسی ہی کہ خداوند سامری و جمشید ہم سے راضی ہو جائین اور میرے اوپر عذاب نہ نازل کرین جوگی نے حکیم کی طرف دیکھ کر جواب دیا کہ خداوند سامری و جمشید تم سے بہت ناخوش ہین کہ یہ تو پہلے مجکو سجدہ کرتا تھا یا حمزہ کے آتے ہی یہ خدا پرست ہو گیا اسپر وہ عذاب نازل کرونگا کہ یہ بھی یاد کرے گا اور فرشتگان عذاب کو حکم دے دیا ہی کہ جب حکیم استقلینوس اسیر ہو کر یا قتل ہو کر یہان آئے تو اُسکو قصر دوزخ مین ڈالدینا اور اس دوزخ کو مشتعل زیادہ کر دینا تاکہ اُسکو سخت اذیت پہونچے اور مجھ سے فرمایا تھا کہ ای بجر ناگ بن اجرنگ جہانتک ممکن ہو تو حکیم استقلینوس کو ضرور اسیر کر کے لانا مین اُسکو زندہ جہنم مین داخل کرونگا اسقدر عتاب ہی تم پر جب تمھارا نام کوئی سامنے خداوند کے لیتا ہی خداوند کا چہرہ سُرخ ہو جاتا ہی فرماتے ہین باوجودیکہ حمزہ عرب نے لاکھون بلکہ کرورون میرے بندے قتل کیے ہین اور مجکو دشنام دیتا ہی اور لعنت کرتا ہی مگر اسقدر غصہ مجکو حمزہ عرب پر نہین آتا ہی جسقدر کہ اس حکیم کے نام کے سننے سے آتا ہی یہ ہمارا پرستار ہو کر ہمارے بندونکا دشمن ہو گیا ہی ہرا استقلینوس کیا بیان کرون جو جو کلمہ خداوند تمھاری نسبت

فرماتے ہین واقعی وہ عذاب تم پر نازل ہوگا کہ آج تک کبھی کسی بندے پر خداوند نے نہ نازل کیا
ہوگا جو عذاب تم پر نازل فرماینگے ای استقلینوس اس حمزہ عرب کے بہکانے مین نہ آ اور
توبہ کر خدا ے نادیدہ کی بندگی کر نیسے اور خداوند سامری و جمشید کو سجدہ کر تجھ ایسا عقیل و دانا ایسے
خداوندون کی بندگی کو ترک کرے اور حمزہ عرب کے بہکانے سے اُس خدا کو سجدہ کرے کہ جسکو آنکھ
سے نہ دیکھا ہو بڑا تعجب ہی اگر اپنی بہتری اور اچھائی کا خواستگار ہی تو ابھی ابھی توبہ کر مگر مین
خیال کرتا ہون کہ توبہ کرنے سے بھی کچھ حاصل نہ ہوگا جو عذاب ہونے والا ہی ضرور ہوگا تم نے اپنے
کو مفت مین مبتلاے عذاب کیا بیٹھے بیٹھے تم کو یہ کیا سوجھی کہ اپنا دین ترک کر کے حمزہ کے مذہب
کو اختیار کیا یہ نہ خیال کیا کہ اسکا انجام کیا ہوگا مین ازراہ دوستی تم سے کہتا ہون کہ اسوقت
حمزہ کی شرکت سے درگذرو اور حمزہ کو اپنے ہاتھ سے اسیر کر کے میرے حوالے کرو ورنہ تم کو اختیار
ہی اس امر کی سزا تو ضرور ملیگی کہ جو تم نے حمزہ کی شراکت کر کے خداوندون کو برا بھلا کہا ہی یہ جو جوگی
نے حکیم استقلینوس کی طرف دیکھ کر اور آنکھ مین آنکھ ڈال کر بیان کیا استقلینوس کا تو دم
نکل گیا مثل بید کے کانپنے لگا قلب کو اضطرار ہونے لگا دل مین کہا کہ یہ تو نے کیا نادانی کی
کہ حمزہ کی شرکت کی اور اپنے کو عذاب سخت مین مبتلا کرایا واقعی وہین سامری پرستی برحق ہی
جو یہ جوگی کہتا ہی سب سچ ہی کیونکر اپنے کو بچاؤن اور کیا کرون اپنے ہاتھون کو مبتلاے بلا کیا
کانپ کر اور ڈر کر کہا کہ جوگی صاحب مین اسیوقت توبہ کرتا ہون اور اپنے کردار سے باز آتا ہون
کسی تدبیر سے یہ کام کیجیے کہ خداوند راضی ہو جائین مجکو آپ کے فرمانے سے بزرگی اس مذہب
کی ثابت ہو گئی واقعی حمزہ نے بہت بڑا دھوکا دیا اور نہایت درجہ میرے ساتھ دشمنی کی
مین ایسا نہ جانتا تھا سواے دین سامری و جمشیدی کے کوئی دین سچا نہین ہی مگر آپ میری
سفارش خداوند سے فرما کر وہی عذاب مین تخفیف فرما دیجیے گا مین آپ کے سامنے ابھی ابھی
خداوند سامری و جمشید کو سجدہ کرتا ہون اور توبہ کرتا ہون اور حمزہ عرب آپ کے روبرو موجود ہی
اسکو اسیر کر لیجیے مین کسی طرح کی مزاحمت نہ کرونگا آپ کو اختیار ہی یہ جو استقلینوس نے
کہا ایک مرتبہ جوگی صاحب برہم ہو کر بولے کہ جب تبدیل مذہب کیا تھا اُسوقت اسکا
خیال نہ کیا اب جو سُنا تو توبہ کرنے لگا خداوند کے دشمن کو اپنا مہمان کیا اب اس قسم سے

کلام کرتا ہو مین کبھی تیری سفارش نہ کرونگا کیا مین اپنے کو بھی تیرے لیے معتوب کراؤن یہ کلمہ اس
تیمور سے کہے کہ حکیم کو یقین ہوگیا اور بہت اپنے کو لعنت و ملامت کی اور بہت دل مین پشیمان
ہوا مثل بید کے کانپنے لگا یہ حال تھا کہ جیسے لرزہ کا بخار آتا ہی چہرہ کا رنگ بہ سبب صدمہ
کے متغیر ہوگیا زردی چھا گئی یہ معلوم ہوتا تھا کہ موت قریب ہی پسینہ چہرہ پر آگیا بس جان
پر کھیل کر اسقلینوس نے ہاتھ جوڑ کر جوگی سے کہا کہ واسطہ آپ کو خداوندون کا میری کمک
فرمایئے اور ضرور ضرور سفارش فرمایئے مجھکو اس عذاب سے جو کہ میرے اوپر نازل ہونے والا ہی
اُس سے بچایئے جب تک آپ اس امر کا اقرار نہ فرمایئے گا اُسوقت تک مین آپ کو جانے
نہ دونگا یہ اس منت و سماجت سے اسقلینوس نے کہا کہ جوگی کو رحم آگیا جواب دیا کہ
اے اسقلینوس گو تو اس لائق نہین ہی کہ تیری سفارش کی جائے مگر خیر تو منت کرتا ہی
ہم لوگ رحم دل ہین ہم کو تیری منت و سماجت پر رحم آگیا لہذا اگر تو کچھ روپیہ صرف کرے
تو مین کوشش کرون کچھ روپیہ فرشتگان عذاب کو دون کچھ اُن لوگون کو دون جو ہر وقت
خداوند کی خدمت مین موجود رہتے ہین اُنسے ساز کرون جب مین خداوند کو خوش پاؤن اُس
وقت تیرا ذکر کرون وہ لوگ بھی میرے ہم زبان ہون ہان جب سب تیری طرف سے صفائی
کی گواہی دینگے تو یقین ہی کہ خداوند کو رحم آجائے اور غصہ فرو ہوجائے اور تیرے قصور کو معاف
فرمائین بدون کچھ صرف کیے ہوئے یہ امر غیر ممکن ہی حکیم نے جو یہ سُنا تو دل مین خیال کیا
کہ آبرو کا صدقہ جان و جان کا صدقہ مال ہی اگر کچھ روپیہ صرف کیے سے یہ بات طی ہوجائے
اور تیری جان بچ جائے تو کیا نقصان ہی یہ خیال کر کے عرض کیا کہ ارشاد ہو کسقدر روپیہ
حاضر کرون جوگی نے جواب دیا کہ پندرہ ہزار روپیہ دو بعد کو دیکھا جائے گا تھوڑا تھوڑا دے کر
سب کو ہموار کرونگا جب تمہارا کام ہوجائے گا اُسوقت پچیس ہزار اور تم کو دینا ہوگا
حکیم نے یہ سُنکے جواب دیا کہ مین اسیوقت پندرہ ہزار حاضر کرتا ہون اُدھر صاحبقران خاموش
بیٹھے ہوئے حکیم و جوگی کی باتین سُن رہے ہین اور دل مین کہہ رہے ہین کہ یہ حکیم بہت کج
دلا اور نہایت درجہ بد باطن ہی ذرا سی سختی مین یہ ایسا خائف ہوا کہ دین اسلام کے ترک
کرنے کو آمادہ ہوگیا واہ کیا خوب ذرا سے شعبدہ مین اسکا یہ حال ہوا یہ کیا ساتھ دیگا جب

صاحبقران نے دیکھا کہ باہم قول وقرار ہو گیا اُسوقت صاحبقران نے حکیم سے فرمایا کہ کیون اسقدر تم ڈرتے ہو اور خائف ہوتے ہو ایک حبہ نہ دینا نہ اپنا دین ترک کرنا یہ کوئی بچہ شیطان ہی تم کو اور مجکو بہکانے آیا ہی اسکے بہکانے پر نہ آنا بھلا یہ کون سی عقلمندی ہی کہ فرشتون کو رشوت دیجائیگی بھلا یہ کونسا طریقہ ہی کہ کچھ دو تو عذاب مین تخفیف ہوجائے یہ ضرور شیطان ہی اور وہ دونون بھی شیطان تھے کیون اپنی عقلین خراب کرتے ہو تم بیٹھے تو رہو خدا کو یاد کیے جاؤ استقلینوس نے صاحبقران کی ان باتون کا کچھ جواب نہ دیا دل مین کہا کہ انکے کہنے پر کون عمل کرے جو اپنے کو عذاب مین مبتلا کرے وہ عمل کرے مین تو ضرور روپیہ دونگا آپ بڑے عقلمند ہین بدون رشوت کے کہین کام نہین ہوتا ہی یہ سوچ کر اپنے ملازمون سے کہا کہ پندرہ ہزار روپیہ فوراً حاضر کرو ملازم ادھر روپیہ لینے کو گئے راوی بیان کرتا ہی کہ جوگی نے ان تیورون سے حکیم سے اور صاحبقران سے تقریر کی تھی کہ حکیم کے دل پر سکہ پڑگیا تھا اُسکو سب باتونکا یقین آگیا تھا جب جوگی حکیم سے باتین کر چکا اُسوقت صاحبقران کی طرف پھر متوجہ ہوا اور کہا کہ ای حمزہ تو بھی کچھ روپیہ دینے کا اقرار کرے تو مین تیری بھی سفارش خداوند سے کر کے عذاب مین خفت کرادون بلکہ اور تیری عمر کو زیادہ کرادون صاحبقران نے فرمایا کہ کیا لاف وگزاف بکتا ہی تو کیا ہی اور تیرا وہ خداوند کیا ہی سب بچہ شیطان اور نطفہ حرام ہین مین تیرے بہکانے مین نہین آونگا یہ استقلینوس تھا کہ وہ آگیا مین ایک خرمہرہ نہین دونگا بلکہ جو کچھ تیرے پاس ہوگا وہ بھی چھین لونگا تو بھلا کس امر پر ہی اگر دم ودعوی ہو تو اٹھ اور مجھ سے مقابلہ کر مین تجکو اب یہانسے بھلا زندہ بھی جانے دیتا ہون تو بھولا کس امر پر ہی اب صاحبقران کو راوی بیان کرتا ہی کہ غصہ آگیا تیورون پر بل پڑگیا برہم ہو کر فرمایا کہ اس تقریر سے کیا حاصل ہی جو تجکو کرنا ہو کر مین ایسی باتون سے ڈرنے والا نہین ہون نہ خوف کرنے والا ہون تو بیکار بار بار کہتا ہی کہ خداوند سامری وجمشید کو سجدہ کر واب جو تو نے یہ کلمہ کہا خیال رکھنا کہ مین زبان سے نہ جواب دونگا بلکہ زبان تیغ سے جواب دونگا جہان تک مین پاس کرتا ہون کہ یہ مہمان ہی وہان تک تو سر پر چڑھا آتا ہی یہ فرما کر قبضہ پر ہاتھ رکھا عقرب سلیمانی کے اُدھر جوگی نے دیکھا کہ حمزہ کو غصہ آگیا کچھ نہ کہا خاموش ہو رہا شیاطین نے حکیم استقلینوس کیطرف دیکھ کر کہا اشارہ سے کہ اسوقت وہ باتین

نہین کرتے ہو میرے اوپر دباؤ نہین ڈالتے ہو خاموش بیٹھے ہو کیا جلد روپیہ منگا دیا ہی جان کا خوف
ایسا ہوتا ہی حمزہ سے کہو کہ وہ فرشتہ قدرت بندہ خاص خداوند سامری سے بحث نہ کرین ورنہ
خرابی واقع ہوگی اسقلبینوس نے کچھ جواب نہ دیا دل ہین شیاطین کی باتون سے تاؤ پیچ کھا رہے
ہین مگر کیا کرین اب اُسکے چڑھی بارگاہ ہی چبا چبا کر باتین کر رہا ہی سوائے صبر و شکر کے کیا چارا
ہی اسقلبینوس سے یہ کہکر شیاطین نے جوگی سے کہا کہ ای بندہ خاص خداوند سامری ان لوگون
پر رحم نہ کھائیے اور انپر ترس نہ فرمائیے انپر رحم کھانا اور ترس فرمانا بیکار ہی اسوقت ان لوگون پر
بنی ہی اور خوف جان ہی تو کیسی باتین کر رہے ہین مگر حمزہ عرب اُسیطور سے برابر کہہ رہا ہی اس کو
کسی کا خوف وڈر نہین ہی آپ کیون تامل کرتے ہین اسیر کر لیجیے یہ آپ کا کیا بنا لیگا یہ بہت مغرور ہی
لاکھ لاکھ سمجھائیے گا دماغ پریشان ہوگا مگر یہ راہ راست پر نہ آئے گا سوائے اپنے کہنے کے دوسرے
کی نہ سُنے گا ملاحظہ تو فرمائیے کہ اسکو خوف نہین ہی کہ آپ ایسا بزرگ سامنے موجود ہی اور خاص بندہ
اور خداوند کو بُرا بھلا نہ کہے مگر برابر زبان چلی جاتی ہی بالکل پاس نہین کرتا ہی اب مجھسے
نہین سُنا جاتا ہی مجکو حکم فرمائیے مین ابھی اسیر کر لون آپ بیٹھے رہیے آپ کو بالکل تکلیف فرمانے
کی ضرورت نہین ہی مین آپ کا خادم و ادنی غلام موجود ہون مین حمزہ کو کافی ہون یہ جو شیاطین
نے کہا جوگی نے کچھ جواب نہ دیا تھا کہ صاحبقران نے بہ نگاہ قہر شیاطین کی طرف دیکھا اور
فرمایا کہ تو بھی کچھ چل نکلا ہی اپنے حمایتی کو دیکھ کر یہ خیال اپنے دل سے دور رکھنا کہ مین ڈر گیا ہون
یا مین نے تجکو ڈر کر رہا کیا ہی صرف اس خیال سے رہا کر دیا ہی کہ یہ نہ کہنے کو ہو کہ اگر رہا ہوتا تو
ہم لے جاتے اسیری کے سبب سے ہم مجبور ہو گئے بس مین نے رہا کر دیا نہ یہ کہ کسی کے خوف
یا ڈر سے اور نہ یہ خیال کرنا کہ مین جوگی سے ڈرتا ہون وہ بہت بڑا تیرا حمایت کنندہ بنکر آیا ہی اور
اور تو اُسکے بھروسہ پر ایسی تقریر کرتا ہی تو اور وہ دونون ایک ہو کر میرے اوپر سحر کرین اور میرے
قتل و اسیری کی فکر کرین مین تم دونون کو برابر جواب دونگا اور اس بیہودہ تقریر سے کیا
حاصل ہی یہ جو صاحبقران نے برہم ہو کر فرمایا اور جوگی نے بھی دیکھا کہ چہرہ حمزہ کا لال
ہو گیا ہی رگ ہاشمی بل کھانے لگی زلفین خلیلی کو جنبش ہوئی ایک مرتبہ شیاطین کیطرف
دیکھ کر کہا کہ او شیاطین تجکو ہمارے کام مین کیا دخل ہی تو خاموش نہین رہتا ہی جو ہمارا جی چاہیگا

وہ کر ینگے تجھسے پہلے ہی کہدیا تھا کہ خاموش بیٹھنا اُسیر خاموش نہین بیٹھتا ہی بولے جاتا ہی اب جو بولے گا
تو سزا پائے گا یہ جو کہا شیاطین کانپ گیا ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا کہ خطا ہوئی معاف فرمائیے اب نہ بولونگا
بس جوگی شیاطین پر خفا ہو کر طرف صاحبقران کے متوجہ ہوا اور کہا کہ آپ نے جو فرمایا کہ میرا عیار
ہوتا تو اسکا مزا تم کو معلوم ہوتا تو آپ کا عیار کہان ہی صاحبقران نے فرمایا کہ ہین نے پہلے ہی کہا ہی
کہ خواجہ عمرو برائے دریافت حال خداوند کو ڈھونڈنے گئے ہین وہ تو یہان کہان ہین وہ ہوتے تو ان ہاتو نکا
وہی جواب دیتے یہ سنکے جوگی نے کہا کہ خواجہ عمرو آپ کے عیار ہین وہ تو میرے پاس اسیر ہین مین نے
اُنکو راہ مین اسیر کیا تھا ایک دن مین خداوند سے اجازت لے کر دنیا پر آیا تھا خداوند نے مجھسے چلتے
وقت فرمایا تھا کہ اگر تم کو دنیا پر خواجہ عمرو مل جائے تو اسیر کر لانا چنانچہ ایک تصویر بھی عمرو
کی مرحمت فرمائی تھی کہ اس شکل کا انسان جہان تم کو ملے اسیر کر لینا بس مین دنیا پر آیا سیر کرنے
لگا اتفاق سے میرا گذر ایک جنگل مین ہوا وہان مین نے خواجہ عمرو کو دیکھا کہ ایک طرف کو چلے
جاتے ہین تصویر سے جو مقابل کیا تو مشابہ پایا اسیر کر لیا اور خدمت خداوند مین لے گیا خداوند نے
خواجہ کو پہلے بہت سمجھایا اور کہا کہ مجکو سجدہ کر جب خواجہ نے نہ مانا تو دوزخ مین ڈالدیا جب
اس دوزخ نے خواجہ کو جلانا شروع کیا اور اذیت پہونچائی تو خواجہ بیقرار ہوئے فریاد کرنے لگے
دوہائی دینے لگے خداوند سامری کی بس خداوند نے جو خواجہ کو پھر طلب کیا ابکی مرتبہ اگر خواجہ نے
خداوند کو سجدہ کیا اور خداوند کی بہت تعریف کی چنانچہ خداوند خواجہ سے خوش ہوئے باغ بہشت
رہنے کو مرحمت کیا خواجہ وہان رہنے لگے جب سے خواجہ وہان ہر روز خداوند کو سجدہ کرتے ہین وہ
دنیا پر نہین ہین اُنکا انتظار بیکار ہی وہ تمھارے پاس نہ آئینگے کتنا عرصہ ہوا ہی خواجہ کو گئے ہوئے
صاحبقران نے فرمایا کہ قریب پندرہ دن کے ہوئے ہین جوگی نے کہا کہ دس یوم سے وہ بہشت
مین ہین اور سیر کر رہے ہین وہ کہان اور تم کہان صاحبقران نے فرمایا کہ کیون بیکار کو فقرہ کرتا
ہی کوئی بھی زندہ بہشت مین گیا ہی جو خواجہ جائینگے مین ایسے فقرون کو کب مانتا ہون جوگی
نے کہا کہ فقرہ نہین ہی یہ امر اصلی ہی اگر خواجہ اگر تمھارے سامنے یہ سب حال بیان کرین اُس
وقت یقین لاؤ گے یا نہین صاحبقران نے کہا کہ اول خواجہ کا آنا دشوار ہی اگر آئے بھی تو وہ
دین و مذہب کے بہت پختہ ہین کبھی وہ اس امر کا اقرار نہ کرینگے بالکل سراسر اُنکے اوپر تہمت ہی

ہین جبھی جانون کہ تو خواجہ کو بُلا دے اُس جوگی نے کہا سچ کہا تھا خداوند نے کہ حمزہ کسی طور سے نہ
مانے گا تم خواجہ کو لیتے جاؤ کہ وہ گواہی دینگے اور تمھارے قول کی تصدیق کرینگے اگر مین خواجہ کو نہ
لاتا تو بڑی خرابی ہوتی بس ای حمزہ عرب مین خواجہ کو تمھارے سامنے طلب کرتا ہون اُنکی گواہی
دینے سے تو تم کو یقین ہوگا کہ خداوند سامری خدائے برحق ہی یا نہین صاحبقران نے فرمایا کہ خداوند
کیا چیز ہین اگر جبرئیل بھی آکر مجھ سے کہین کہ سامری خدائے برحق ہین اُسپر بھی مجکو یقین نہ آئے
مین جانون یہ بھی کوئی شعبدہ ہی مگر تم خواجہ کو بلاؤ تو سہی ذرا مین یہ شعبدہ بھی دیکھ لون جوگی نے
جواب دیا کہ واقعی امیر حمزہ تو بہت سست اعتقاد ہی خیر تو کیا یاد کریگا خواجہ کو بلا کر تیرے
سامنے موجود کیے دیتا ہون اور گواہی دلائے دیتا ہون ماننے نہ ماننے کا تجکو اختیار ہی کوئی حجت باقی
نرہے تاکہ کسی قسم کا الزام نہ دیا جائے یہ کہکر شیر کیطرف دیکھکر کہا کہ ای شیر قدرت خواجہ عمر جو تیرے
شکم مین بیٹھے ہوئے ہین اُنکو نکال تو تاکہ وہ روبرو حمزہ کے خداوند سامری کے برحق ہونے کی گواہی
دین تاکہ حمزہ کو یقین آئے یہ کہنا تھا کہ اُس شیر نے ایک مرتبہ انگڑائی لی اُسکے آنکھ و ناک و منھ سے
شعلے نکلنے لگے بعد تھوڑے عرصہ کے ایک شعلہ اُس شیر کے مقام مبرز سے نکلا اور دھوان حمزہ صاحبقران
اُسی طرف دیکھ رہے تھے یعنے شیر کی طرف صرف اس خیال سے کہ دیکھون خواجہ کیونکر شکم شیر سے نکلتے ہین
اور حکیم استقلینوس بھی کہ صاحبقران و حکیم نے دیکھا کہ جب شعلہ و دھوان مقام مبرز شیر سے
نکل چکا تو اُسی مقام سے بعد شعلہ و دھوئین کے خواجہ بھی نکلے وہی نمدے کا پاجامہ پہنے ہوئے
اور کرتہ اور گاڑھے کی ٹوپی جو اُنکی شکل مبارک ہی اُسی صورت اصلی سے سرمو فرق نہ تھا یہ واقعہ
دیکھکر حکیم و صاحبقران بہت حیران ہوئے مگر صاحبقران کے اعتقاد مین فرق نہ آیا فرمایا
کہ ای جوگی کیا خوب شعبدہ دکھایا ہی میرے مقام پر اگر اور کوئی ہوتا ضرور اپنے دین و مذہب سے
منحرف ہو جاتا اور یقین کر لیتا یارون مجھکو اور سنے مگر مین کب ایسے تیرے شعبدون کو خیال مین
لاتا ہون اور مانتا ہون یہ شعبدہ اور کسی کو دکھا جو کہ سست اعتقاد ہو گو یہ امر ضرور ہی کہ خواجہ
مین اور اس شخص مین سرمو فرق نہین ہی مگر یہ بھی شعبدہ ہی خیر یہان تم لاؤ بھلا مین سنون تو سہی کہ یہ جو
کہ خواجہ کی مشابہ ہو کر آیا ہی کیا کہتا ہی جوگی نے پکارکر کہا کہ ای خواجہ عمر و یہان تشریف
لائیے دیکھیے مین حمزہ عرب کو سمجھا رہا ہون مگر وہ کسی طور سے نہین مانتے ہین ذرا تم اپنا حال

بیان کرو اور سمجھاؤ شاید تمھارے کہنے سے مان جائین کیونکہ تم انکے پرانے رفیق ہو اور ساتھ کے کھیلے
ہوئے ہو اور بچپنے کے رفیق بلکہ وہ تو وہ شریک بھائی ہو تمھارا کہنا زیادہ تر اثر کرے گا اور کے کہنے
سے خواجہ نے جواب دیا کہ حاضر ہوا ہین اپنے امکان بھر حمزہ کو نصیحت کرونگا قبول کرنا نہ کرنا
اُنکو اختیار ہی یہ کہکر خواجہ سامنے صاحبقران کے آئے بطریق سامری پرستان سلام کیا اب
جو صاحبقران نے بغور دیکھا تو اپنے بچپنے کے دوست اور رفیق کو پایا پہلے گمان تھا کہ یہ شعبدہ
ہی کسی ساحر کو خواجہ کے مشابہ کیا ہی مگر جب خال و خط دیکھا سر مو فرق نہ پایا اس امر کا یقین ہو گیا
کہ یہ خواجہ ضرور ہین مگر خواجہ گے اسطور کے سلام کرنے سے صاحبقران کو بہت غصہ آیا دل
مین کہا کہ کیا خواجہ مرتد ہو گئے بڑا غضب ہوا کہ خواجہ ایسا دیندار اور مرتد ہو گیا مگر کیا کرے سحر
سے مجبور ہو گیا ہی معلوم یہ ہوتا ہی کہ مسحور ہوا ہی خیر مین اسم اعظم سے سحر کو دفع کر کے خواجہ کے قلب
کو درست کر دونگا یہ خیال دل مین کر کے خاموش ہو رہے اُدھر خواجہ سلام کر کے بیٹھ گئے سوائے
شیاطین اور جوگی کے اور کسی نے جواب سلام نہ دیا بلکہ شیاطین نے جوگی سے کہا کہ آپ نے
ملاحظہ فرمایا حکیم اسقلینوس نے خواجہ کے سلام کا جواب نہ دیا اس خیال سے کہ خواجہ نے
بطور ہم لوگون کے جو سلام کیا یہ کیسے آپ کے شریک ہو گئے ہین اور ایمان لائے ہین ابھی تو انکا
وہی رنگ ہی یہ تو حرکتین ہین اُسپر اُس امر کی خواہش ہی کہ سفارش کرو جوگی نے شیاطین کیطرف
دیکھا اور کہا کہ پھر تم بولے ہم اندھے مہین جو نہ دیکھتے ہون تم کو کیا ضرور ہی جو بار بار بولے جاتے ہو
ابکی جو بولوگے تو سزا پاؤگے شیاطین خاموش ہو رہا اُدھر جوگی نے خواجہ کیطرف دیکھ کر کہا کہ
ای خواجہ جو تم پر گذرا ہی سب بیان کرو سامنے حمزہ صاحبقران کے اُدھر صاحبقران نے
خواجہ کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ ای بھائی خواجہ مین تم سے ایک امر دریافت کرتا ہون پہلے یہ
بیان کرو تم تو کوہ کیطرف برائے دریافت حال کوہ نشین کے گئے تھے اس شیر کے شکم مین کہان
سے آ گئے اور کیا حرکتین اختیار کین ہین ای خواجہ تم سا ایماندار اور یون مرتد ہو جائے یہ کیا
بات ہی خداوند کریم کو بھول گئے سامری پرستون کی طرح سے سلام کرنے لگے یہ تم کو کیا ہوا ہی
کیا کسی ساحر کے سحر مین مبتلا ہوئے ہو آؤ میرے قریب مین تم پر اسم اعظم پڑھون اور دم کرون
تا کہ اُسکا سحر برطرف ہو اور تمھارا قلب درست ہو تم اپنی اصلی حالت پر آؤ یہ کونسی مرتد بننے

اور کفر کی حرکت تھی شیطان کے بہکانے سے اپنے دین و مذہب سے پھر گئے کافر ہو گئے جو کہ بندے تھے اور بہ سبب سیاہ قلبی کے خود خدائی دعویٰ کرتے تھے اور اپنے کو خدا کہلاتے تھے جنکو تم نے ہزاروں مرتبہ ذلیل کیا اور اب تم خود اُنکو سجدہ کرتے ہو یہ کیا حرکت بے جا ہے اپنے ہوش مین آؤ حواس درست کرو کفر و کفر پرستی سے باز آؤ میرے کہنے پر عمل کرو شیطان کے بہکانے سے اپنی عقبیٰ نہ خراب کرو وہ وحدہٗ لاشریک ہے اُسکا کوئی شریک نہین ہے کیون شرک کرتے ہو یہ کونسی بات ہے مسلم سے کافر ہو گئے یہ جو صاحبقران نے فرمایا خواجہ خاموش بیٹھے سُنا کیے جب صاحبقران اپنے تقریر کو تمام کر چکے اُسوقت خواجہ نے جواب دیا کہ ای حمزہ عرب بس بس اسقدر باتین بنائیے مین نے آج تک تیرے کہنے پر عمل کر کے اپنی بہت خرابی کی اور اپنی عقبیٰ خراب کی واقعی یہ امر ہے کہ سوائے خداوند سامری و جمشید کے اور سب باطل ہین اور وہ برحق ہین سامری و جمشید سب کے خالق ہین اور سب کے پیدا کرنے والے ہین اُنھین نے اپنی قدرت کاملہ سے یہ زمین و آسمان شجر و حجر جن و بشر پیدا کیے ہین اُنھین کی قدرت سے سب کو رزق ملتا ہے یہ سب کی پرورش کرتے ہین ان کی کیا تعریف کرون ای حمزہ آج تک مین گمراہ رہا اب اپنی تقدیر سے راہ راست پر آیا ہون ورنہ مدتون تک کافر رہا اب تقدیر نے رسائی کی کہ خدمت خداوند سامری و جمشید مین پہونچا اُنکی قدرت سے میرے دل نے اس امر سے انحراف کیا کہ دین اسلام حق ہے اور اپنے دین اصلی کی طرف یعنے سامری پرستی کی طرف رجوع کی کیونکہ یہی دین حق اور مذہب حق ہے معاذ اللہ خدائے نادیدہ خدائے باطل ہے دل نے اُسوقت کہا کہ حمزہ نے تیرے ساتھ دشمنی کی کہ تجھکو سامری کیطرف سے منحرف کیا ہے اب تو انحراف نہ کر اپنے خدا کو پہچان اصلی خدا سامری و جمشید ہین انکے سوا کوئی دوسرا خدا نہین ہے جب میرے دل نے یہ کہا بس مین نے فوراً سجدہ کیا کیونکہ جب ثابت ہو گیا کہ یہ خدائے اصلی ہین اور جس خدا کو تم سجدہ کرتے تھے وہ اصلی نہین ہے صرف حمزہ نے دھوکا دیا اور آجتک دھوکے مین رہے ای حمزہ سامری و جمشید خدائے برحق اور مطلق ہین اُنکی بہت بڑی قدرت ہے اور مالک زمین و آسمان ہین اور مختار نار و جنان ہین مالک ارض و سما ہین اُنھین کی قدرت سے سب پیدا ہوئے ہین اُنھون نے اپنی قدرت سے سب کے تنمین روح پھونکی ہے وہ اپنے بندون پر مثل مادر و پدر کے مہربانی کرتے ہین اور سب کی پرورش کرتے ہین

جو اُنسے پھرے گا وہ گمراہ رہے گا اور گمراہ ہی اُسکا مقام جہنم ہی اور جو خداوند سامری کو بخدائی مانتے ہین
اُنکا مقام خاص جنت ہی اور اُنکے واسطے ہر طرح کی عزت و راحت ہی جو اُنکا دشمن ہی اُسکے لیے ہر طرح
کی سختی و ذلت ہی اے حمزہ مین نے وہ قدرت خداوند سامری کی دیکھی ہی جو خدا ے نادیدہ مین بھی نہین ہی
وہ اختیار خداوند سامری کو ہی کہ جو کسی خدا مین نہ تھا اور نہ ہوگا یہی سب باتین خدا کو زیبا ہین جو خداوند
سامری مین ہین واقعی جب اُنکو تم ایسے نافرمان بندون نے عاجز کیا وہ چولہ بدل کر آسمان پر چلے گئے اپنا
سایہ اُنھون نے ہم سب کے سر و پیر سے اُٹھا لیا اے حمزہ یہ جو تم نے دریافت کیا کہ تم تو براے خبر
کوہ نشین کے گئے تھے یہ کیا حالت ہوئی اور تم شکم تیر مین کیونکر پہونچ گئے اسکا واقعہ یہ ہی کہ مین
جو تم سے رخصت ہوکر بموجب نشان دہی شیاطین کے چلا پانچ روز تک جنگل مین تباہ رہا مگر
کہین پتہ نہ ملا ایک روز عاجز ہوکر قصد کیا کہ واپس چلون اپنی اصلی شکل پر تھا کہ یکایک میرے
پاؤن زمین سے اُٹھ گئے مین اس خیال مین غرق تھا کہ تمھارے پاس آؤن اور راہ طے کر رہا تھا
کہ مین زمین سے بلند ہو گیا تموج ہوا سے مجھکو غش آگیا اب جو آنکھ کھلی اپنے کو ایک قصر زمرد
نگار مین پایا اور آپ کو اپنے پاس کھڑا ہوا دیکھا اور سامنے قصر مین دیکھا کہ بہت سے لوگ جمع ہین
مین نے خیال کیا کہ کوئی دیو مجکو یہان اُٹھا لایا ہی یہ پردہ قاف ہی اب جو غور کر کے دیکھا تو کیا
نظر آیا کہ دو شخص تاج جواہر نگار سر پر بیٹھے ہوئے لباس فاخرہ سے آراستہ مسند زر نگار پر جلوہ
فرما ہین اُنکے جمال سے تمام قصر روشن ہی گرد اُنکے جو لوگ ہین وہ صورت آشنا معلوم ہوئے
مین نے دریافت کیا یعنے ان جوگی صاحب سے جو کہ اسوقت یہان موجود ہین اور خاص بندے
ہین خداوند سامری و جمشید کے کہ یہ کون مقام ہی اور یہ کون بزرگوار ہین جو مسند پر جلوہ گر ہین
اور یہ کون لوگ ہین جو آپ کے گرد بیٹھے ہوئے ہین اُنھون نے فرمایا کہ اے خواجہ تم نے پہچانا
نہین افسوس اپنے پیدا کرنے والے کو بھول گئے حمزہ کے بہکانے سے ایسے بھولے کہ
اپنے خداوندون کو نہین پہچانتا ہی خواجہ یہ مقام بہشت ہی اور تم قصر خداوندی مین کھڑے
ہو اور یہ دونون بزرگوار جو مسند پر جلوہ فرما ہین جنکے چہرہ کے نور سے تمام قصر روشن
و منور ہی یہ خداوند سامری و جمشید ہین اور یہ جو گرد بیٹھے ہوئے ہین یہ سب ان کے
نائب ہین مثل لقا وغیرہ کے یہ جو اُنھون نے کہا مین نے مُنھ پھیر لیا اور دل مین کہا

کہ لاکھ لاکھ لعنت ہو ان سب پر مین کہان آگیا عجب شعبدہ ہے یہ جو مین نے دل مین کہا انھون نے
کہا کیون خواجہ تم یہان بھی آکر وہی باتین کرنے لگے جو دنیا پر کرتے تھے بس اب ان باتون سے
در گذرو دیکھو آجتک خداوند سامری و جمشید نے تم پر بڑا رحم کیا کہ اپنا عذاب نہ نازل کیا اور تم کو
زندہ دنیا پر سے طلب کر لیا اپنی قدرت دکھانے کو کیونکہ تم سے اقرار اس امر کا کیا تھا کہ جبتک
تم تین مرتبہ اپنے مُنھ سے موت نہ طلب کروگے نہ مروگے چنانچہ خداوندون کو منظور ہوا کہ نہ تم
اپنے مُنھ سے موت مانگو نہ دنیا پر رہو تم کو زندہ طلب کر لیا بس اب اپنے پیدا کرنے والونکو
پہچانو اور خداے نادیدہ کی بندگی ترک کرو تاکہ تم کو راحت و آرام ملے ورنہ اسیطور سے
جہنم مین جلا دیے جاوگے یہ امر آجتک کسی کے لیے نہین ہوا کہ وہ جسم خاکی سے آسمان پر
آیا ہو سواے مرکے اور اُسکی روح آئی ہے تم سے خداوند ایسے ناخوش تھے کہ تم کو مع جسم
خاکی کے طلب کر لیا تمھارے جسم پر بھی عذاب کیا جائے گا اگر سجدہ نہ کروگے مین نے برہم
ہو کر جواب دیا کہ کیا بیہودہ بکتے ہو یہ سب بچہ شیطان تھے اور یہ سب شعبدہ ہے مین ایسے
شعبدون مین کب آتا ہون تم سب ساحر ہو اور یہ دونون بھی ساحر تھے یہ جو مین نے کہا
یہ بہت برہم ہوئے اور مجکو لے کر اُس قصر مین آئے اور سامنے خداوند سامری و جمشید
کے کھڑا کر دیا اور ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ یہ خواجہ عمرو حاضر ہین اِنکے بارے مین کیا حکم
ہوتا ہے مین پردہ دنیا پر گیا تھا آپ نے حکم فرمایا تھا کہ خواجہ کو اسیر کر لانا میرے پاس
تصویر موجود تھی یہ فلان صحرا مین اپنی اصلی صورت پر پھر رہے تھے مین نے جا کر انکو اسیر
کر لیا اور یہان لے آیا ادھر مین نے جو غور کر کے دیکھا لقا و فرعون و زبرجد شاہ وغیرہ
کو پہچانا دیکھا کہ سب مثل غلامون کے حاضر ہین اور اُن لوگون کو دیکھا کہ جو کہ میرے
اور تمھارے ہاتھ سے مارے گئے تھے سب بڑی عزت و آبرو سے موجود ہین سامری و
جمشید کی تصویرین دیکھ چکا تھا اُس تصویر کے مطابق پایا سر مو فرق نہ تھا یہ واقعہ
دیکھ کر میرے حواس جاتے رہے اُدھر ان سب نے جیسے مجکو دیکھا لقا و فرعون و
زبرجد شاہ وغیرہ و دیگر ساحر فریاد کرنے لگے کہ یا خداوند یہی خواجہ عمرو ہے ہم سب
اسکے ہاتھ سے بہت پریشان ہوئے ہین اور ہم کو اسنے بہت ذلیل کیا اور ٹھٹھے

ظلم و بدعت سے قتل کیا ہی ہماری فریاد رسی فرمائیے اس پر عذاب نازل فرمائیے یہ بڑا ظالم ہی آپکو
ہمیشہ یہ برا کہتا تھا اور دشنام دیتا تھا ایسے کلمہ کہتا تھا کہ جو ہم سن نہ سکتے تھے ہر طرف یہی شور و
غل کی صدا بلند تھی چنانچہ خداوند سامری و جمشید نے اُن سب کی طرف دیکھ کر فرمایا خاموش بیٹھے
رہو ہم اس سے کل ظلم و بدعت کا معاوضہ کر لینگے اگر یہ ہم کو سجدہ نہ کرے گا اگر اسنے سجدہ کر لیا
تو ہم اسکو باغ جنت مین ایک قصر یاقوت نگار مرحمت کرینگے اور حور و غلمان برائے خدمت
اور ہر طرح کے راحت کا سامان مہیا کر دینگے یہ بہت خوش ہوگا کیونکہ ہم کو اس سے محبت ہی
یہ کہکر مجھ سے فرمایا کہ ای خواجہ آج تک جو تم نے کیا وہ کیا مجکو تم پر رحم آتا ہی کہ کیا تم پر عذاب
نازل کرون یہ تمھاری حرکت نہ تھی بلکہ حمزہ کے بہکانے سے تم ایسے حرکت کے مرتکب ہوئے
تھے مین نے اپنی قدرت سے وہ وہ تم کو اشیا دیے ہین جو کہ مین نے اپنے نائبون کو نہین دیے
ہین اور تم کو ایسا عیار بے عدیل اپنی قدرت سے کیا کہ کوئی تمھارا مقابلہ نہ کر سکا صرف تمھاری
خوشی کے سبب سے مین نے تمھارے ہاتھ سے اپنے خاص بندون کو ذلیل بھی کرایا اور قتل بھی
یہی خیال کیا کہ اب خواجہ کو خیال آئے اور مجکو سجدہ کرے جب مین نے دیکھا کہ تم کو خیال نہین
آتا تو مین نے اپنے خاص بندے بجر نگ بن اجر نگ کو روانہ کر کے تم کو دنیا پر سے یہان طلب
کر لیا لہذا تم نے میری قدرت دیکھی اور میری شان کہ جسقدر بندے مین نے خلق کیے ہین سبکی
تصویرین اور روحین میرے پاس ہین جو کہ مر گئے ہین اُنکی بھی روحین ہین دیکھو یہ سب موجود
ہین یہ فرما کر اشارہ کیا کہ یہ مجکو معلوم ہوا کہ ایک پردہ تھا کہ آنکھون سے اُٹھ گیا اب جو مین نے
دیکھا تو ایک جنگل مین تمام لوگ جو کہ دنیا پر تھے اور ہین سب موجود ہین ایک طرف تم اور
تمھارے سردار اور تمھاری اولاد و عزیز و اہل لشکر طوق سلاسل مین مطوق کھڑے ہین اور
فرشتگان قدرت گرز آتشین لیے ہوئے سر و نیر موجود ہین اور سب کو اُن گرزون سے ایذا دے
رہے ہین اور تم فریاد کر رہے ہو اور کوئی تمھاری فریاد کو نہین سنتا ہی ایک طرف کو بہت
بڑا مجمع ہی مگر سب خوش پوشاک و فرحناک ہین مین نے جوگی صاحب سے دریافت کیا
کہ یہ کون لوگ ہین جو کہ خوش ہین جواب دیا کہ یہ وہ لوگ ہین کہ جو اسوقت تک دنیا
پر موجود ہین اور خداوند سامری کو سجدہ کرتے ہین بہ سبب پرستش کے یہ سب خوش و

خرم ہین حمزہ و متعلقین حمزہ پر شدائد ہوتے ہین گو ابھی دنیا پر ہین اور زندہ ہین مگر تصویر و نیر
شدائد ہین جب مر کر یہان آئینگے تو دوزخ مین ڈالے جائینگے اور یہ لوگ جب مر کر یہان آئینگے
داخل بہشت ہونگے اور جو خدائے نادیدہ کی بندگی کرنے والے مرے ہین وہ جہنم مین جلائے گئے
ہین اور جو خداوند کے سجدہ کرنے والے تھے وہ سب داخل بہشت کیے گئے ہین خدا پرستون پر
ہر قسم کا عذاب ہوتا ہی اور سامری پرستون کو راحت و آرام ہی جب مین یہ سب سامان دیکھ
چکا یکایک پھر ایک حجاب حائل ہوگیا وہ سامان نگاہون سے پوشیدہ ہوگیا خداوند جمشید
و سامری نے کہا کہ کیون خواجہ تم نے خدا پرستونکا حال دیکھا بس مجکو سجدہ کرو مین نے جواب دیا
کہ ایسے شعبدہ بہت سے مین نے دیکھے ہین مین کبھی سجدہ نہ کرونگا اور مین نے سر منھ گالیان دین
یہ سنکے سامری و جمشید کو غصہ آگیا فوراً حکم دیا کہ خواجہ کو جہنم مین ڈالدو چند فرشتہ آئے اور مجکو کشان
کشان ایک طرف کو لے گئے وہان آگ مشتعل تھی اُسکے شعلہ بلند تھے مجکو اُس آگ مین ڈالدیا
وہ آگ مجکو جلانے لگی ایک طرف کو مین نے دیکھا کہ شاہزادہ قباد و ملکہ مہر نگار و فرخ
شہسوار قلندر و دیگر خدا پرست شاہزادہ شیر و یہ سب زنجیرہائے آہنی سے بندھے ہوئے
کھڑے ہین چارونطرف سے آگ گھیرے ہوئے ہی وہ سب کے سب فریاد کر رہے ہین اور چلا رہے
ہین کہ یا خداوند سامری و جمشید ہم کو پناہ دو اور اس عذاب سے نجات دو ہم سے خطا ہوئی
جو ہم نے آپ کو سجدہ نہ کیا اور خدائے نادیدہ کو خدا جانا حمزہ کے بہکانے سے یہ ہم سے قصور
ہوا اب ایسی خطا نہ ہوگی ہم پر رحم فرماؤ مگر کوئی نہین سنتا ہی وہ فریاد کر رہے ہین یہ واقعہ جو
مین نے دیکھا اور آگ نے تکلیف پہونچائی مین بھی فریاد کرنے لگا یہی بندہ خاص خداوند مجکو
اُس آگ سے نکالکر لے گئے جب مین نے دیکھ لیا کہ مین خداوند سامری و جمشید کو سجدہ کرونگا
اور یہ خدائے برحق ہین چنانچہ انھون بھی میری سفارش کی خداوندون نے رحم فرمایا مین نے
سجدہ کیا اُسوقت میری جان اُس عذاب سخت سے بچی اور مجکو قصر یاقوت نگار رہنے کو ملا
ای حمزہ ایسی راحت سے بسر ہوتی ہی کہ بھلا کیا کسی کی بسر ہوگی مین باز آیا خدائے نادیدہ
کی بندگی سے حورین خدمت کرتی ہین غلمان ملازمت بجالاتے ہین نعمات جنت کھانے
مین آتی ہین طائران خوش الحان کی صدا مست کرتی ہی ہر وقت جلسہ عیش و عشرت برپا رہتا ہی جو

جو سامری و جمشید کو خدا جانتے ہین اُنکے لیے تو یہ راحت و آرام ہی اور جو خداے نادیدہ کی بندگی
کرتے ہین اُنکے لیے ہر طرح کی ذلت و خواری ہی اور سختی ہی ای حمزہ میرے نزدیک مناسب ہی
کہ تم بھی سامری و جمشید کو سجدہ کرو کیونکہ یہی دو خدا ہین اور خداے برحق ہین باقی اور سب
باطل ہین انکے نائب ہین اور خداے نادیدہ تو معاذ اللہ کوئی چیز ہی نہین ہی نہ اُسکے بندون کی
کوئی قدر ہی سواے ناقدری اور جلائے جانے کے ای حمزہ یہ دنیا ناپائدار ہی اسکو ثبات نہین ہی
یہ سب فانی ہی اسپر اعتبار کرنا اور اپنے خدا کو فراموش کرنا بالکل نادانی ہی یہ عیش دنیا جو کہ اسوقت
ہم کو ممکن ہی یہ وہان کام نہ آئے گا ہان دوستی اور محبت سامری و جمشید کی کام آئے گی وہ ہر
گناہ سے بخشوائے گی آتش دوزخ سے بچائے گی خداے نادیدہ کی دوستی اور بندگی جہنم مین لے
جائیگی نعمات بہشت سے محروم رکھے گی مین تو دیکھ چکا ہون بس تم بھی سامری و جمشید کو سجدہ
کرو اور اس کفر و کافری سے باز آؤ یہ جوگی صاحب سفارش کر کے تمھاری خطا کو معاف
کرا دینگے ورنہ بہت خراب ہوگے مثل قباد و مہر نگار و شیرویہ و فرخ شہسوار قلندر و
دیگر اہل اسلام کے جلائے جاؤگے اور فریاد کروگے کوئی سماعت نہ کرے گا پھر اُسوقت ایک
نہ سُنی جائے گی ہر طرح کے عذاب ہونگے اور شدائد مین نے جو دیکھا تھا اور کہا تھا بیان کر دیا
جب یہ جوگی صاحب بموجب حکم خداوندون کے پند و نصیحت کو یہان آنے لگے تو خداوند
نے انکو حکم دیا کہ خواجہ کو لے جاؤ اپنے ہمراہ یہ تمھارے قول کی تصدیق کرینگے اور میری خدائی
کی گواہی دینگے چنانچہ یہ مجکو شکم شیر مین بٹھا کر لائے ہین اُنکے سامنے خداوندون کی تعریف
کر کے کہتا ہون کہ آپ بھی سامری و جمشید کو سجدہ کیجیے ورنہ بہت خراب ہوجیے گا یہ جو
خواجہ نے بیان کیا صاحبقران کو بہت غصہ آیا برہم ہوکر فرمایا کہ او نا عیار ساربان زادے
تو مرتد ہوگیا ہی مجکو بہکانے آیا ہی مین تیرے بہکانے سے کبھی نہ بہکونگا دور ہو میرے سامنے
سے کیا بیہودہ بکتا ہی تو بالکل کافر ہوگیا ہی تجکو ان ساحرون نے سحر مین مبتلا کر کے کافر کر دیا
سامری کیا نطفہ حرام ہی اور جمشید کیا نطفہ شیطان ہی یہ دونون بچہ شیطان اور کافر تھے لائق
لعنت ہین یہ کہکر فرمانے لگے لاکھ لاکھ لعنت ہی سامری پر اور جمشید پر اب جو کوئی کلمہ
زبان سے نکالے گا تو تیرا سر قلم کر ڈالونگا راوی بیان کرتا ہی کہ صاحبقران کو اسقدر غصہ

آیا تھا کہ مثل بید کے کانپ رہے تھے اور چہرہ لال ہو گیا تھا منھ سے کف جاری تھا غیظ و غضب
طاری تھا اور کلمات لعنت زبان پر تھے جب یہ جوگی صاحب نے دیکھا اُسوقت ایک مرتبہ برہم
ہو کر کہا کہ او حمزہ اپنی زبان کو بند کر و میرے روبرو اور خدا وندون کی شان مین یہ کلمات بس
اب مجکو تاب نہین ہی راوی بیان کرتا ہی کہ ملازمان استقلینوس نے پندرہ ہزار روپیہ لا کر سامنے
انبار کر دیا تھا روپیہ انبار تھا جب جوگی نے یہ کہا کہ اب مجکو تاب نہین ہی صاحبقران نے
فرمایا کہ او جوگی اگر اپنی خیریت چاہتا ہی تو میرے سامنے سے چلا جا ورنہ میرے ہاتھ سے مارا جائیگا
اور اس عمرو کو بھی لیتا جا یہ بالکل کافر ہو گیا ہی تجھ ایسے بچہ شیطان کا میرے سامنے کچھ کام
نہین ہی معلوم ہوا کہ تو بہت حرامزادہ اور بچہ شیطان ہی اور ہزارون گالیان دین گالیان دینا
تھین کہ جوگی کو بھی غصہ آگیا اور ایک مرتبہ بنگاہ قہر صاحبقران کی طرف دیکھ کر کہا کہ او حمزہ
بس اپنی زبان بند کر نہین فرشتگان قدرت خداوندی کو حکم دیتا ہون کہ وہ تیرے اوپر عذاب
نازل کرینگے اور تجکو ابھی سنگ سیاہ کرتا ہون یہ کہتا تھا کہ صاحبقران کو غصہ آگیا ایک
مرتبہ عقرب سلیمانی پٹک کر یہ فرماتے ہوئے کھڑے ہوئے کہ تجکو قسم ہی اپنے دین و مذہب کی
کہ تو حکم دے کہ مین سنگ سیاہ ہو جاؤن اور تلوار کو علم کر کے جوگی کی طرف جھپٹے جوگی نے جو دیکھا
کہ حمزہ کو غصہ آگیا اور تلوار لے کر میرے اوپر حملہ کیا پکارا کہ او حمزہ سنبھل سنبھل دیکھ اپنے
آپے سے باہر نہ ہو مجکو رحم آتا ہی اگر غصہ آگیا تو خرابی ہوگی صاحبقران نے فرمایا کہ او نطفہ
حرام تو کیا حقیقت رکھتا ہی اور تیرا غصہ کیا چیز ہی جو تیرے بنائے سے بنے وہ کر اب تو میرے
ہاتھ سے زندہ بچکر نہ جاسکے گا فرشتگان عذاب کو حکم دے کہ وہ مجھ پر عذاب نازل کرین اور پکار
سامری و جمشید کو کہ وہ آکر تیری کمک کرین بس اسی مین خیریت ہی کہ سامری پرستی سے توبہ
کر اور دین اسلام قبول کر اُسوقت سے بیکار کی بک بک کر رہا ہی ایسے شعبدہ بہت سے
دیکھے ہین معلوم ہوا کہ خواجہ عمرو تیرے سحر مین مبتلا ہین جو ایسی تقریر کر رہے ہین جب تو
قتل ہوگا تو تیرا سحر انکے اوپر سے دفع ہوگا اور یہ اپنی حالت اصلی پر آئینگے اب مجھ پر فرض
ہوا کہ تجکو قتل کرون یہ فرماتے ہوئے تلوار لے کر چلے جب جوگی نے دیکھا کہ حمزہ میرے اس
کہنے سے نہین رُکتا ہی اور غصہ بہت ہی یا تو بیٹھا ہوا تھا یا ایک مرتبہ اُٹھ کھڑا ہوا یہ کہتا ہوا

کہ ای حمزہ تو نہ مانے گا مین کہتا ہون کہ سنبھل اور باز آ دیکھ ابھی تک کچھ نہین گیا ہی مجکو غصہ
نہین آیا ہی مین بہت طرح دے رہا ہون یہ کہکر جست کی ایسی حالت جست مین نہ وہ روپیہ
تھا نہ شیاطین تھا سب غائب تھے اور دور جا کر کھڑے ہوئے صاحبقران تلوار لیے ہوئے
اُسی مقام پر پہونچے اب بالکل قریب پہونچ گئے ہین جاتے ہی تلوار علم کر کے قصد کیا کہ ہاتھ
لگاؤن حکیم اسقلبینوس حیران حیران دیکھ رہا ہی اور خواجہ بھی خاموش بیٹھے ہوئے دیکھ
رہے ہین مگر خواجہ تو اسقدر کہتے جاتے ہین کہ ای حمزہ دیکھ دیکھ یہ کیا کرتا ہی بندہ خاص
خداوند کے ساتھ یہ حرکت اور یہ بے ادبی کرتا ہی دیکھ خاک سیاہ ہو جائے گا یا پتھر کا ہو جائیگا
اپنے کو دیکھ اور جوگی صاحب کو دیکھ یہ کیا بے ادبی اور گستاخی ہی دیکھ بہت برا کرتا ہی اپنے حق مین
کانٹے بوتا ہی مگر صاحبقران قریب جوگی کے پہونچ گئے تھے اور تلوار بھی علم کر چکے تھے اُدھر جوگی
نے جب دیکھا کہ صاحبقران قریب آ گئے ہین فوراً جست کی صاحبقران پہونچ گئے اب
جوگی اُس قصر بھر مین بھاگتا پھرتا ہی اور صاحبقران پیچھے پیچھے ہین جب قصد کرتے ہین کہ وار
کرون جوگی جست کر کے بھاگ جاتا ہی صاحبقران حیران ہین کہ یہ جوگی کیسا ہی اور کیسا
ساحر ہی کہ بھاگتا پھرتا ہی اور سحر نہین کرتا یہ فرماتے جاتے ہین کہ تو تو بندہ خاص ہی خداوندونکا
اسوقت اُنکو برائے کمک نہین طلب کرتا ہی وہ آ کر مدد نہین کرتے ہین تو تو کہتا تھا کہ خاک
سیاہ ہو جائے گا عذاب نازل ہوگا مین تو تجکو بھگاتا پھرتا ہون اور میرا ایک بال بھی کم
نہین ہوتا ہی تو کیسا بندہ خاص ہی راوی بیان کرتا ہی کہ اسی طور سے تمام قصر مین وہ جوگی بھاگا
بھاگا پھرا اور کچھ جواب نہین دیتا ہی ایک مقام پر اب جو جست کر کے وہ جوگی پہونچا اور
صاحبقران بھی برابر پہونچے پشت پر دیوار تھی صاحبقران نے جا کر گھیرا جوگی نے دیکھا کہ
اب سوائے قتل ہونے کے چارا نہین ہی کیونکہ جست کرنے کا موقع نہین رہا اُوہ صاحبقران
نے ہاتھ بلند کیا کہ وار کرون جوگی نے خیال کیا کہ اب بہت مشکل ہوئی نہ بھاگ سکتا ہون
اور حمزہ تلوار علم کر چکا ہی اگر ہاتھ رہا ہو گیا تو کام تمام ہو گیا مفت مین جان گئی یہ خیال
دل مین کر کے ایک مرتبہ سمٹ کر کہا کہ ای حمزہ تم کو ہوا کیا ہی اپنے و بیگانے کو نہین
پہچانتے ہو ذرا اپنے ہاتھ کو روکو اور دیکھو کہ مین کون ہون ذرا اپنے حواس درست کرو اور